UNIVERSITY OF KASHMIR
Acc. No. 46663
Author اسمٰعیل
Title تحریک

UNIVERSITY OF KASHMIR
LIBRARY

DATE LABEL

46662

۳۰۱s۱۵۳
ا ص ت

اسماعیل

Call No. ۳۰۱s ۱۵۳ ا ص ت Date.......... ....

Account No. 46662

J. & K. UNIVERSITY LIBRARY

This book should be returned on or before the last stamped abov
An overdue charges of 6 nP. will be levied for each day. The book
kept beyond that day.

۶-۱۸۸

مجلد

احسن المطابع

مملوکہ ابو محمد عبد الحی عفی عنہ

لیس للانسان الا ما سعی

تحریک

جسکو

منشی حسن علی صاحب ماسٹر ہایر کلاس انگلش اسکول مصنف "قوت فیصلہ" - "نقش طاوس" - "سراج المکتب" وغیرہ نے مسٹر اسمائیل کے مشہور کتاب سلف ہلپ سے انتخاب کر کے

ترجمہ کیا

طبع اول .... ۵۰۰ جلد

قیمت فی جلد ۳/عہ

معہ محصول ڈاک ۵/عہ

مطبع احسن المطابع شہر پٹنہ مین اہتما[م] ...

...۱۸۹۱

301.153
ت 5 1

عبدالرؤف
ST 01
Ro
301.153
5 ت
Allama Iqbal Library
46662
J. & K. UNIVERSITY LIB.
Acc No 46662
Date 16.7.63
CHECKED

دیباچہ

یہہ کتاب "تحریک" انگلستان کی مشہور اور نامی کتاب سلف ہلپ مصنفہ مسٹر اسماعیل سے انتخاب کرکے اُردو زبان مین ہموطنون کی خدمت مین پیش کی جاتی ہے +

اِس کتاب کو اہل انگلستان بڑی عظمت اور وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہین، شاید ہی وہان کوئی ایسا اِسکول ہوگا جسمین اِسکے مضامین انتخاب کرکے پڑہائے نہ جاتے ہون اور وہ کتب خانہ بہت ہی بدنصیب ہوگا جسکی الماریون مین یہہ لاجواب کتاب خوبصورت سبز جلدون مین منڈھی ہوئی نہ رکھی ہو +

اِس کتاب کے بارہ مین لیڈس انگلستان کا مشہور اخبار لکھتا ہے :-

"مسٹر اسمعیل کے سلف ہلپ کی سی معقول کتاب ہماری نظرون سے بہت کم گذری ہے + یہہ کتاب بہت ہی بےعیب نہایت معقول۔

غایت درجہ کی پند آمیز اور مفید کتاب ہے + '' کلکتہ ہائی کورٹ کے چیف
جسٹس جناب سر رچارڈ گارتھ صاحب نے ۲- جولائی ۱۸۸۱ء
کو نوجوانون کے ایک جلسہ مین فرمایا :- '' کیا کبھی تم نے سلطان الکتب
یعنی اسمعیل صاحب کی سلف ہلپ کو پڑھا ہے ؟ وہ ایک ایسی کتاب ہے
کہ جسکو تمہین اسقدر پڑھنا چاہئے کہ زبانی یاد ہوجاوے + اس کتاب مین انگلستان
اور یوروپ کے اون سیکڑون آدمیون کے حالات درج ہین جنکی ترقی کی راہ
مین ہر طرح کی مزاحمتین پیش آئین - غریب پسر تھے ، اونہون نے کچھ بھی تعلیم
نہین پائی تھی ، لیکن اس پر بھی کوشش اور دلیری سے اونہون نے تمہارا
اعلی مقصد یعنی فراخ دستی ہی نہین حاصل کی ، بلکہ بڑے دولتمند اور صاحب
عزت بھی ہو گئے + ''

اِس کتاب سلف ہلپ کی تصنیف سے اسمعیل صاحب کی کیا غرض
تھی اِسکو مین خود مصنف کے دیباچہ سے نقل کرتا ہون :- '' اِس کتاب سے
یہہ غرض ہے کہ جوانون پر یہہ بات ثابت کردی جائے کہ اِس زندگی کو چین
و آرام سے بسر کرنے کے لئے محنت کرنا ایک بہت ضروری امر ہے اور
بے محنت اور سعی کے کوئی کام ہو ہی نہین سکتا - مصیبتون سے ہراسان
نہین ہونا چاہئے بلکہ استقلال کے ذریعہ سے اوسپر فتح حاصل کرنی چاہئے اور
سب سے بڑھکر یہہ بات ہے کہ نیک چلن ہونا چاہئے کیونکہ بے اِسکے

لیاقت محض بیکار اور دنیاوی کامیابی محض لغو ہے +"

اصل کتاب سلف ہلپ تیرہ بابون پر منقسم ہے - مین نے صرف آٹھہ بابون کو لکھا ہے باقی پانچ باب چونکہ مجھکو ہندوستانی بھائیون کے لئے چندان مفید نہین معلوم ہوئے اسلئے چھوڑ دیا +

میری یہہ دلی آرزو ہے کہ یہہ کتاب ہر نوجوانون کے ہاتھہ مین ہو - اِس سے بڑھکر اونکا غمخوار رفیق اور سچا دوست کوئی دوسرا نہ ملے گا - مین تجربہ سے اِس بات کو کہتا ہون کہ اِس کتاب کے ہر ایک باب مین ایک جداگانہ اثر ہے - ممکن نہین کہ یہہ کتاب پڑھنے والون کے دلون مین نیک اِرادون کو مستحکم نہ کرے اور اونکے حوصلے اور خیالات کو اعلیٰ نہ بنائے +

اپنی قدردان اور مہربان گورنمنٹ اور اپنے عزیز ہموطنون سے میری یہہ استدعا ہے کہ وہ اِس کتاب کو بچون کے سلسلہ تعلیم مین مقرر کرین + اس کتاب سے پورا فائدہ اونہین کا سادہ اور اثر پذیر دِل اوٹھا سکتا ہے +

اگر ہماری گورنمنٹ اور ہموطنون نے اِس کتاب کی قدردانی کی تو مین بہت جلد اِسی مصنّف کی اور کئی بے مثل اور پُر اثر کتابون کو اُردو زبان کی لباس مین پیش ناظرین کرونگا +

مین جناب حافظ سیّد احمد رضا صاحب وکیل عدالت گیا اور جناب سیّد قاضی رضا حسین صاحب رئیس شہر پٹنہ کا دِل سے شکریہ ادا کرتا ہون

کہ ازراہ حُب قومی اِس کتاب کی اشاعت مین مدد فرمائی +

مین اپنے اون دوستون اور احبابون کا بھی بہت مشکور ہون جو اِس کتاب کی صحت مین معین اور مددگار ہوئے +

بندہ کمترین حسن علی حال مقامی محلہ لودیکٹرہ
شہر پٹنہ ۲۰ اگست ۱۸۸۱ء

فہرست مضامین

پہلا باب

اپنی مدد آپ

ستم است گر ہوست کشد کہ بسیر سرو سمن در آ	تو ز غنچہ کم نہ دمیدۂ در دل کشا بچمن در آ

"خدا اونکی مدد کرتا ہے جو آپ اپنی مدد کرتے ہین" + یہہ ایک بہت آزمودہ مقولہ ہے + اسمین بہت بڑا تجربہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہے + آپ اپنی مدد کرنیکا جوش شخصی ترقی کی جڑ ہے - اور جب یہہ جوش ایک قوم کے بہت سے آدمیون مین موجود ہوتا ہے تو وہ قوم کی قوم مضبوط اور زور آور اور شایستہ ہوجاتی ہے + بیرونی مدد کا کام کمزور کرنا ہے اور اندرونی مدد کا کام زور آور بنانا + جب کسی آدمی یا کسی قوم کے لئے کوئی دوسرا کچھہ کرتا ہے تو وہ ضرورت جو اوسے آپ اپنی مدد کرنیکی تھی دفع ہوجاتی ہے - اور اسلئے کمزوری اسکا لازمی نتیجہ ہوتا ہے + یہہ بات ہمیشہ دیکھی گئی ہے کہ جب آدمیون کی نگرانی حد سے سوا ہوتی ہے اور بات بات پر

اونکی روک ٹوک کیجاتی ہے - جب اونکے ہاتھ پاؤن گویا دوسرون کے چلائے چلتے ہین تو وہ یقینی کمزور اور بے چارہ ہوجاتے ہین +

عمدہ سے عمدہ سررشتے بھی انسان کو کوئی عملی مدد نہین دے سکتے - ہان وہ اتنا ہی کرسکتے ہین کہ اِسے آزاد چھوڑ دین تاکہ یہہ خود آپ سے آپ بڑھے اور آپ اپنی حالت درست کرلے + اِس مادہ مین لوگون نے بہت کچھ مبالغہ کیا ہے کہ "انسان کی ترقی عمدہ قانون سے ہوتی ہے" + لیکن میری راے مین تین چار برسون کے بعد کونسل مین جاکر راے دے دینے سے (گو وہ رائے نہایت ہی دیانت داری سے کیون نہ دی گئی ہو) انسان کی زندگی اور اوسکی اسایش پر کوئی بڑا اثر نہین ہوسکتا + اب یہہ بات روز بروز صاف اور عام فہم ہوتی جاتی ہے کہ "گورنمنٹ مانع ہے آمر نہین" + اِسکا کام ہی کیا ہے ؟ صرف تین - ہماری جان کی حفاظت - ہمارے مال کی حفاظت اور ہماری آزادی کی حفاظت + بےشک جب قانون کا عمل درآمد عقلمندی سے ہوتا ہے تو انسان اپنی محنت کا پھل (خواہ وہ محنت جسمانی ہو یا روحانی) کچھ تھوڑے ہی نقصان گوارا کرنے سے کہا سکتا ہے - لیکن کوئی قانون چاہے وہ کیسا ہی زبردست کیون نہ ہو کاہلون کو محنتی - فضول خرچ کو کفایت شِعار - شرابی کو پرہیزگار نہین بنا سکتا + یہہ صفتین انسان کی اپنی ذاتی کوشش سے حاصل ہوسکتی ہین +

قومی گورنمنٹ کیا ہے ؟ جتنے آدمیون سے وہ گورنمنٹ مرکب ہے اونہین کے چال وچلن کی جھلک + گورنمنٹ کتنی ہی عمدہ کیون نہو اگر اوسکی رعایا خراب ہے تو وہ ضرور اوسے اپنی سطح مین کھینچ لائیگی + اسیطرح گورنمنٹ کتنی ہی خراب کیون نہو اگر اوسکی رعایا اچھی ہے تو وہ ضرور اوسے اچھا بنا چھوڑیگی + یہہ نیچر کا ایک قاعدہ ہے کہ جیسا مجموعہ قوم کے چال وچلن کا ہوتا ہے اوسیکے موافق اوسکا قانون اور اوسیکے مناسب حال اوسکی گورنمنٹ ہوتی ہے - جسطرح پانی اپنی پنسال ڈھونڈھ لیتا ہے اوسیطرح ہر شخص اپنے لائق نتیجہ اپنی گورنمنٹ سے پالیتا ہے + شریف قوم پر شرافت سے حکمرانی کیجائیگی اور جاہل اور ناشایستہ قوم پر ذلیل طور سے + فی الحقیقت تجربہ سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کسی ملک کی لیاقت اور قوت عمدہ سررشتون پر اسقدر منحصر نہین ہے جسقدر کہ خود اوس ملک والون کے چال وچلن پر + قوم بہت سے شخصون کے مجموعہ کو کہتے ہین - پھر اوس قوم کی تہذیب کیا ہے ؟ اوس قوم کے عورت - مرد - اور لڑکے بچے جس سے وہ قوم مرکب ہے - اونکی اپنی ذاتی ترقی کا نام اوس قوم کی شایستگی اور تہذیب ہے +

کسی قوم کے ہر ہر شخص کی محنت - دلیری - اور ایمانداری کے مجموعہ کو اوس قوم کی ترقی اور اسی طرح اوسکے ہر ایک شخص کی کاہلی - خودغرضی اور بدچلنی کے

مجموعہ کو اوس قوم کی تنزّلی کہتے ہین + سوسایٹی کی وہ بُرائیان جن پر ہلوگ واویلا مچاتے ہین اگر غور کر کے دیکھی جاوین تو وہ ہم ہی لوگون مین سے ایک ایک شخص کی بداخلاقیون کا نتیجہ ہین - اگر ہم اونھین قانون کے زور سے زایل بھی کردین تو کیا ہونیگا - وہ بُرائیان دوسری صورتون مین نمایان ہونگی اور اپنا دوسرا قالب پکڑینگی + مگر ہان جب اوس سوسایٹی کے ہر ایک شخص کی حالت اور اوسکا چال وچلن درست ہوجائے تو اوسوقت وہ قوم کی قوم وہ پوری سوسائیٹی اکسیر ہے + اگر یہہ بات صحیح ہے تو بے شک ہر متنفس کے دلون مین یہہ خواہش پیدا کردینی کہ وہ خود اپنی حالت آپ درست کرلے - اپنی اصلاح کسی غیر یا گورنمنٹ یا سررشتون کے سہارے نہ چھوڑ بیٹھے - قانون کے بدلنے اور سررشتون کے جاری کرنے اور اسی قسم کے کامون مین کوشش کرنے سے کہین زیادہ بہتر ہے - اور بے شک بہت بڑی اور اصلی حبّ قومی یہی ہے +

جب ہماری ہر طرح کی ترقیان اسی پر منحصر ہین کہ ہم اِس بات پر غور کرین کہ ہم خود اپنے اوپر آپ کیونکر حکمرانی کرتے ہین تو اوسوقت گورنمنٹ یا سررشتون کی شایستگی یا عمدگی کوئی بہت بڑی توجہ یا التفات کے قابل نہین ہے + وہ شخص درحقیقت غلام نہین کہا جا سکتا جو ایک ظالم سنگدل کی غلامی مین ہے (گرچہ یہہ بھی ایک بڑی بُرائی ہے) بلکہ وہ شخص اصلی غلام ہے جو اپنی بداخلاقی

جہالت - خود غرضی کا مطیع ہے - اپنی آلکسی اور کاہلی کے پنجے مین گرفتار ہے + جتنی قومین اسطرح کی دلی غلامی مین پڑی ہوئی ہین وہ صرف آقاؤن اور سر رشتون کے بدلنے سے ہرگز آزاد نہین ہوسکتین + اصل یہہ ہے کہ جب تک لوگونکا یہہ دُھوکا قایم رہے گا کہ ہماری آزادی گورنمنٹ پر منحصر ہے تب تک کسی بالائی تدبیر سے کوئی اصلی تبدیلی - اور حالت کی درستی - اصلاح اور ترقی کا کوئی مستقل اور برتاؤ مین آنے کے قابل نتیجہ ہرگز ہرگز قوم مین پیدا نہین ہوسکتا + گورنمنٹ کے انتظام مین کیسے ہی عمدہ تبدیلیان کیون نہ کی جائین مگر وہ فانوس خیال سے زیادہ وقعت نہین رکھتین - جسمین رنگ برنگ کی صورتین دکھلائی دیتی ہین مگر جب آنکھ اوٹھاکر غور سے دیکھو تو کچھہ بھی نہین + شخصی چال وچلن کی عمدگی قومی آزادی کی مستحکم بنیاد ہے + جان اسٹوارٹ مل[1] صاحب راقم ہین کہ "جب تک فرداً فرداً رعایا کے دلون مین انسانیت کی بو اور اپنے اپنے حقوق اور ذاتی عزت کا خیال باقی ہے تب تک کوئی ظالم گورنمنٹ بھی حد درجہ پر ظلم نہین کرسکتی - اِسلیئے سچ پوچھو تو حقیقی ظالم وہی

---

[1] جان اسٹوارٹ مل - انگلستان کا بڑا نامی مصنف اور حکیم تھا - علم منطق مین جو کتابین اِسنے لکھی ہین وہ بے مثال ہین - سیاست مدن پر اِسنے بہت نایاب کتابین لکھی ہین ۱۸۰۶ع مین پیدا ہوا اور تھوڑے دن ہوئے کہ مرگیا +

اپنی اخلاقی جہالت ہے جو اِس شخصی عزت کو زایل کردیتی ہے"+ ع شامتِ اعمالِ ماصورتِ نادر گرفت +

انسان کی ترقی کے اسباب مین لوگ کیا کیا غلطیان کر رہے ہین - کوئی تو سمجھتا ہے کہ عمدہ ترین گورنر ہونا چاہئے - بعض کہتے ہین کہ قومی حالت عمدہ ہو تو کچھ ہو - اور بعض کی رائے ہے کہ عمدہ عمدہ اِکٹ جاری ہو + جو لوگ یہہ کہتے ہین کہ "عمدہ گورنر کا انتظار کھینچتے رہو جب ویسا گورنر مل جائیگا تو تم نہایت خوش قسمت ہو جاؤ گے' تو حقیقتاً یہہ لوگ ہم سے یہہ کہتے ہین کہ ذرا دم لو تمھارے لئے سب کچھ کیا جائیگا لیکن تم خود اپنے ہاتھ پاؤن کچھ نہ ہلاؤ "- اگر ہم انکی اِس صلاح کو اپنا ہادی بنائین تو نتیجہ کیا ہوگا؟ ظالم گورنمنٹ کی بُنیاد اپنے ہاتھون ڈالنی ہے + عمدہ حاکم کی تلاش اور آرزو ایک قسم کی بُت پرستی ہے - ایسی تمنّا صرف سُلطانی قوت اور اختیارات کی عبادت ہے + جسطرح دولت کی عبادت انسان کو ذلیل بنا سکتی ہے اوسیطرح سُلطانی قوت اور اختیارات کی پرستش بھی اوسے ناکارہ کردیتی ہے + بہت ہی عُمدہ اور مفید مسئلہ جو کسی قوم مین پھیلنا چاہئے وہ یہہ ہے کہ آپ اپنی مدد کرو "+ اور جسوقت لوگ اِس مسئلہ کو پوری طور سے سمجھ جائینگے اور اِسپر عمل بھی کرنے لگین گے اوسوقت یہہ بت پرستی بالکل نیست و نابود ہو جائیگی + یہہ دُو اصول (یعنی سُلطانی قوت اور اختیارات کی

پرستش اور آپ اپنی مدد کرنی ایک دوسرےکے ایسے مخالف ہین کہ انکا اجتماع
ایک وقت مین ممکن نہین +

قومی قوت - اور پارلیمنٹ کے اکٹون کے عمدہ ہونے کی آرزو یہہ سب باطل
خیالات ہین + وِلیمرڈ ریگن صاحب آیرلینڈ کے نامی ملک دوست نے
ایکبار نمایش گاہ مین یہہ فرمایا کہ "جب کبھی مین آزادی کا لفظ سُنتا ہون تو مجھکو
میرا ملک اور میرے ہموطن یاد آجاتے ہین - مین اکثر سُنتا آیا ہون کہ ہمارے
ملک کو اِنکے یا اونکے ذریعہ سے آزادی نصیب ہوگی - دوسرے مُلک کے
رہنے والے ہملوگونکے لئے بہت کچھ کرینگے، مین بھی اور آدمیونکی طرح اسبات کو
مانتا ہون کہ غیر قومونکے ساتھہ میل جول رکھنے سے بہترے فائدے حاصل ہوتے
ہین - لیکن مین یہہ بھی ضرور کہونگا کہ ہملوگونکی آزادی بہت کُچھہ اپنی ہی اوپر
منحصر ہے - مجھے یقین ہے کہ اگر ہملوگ محنتی ہوجائین اور اپنے قوی کا
اچھا استعمال کرنے لگین تو یقینی ترقی کرسکتے ہین - ابھی ہملوگ صرف ایک
قدم آگے بڑھے ہین لیکن اس سے کُچھہ نہین ہوتا استقلال اور جفاکشی چاہئے
ثابت قدمی کامیابی کا بہت بڑا سبب ہے - اگر ہملوگ برابر مستعدی اور
ولولہ سے ترقی کے میدان مین بڑھتے چلے جائین تو یقیناً تھوڑے زمانہ بعد
خوشحالی اور آزادی مین اور قومون کے ہم پلہ ہوسکتے ہین" +

انسان کی اگلی پشتون کے حالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ

کل قومون کی موجودہ حالت گذشتہ قومونکے غور و فکر کوشش و تدبیر کا نتیجہ ہے + محنتی اور مستقل مزاج - کسان لوگ - کانون کے کھودنیوالے - نئی نئی چیزون کے ایجاد کرنیوالے - پوشیدہ باتون کو دریافت کرنیوالے - آلاتِ جرِ ثقیل سے کام لینے والے - اور ہر قسم کے پیشہ ور لوگ - ہنرمند - شاعر - حکیم - فیلسوف - ملک کا انتظام کرنیوالے سب کے سب ہماری کل موجودہ ترقیونکے باعث ہوئے ہین - ہر ایک نسل نے اگلی نسل کی محنت پر عمارت بنائی ہے اور موجودہ قوم کو اِس بلندی پر لے آئی ہے - اِنہین عمدہ عمدہ کاریگرون سے جو حقیقت مین تہذیب و شایستگی کی عمارت کے معمار ہین - انہین کی مسلسل اور لگاتار محنت سے علوم و فنون مین جو ایک بے ترتیبی کی حالت مین تھے ایک ترتیب پیدا ہوئی ہے - رفتہ رفتہ زمانہ کی گردش نے موجودہ نسل کو اُوس زرخیز اور بیش قیمت جائداد پر قابض کیا ہے جو ہمارے بزرگونکی محنت اور ہوشیاری سے مُہیّا ہوئی تھی + وہ جائداد ہمکو اِسلیئے نہین دی گئی کہ ہم صرف خزانہ کے سانپ کیطرح اوسکی حفاظت ہی کیا کرین بلکہ وہ ہمکو اِسلیئے دی گئی ہے کہ ہم اوسکو اور بھی زیادہ ترقی دیکر آیندہ نسلون کے لیئے چھوڑ جائین + اِسمین شُبہ نہین کہ انگریزی قوم مین آپ اپنی مدد کرنیکی صفت بہت نمایان طور سے پائی جاتی ہے - اور بیشک اونمین ہر زمانہ مین ایسے ملیسے بہتر سے آدمی پیدا ہوئے جنہون نے بہت کچھ کارروائیان کین - لیکن سچ پوچھو تو ہم لوگونکی ترقی بہت

کچھ اونہین غریب اور محنتی آدمیونکے باعث ہوئی جنکا نام تک بھی کوئی نہین جانتا۔ لڑائی کی فتح جرنل کے نام لکھی جاتی ہے۔ لیکن کامیابی اور فتح اصل مین سپاہیونکی وجہ سے ہوتی ہے + انسان کی زندگی بھی کیا ہے؟ ایک طرحسے سپاہیونکی لڑائی ہے۔ ہر زمانہ کی ہر قوم اگلی اور پچھلی قومونکے لحاظ سے درمیانی قوم ہے۔ اور لڑائی مین قلب گاہ کی لشکر کو بہت مضبوط رہنا چاہئے کیونکہ اور صفونکے اعتبار سے اوسکو بہت کچھ کرنا پڑتا ہے۔ اِسلئے ہملوگونکو اگلی اور پچھلی نسلونکی نسبت بہت زیادہ سرگرمی اور مستعدی کے ساتھہ آپ اپنی مدد کرنی ہے + بہت سے آدمی ایسے ہوئے ہین جنکے حالات کسی نے کتابون مین درج نہین کئے لیکن یہہ لوگ تہذیب اور ترقی کے پہیلانے مین ویسے ہی کوشش کرنیوالے تھے جیسے وہ خوش قسمت بڑے نام ونشان والے لوگ جنکے احوال تواریخ مین مندرج ہین + ایک نہایت مسکین اور گمنام شخص جو اپنے ابنا جنس کے لئے محنت۔ پرہیزگاری۔ اور دیانتداری کا نمونہ اور نظیر بنگیا ہے بیشک اوسکا اثر ابھی تک موجودہ قوم مین ہے اور آیندہ بھی رہیگا اوسکا چال چلن چھپے چھپے دوسرونکی زندگی مین اوترتا جائیگا اور زمانہ دراز تک اپنا اثر پیدا کرتا رہیگا +

روزمرّہ کے تجربہ سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ شخصی ہی چال وچلن یہہ قوت رکھتی ہے کہ دوسرونکی زندگی اور چال وچلن پر نہایت زور آور اثر پیدا کرے۔ اور فی الحقیقت یہی ایک عمدہ عملی تعلیم ہے۔ اور جب ہم اس عملی تعلیم کا علمی

تعلیم سے مقابلہ کرتے ہین تو اسکول اور کالجونکی تعلیم اسی عملی تعلیم کی ایک ابتدائی تعلیم معلوم ہوتی ہے + عمدگی سے زندگی بسر کرنیکا علم اِن مکتب اور مدرسون کے علم سے کہین زیادہ مفید اور موثر ہے + اسکولون اور مدرسون کا علم کتب خانون اور صندوقون مین رکھا ہوتا ہے - مگر خوبی سے زندگی بسر کرنیکا علم ہر وقت - روزمرہ دوستونکی ملاقات مین - گھر کے رہنے سہنے مین - شہر کی گلیون مین پھرنے مین - تجارت کے کارخانون مین - ہل جوتنے مین - کپڑا بُننے کی کارگاہون مین - کلون سے کام کرنیکے کارخانون مین ہملوگونکے ساتھ ہوتا ہے اور لُطف یہہ کہ، بے سکھائے پڑہائے صرف برتاؤ سے لوگون مین پھیلتا جاتا ہے + یہی وہ کامل اور پختہ کرنیوالی تعلیم ہے جو قوم کو ضبطِ نفس اور اچھے چال وچلن سکھلاتی ہے + اور انسان کو اِس زندگی کے فرائض ادا کرنے اور اپنی عاقبت سنوارنے کے قابل بناتی ہے + یہہ وہ تعلیم ہے جو کتابون سے ہرگز حاصل نہین ہوتی + بِیکَن نے کیا خوب کہا ہے کہ ”علم سے عمل نہین آجاتا - علم کو عمل مین لانا تحصیل علم کے بعد اور اوسکے باہر اور اوس سے برتر ہے - تجربہ اور مشاہدہ انسان کی زندگی کو درست اور اوسکے علم کو اوسکے برتاؤ مین لادیتا ہے + “ تجربہ سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آدمی پڑھنے سے کہین بڑھکر محنت اور کاربار کے ذریعہ سے کامل بنتا ہے - علم ادب سے کہین زیادہ عمدہ شخصونکی عمدہ زندگی دیکھکر ترقی کرتا ہے

علم سے کہین بڑھکر عمل کے ذریعہ سے برومند ہوتا ہے +

جس کتاب مین بڑے بڑے آدمیون خاص کر نیکونکی سوانح عمری مندرج ہے وہ بہت ہی مفید اور ہدایت کرنیوالی کتاب ہے + مین کہہ سکتا ہون کہ سیر کی عمدہ کتابین گویا کتاب الٰہی کے ہم پلہ ہین - کیونکہ یہہ کتابین ہم لوگونکو کیسی اچھی طرح سے زندگی بسر کرنیکے طریقے - اپنے دماغون مین اعلےٰ اور عمدہ خیالون کو جگہہ دینا - اور ہمت سے کام کرنا سکھلاتی ہین + یہہ کتابین ہملوگونکو اون آدمیونکی بہت عمدہ عمدہ مثالین دیتی ہین جنہون نے آپ اپنی مدد کی اور جو صابر - مستقل - محنتی - اور دیانت دار تھے - ایسی کتابون سے یہہ بات کھل پڑتی ہے کہ ہر انسان کیا کر سکتا ہے - ایسی کتابین اس بات کو نہایت فصاحت سے بتلاتی ہین کہ اگر کم بساط اور کم مایہ آدمی بھی اپنی عزت کا خیال رکھے اور اپنے اوپر آپ بھروسا کر سکے تو کیا کچھ ہے جو وہ نہین کر سکتا -

بڑے بڑے لوگ علوم وفنون کے جاننے والے اور اعلےٰ خیالات رکھنے والے اور گویا انسان کے دلون پر حکمرانی کرنیوالے کسی خاص فرقہ کے آدمی نہ تھے اونمین سے کوئی تو کوہلجون سے ترقی کر نکلا کوئی دوکانون ہی سے آگے بڑہا - کوئی تو جھونپڑی کا رہنے والا تھا اور کوئی محلات شاہی مین پلا تھا مگر باینہمہ خدا کے بہتیرے رسول غریب آدمیون ہی مین پیدا ہوئے - اکثر غریبون ہی نے اعلےٰ درجے پائے - اور اسمین جو تکلیفین اونہین پیش

آئین وہ اونکی سدِّ راہ نہوئین بلکہ اون تکلیفون سے اونکے قوے کو اور بھی متحرک کر دیا - اور اونکے دلونکو جوش اور جرأت کا زور آور منبع بنا دیا + مصیبتون اور بکھیڑون پر فتح پانے کی مثالین اس کثرت سے ہین کہ اب یہہ مقولہ بہت صحیح معلوم ہوتا ہے کہ "انسان جو چاہے وہی کر سکتا ہے"

دیکھو † جرمی ٹیلر ‡ سر ریچرڈ آر کوائٹ ‖ ٹنڈرٹن

† جرمی ٹیلر ایک درزی کا لڑکا تھا ترقی کرکے بہت اعلےٰ درجہ کا پادری ہوا - چارلس بادشاہ کو اِس سے خاص محبت تھی - علم الاہیات مین اسکی تصانیف بہت اعلےٰ درجہ کی شمار کیجاتی ہین + شہر کیمبرج مین سنہ ۱۶۱۳ع مین پیدا ہوا تھا اور شہر لسبرن مین سنہ ۱۶۶۷ع مین مرگیا +

‡ سر ریچارڈ آرکرایٹ - ایک درزی کا لڑکا تھا ترقی کرکے انگلستان کا ایک نامی تاجر ہوا اِسکی کپڑا بننے کی کل بہت مشہور تھی - سنہ ۱۷۳۲ع مین پیدا ہوا تھا اور سنہ ۱۷۹۲ع مین مرگیا +

‖ لارڈ ٹنڈرٹن - شہر کنٹربری کے ایک درزی کا لڑکا تھا ترقی کرتے کرتے چیف جسٹس ہوگیا + اِس شخص کو بیرن کا خطاب بھی ملا تھا - پارلیمنٹ کا ممبر بھی ہوا سنہ ۱۷۶۲ع مین پیدا ہوا تھا اور سنہ ۱۸۳۲ع مین مرگیا +

اور ٹرنر+ سبکے سب کیسے کیسے نامی لوگ ہین اور یہہ کُل جولاہے ہی تھے +

کسی کو یہہ معلوم نہین کہ شکسپیر|| کون تھا - لیکن اِسمین شبہ نہین کہ وہ بہت ہی غریب شخص تھا اوسکا باپ قصّاب تھا اور خود شکسپیر ایک زمانہ تک جولاہہ کا کام کرتا رہا - بعض کہتے ہین کہ پہلے وہ ایک اِسکول کا دربان پھر ایک ادنٰی اکرانی کے یہان نقلنویس تھا - اِسکے بارہ مین لوگون نے کہا ہے کہ یہہ سارے جہان کے آدمیون کا انتخاب تھا - کیونکہ اسے جہازیون کے خاص خاص محاورے اونکے الفاظ اور جملے اِسقدر معلوم تھے کہ ایک ملاح کی راے ہے کہ وہ ضرور ملّاح ہوگا - ایک پادری صاحب فرماتے ہین کہ وہ ضرور کسی پادری کا

+ ٹرنر - شہر لندن کے ایک درزی کا لڑکا تھا محنت اور شوق کے ذریعہ سے ایک بہت ہی اعلےٰ درجہ کا مصور ہوا - اِسنے اپنے تصویرون کے ذریعہ سے بہت روپے پیدا کیئے جب مرگیا تو وصیت کر گیا کہ جتنی تصویرین ابھی تک نہین بکی ہین اونکے دام کے جتنے روپے آئین وہ قومی نفع کے کام مین صرف کئے جائین - ۱۷۷۵ء مین پیدا ہوا تھا ۱۸۵۱ء مین مرگیا +

|| شیکسپیر - ڈراما مین انگلستان کا پہلا مصنف تھا - اِسکے تحریر کی شہرت سارے جہان مین ہے اِسکے مفصل حالات تو معلوم نہین لیکن جہان تک معلوم ہوا وہ یہہ ہے کہ یہہ شہر اسٹفورڈ مین پیدا ہوا تھا اور لندن مین تھیٹر (تماشا گاہ) کا منتظم تھا ۱۵۶۴ء مین پیدا ہوا تھا ۱۶۱۶ء مین مرگیا +

گرانی ہوگا - ایک گھوڑا پہچاننے والے بزرگ فرماتے ہین کہ وہ ضرور گھوڑے کی تجارت کرتا ہوگا + غرض بات یہہ ہے کہ شکسپیر جہان مین خوب پھرا اور ہر جگہہ سے تجربہ اور علم حاصل کیا وہ خود واقع مین جو ہو سو ہو لیکن اسمین شبہ نہین کہ وہ بہت ہی عمدہ اور سچّا طالب العلم اور یقینی محنتی تھا - اوسکی تحریر آج تک لوگون پر اثر پہونچا رہی ہے +

تواریخ کے دیکھنے سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بڑے بڑے شُعرا - سیّاح - انجینیر - سپہ سالار اڈیٹران اخبار - مصوّران - واعظ وغیرہ اکثر نہایت غریب اور اوسنے پیشہ والے تھے لیکن محنت اور کوشش سے اون لوگون نے بڑی سربلندی حاصل کی - اِن لوگون کے حالات پر غور کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تکلیف اور مصیبت ہی بہت کچھہ اونکی ترقی کا باعث ہوئی - کوئی اونمین ایسا نہ تھا جس نے کاہلی سے ترقی پائی ہو +

آدمی کتنا ہی دولتمند اور عالی رتبہ شخص کا لڑکا کیون نہ ہو لیکن جب تک اپنی ترقی کی فکر آپ نہین کرتا ہے - ہرگز ترقی نہین پاتا ہے - انسان کو زمینداری وراثت مین مِل سکتی ہے لیکن علم وعقلمندی کا ترکہ نہین ملتا + دولت کے ذریعہ سے اِنسان دوسرے سے کام لے سکتا ہے مگر گنج قارون دیکر بھی کسیکی عقل - سمجھہ یا غور وفکر نہین لے سکتا - اِنسان کیسا ہی غریب یا کتنا ہی امیر کیون نہو مگر تحصیل علم کے میدان مین دونون کو ایک ہی صف مین کھڑا ہونا پڑیگا

اور ایک ہی راہ چلنی ہوگی + انسان کی تربیت کے لیئے دولت کی ہرگز زیادہ ضرورت نہین ہے ورنہ دنیا مین یہہ سیکڑون بلکہ ہزارون غربا کیونکر علوم وفنون کے بانی اور موجد ہوتے - بلکہ یہہ کہنا بہت صحیح ہے کہ دولت اکثر مضر بلکہ ترقی کی سدِّ راہ ہوتی ہے - دولتمند انسان کو اکثر آپ اپنی قوت اور استقلال پر اعتماد نہین ہوتا - اوسے مصیبتون اور تکلیفون کے برداشت کرنیکی جرأت نہین ہوتی - بے شک اگر انسان محنتی اور جفاکش ہو اور ہمت اور استقلال کو ہاتھہ سے ندے تو غربت آفت آسمانی ہونیکے بدلے اوسکے حق مین رحمت یزدانی کا کام کریگی +

دولت عیاشی کے سامان بہت جلد مہیّا کرتی ہے اور انسان کو اکثر ذلیل اور خوار بناکر - انسانیت کے درجہ سے گرادیتی ہے - اِسلیئے وہی انسان جو باوجود دولتمند ہونیکے بگاڑنے والے عیش وعشرت کو لات مارکر اپنے ابنائے جنس کی بہی خواہی مین مصروف ہو - محنت کے دھندے مین پہنسا رہے ، بیشک فخر اور تعظیم کے قابل ہے + انگلستان کی ترقی صرف اسی وجہ سے ہوئی کہ وہان کے اُمرا کاہلی سے متنفّر اور کام کے آدمی ہین - وہ ہمیشہ ایسے کامون مین مصروف اور سرگرم رہتے ہین جن پر اونکے ملک - اونکی قوم - اور اونکی سلطنت کی ترقی منحصر ہے + ممبران پارلیمنٹ ڈربی[1] -

---

[1] ڈربی - انگلستان کا رہنے والا اور پارلیمنٹ کا ایک نامی ممبر گذرا ہے -

رسل اا ڈزریلی گلیڈ اسٹون کیسے محنتی اور جفاکش ہین

بقیہ حاشیہ صفحہ پندرہ

بہت سے اعلے عہدون پر ممتاز رہا ایکبار سنہ ۱۸۶۶ء مین وزیر اعظم کا عہدہ بھی حاصل کیا تھا - انگلستان کے شہر لنکاشایر مین سنہ ۱۷۹۹ء مین پیدا ہوا - ابھی تک زندہ ہے +

+ رسل صاحب - انگلستان کے رہنے والے اور پارلیمنٹ کے ایک مشہور ممبر تھے - یہہ بھی ایکبار انگلستان کے وزیر دول خارجیہ مقرر ہوئے تھے - انہون نے کئی مشہور کتابین تصنیف کی ہین - شہر لندن مین سنہ ۱۷۹۲ء مین پیدا ہوئے - اور ابھی تک زندہ ہین

اا ڈزریلی صاحب - اِن سے ناظرین شاید واقف ہونگے لارڈ بیکنسفیلڈ انھین کا خطاب ہے - انگلستان کے مشہور وزیر اعظم ہین انہین کی جگہہ پر آج کل گلیڈ اسٹون صاحب وزارت کا کام کرتے ہین - اِن کے تصانیف بہت معروف اور مشہور ہین سنہ ۱۸۰۵ء مین پیدا ہوئے - اور ۱۹ - اپریل سنہ ۱۸۸۱ء مین مر گئے -

۹ گلیڈ اسٹون صاحب - ہمارے حال کے وزیر اعظم انگلستان - ایک عجیب و غریب شخص ہین اِنکی فصاحت بیانی ضرب المثل ہے - کئی کتابون کے مصنف ہین - علمی لیاقت اِنکی بہت عمدہ ہے سنہ ۱۸۰۹ء مین مقام لیورپول مین پیدا ہوئے تھے +

‡سر رابرٹ پیل اور † لارڈ بروھم صاحب بھی کیسے سخت محنتی تھے + لارڈ ‡بروھم صاحب نے ساٹھہ برس تک اپنے ملک کی خدمت کی۔ جب یہہ اوس سن کو پہونچے جسمین عموماً انسان کی یہی خواہش ہوتی ہے۔ کہ اب تو چند دنون آرام اور بیکاری مین بسر کرون۔ اوسوقت صاحب علوم کی تحقیقات مین مصروف ہوئے اور کیسے کیسے عمدہ رسالے اور کتابین علوم و فنون کی تصنیف کین + ایک دفعہ انکو ایک شخص نے یہہ صلاح دی کہ اب آپ بوڑھے ہوئے صرف اتنی محنت کیا کیجئے جسقدر تین جوان صحیح المزاج کر سکتے ہون۔ لیکن انکو تو محنت سے عشق تھا یہہ ایسی محدود محنت پر کیونکر قناعت کر سکتے تھے +

† سر رابرٹ پیل صاحب۔ انگلستان کے رہنے والے ہاوس اوف کامنس کے مشہور ممبر اور بڑے تاجر تھے۔ شہر لنکا شایر مین ۱۷۵۰ء مین پیدا ہوئے تھے۔ ۱۸۳۰ء مین مر گئے +

‡ لارڈ برؤہم۔ اسکاٹلینڈ کے شہر اڈنبرا مین پیدا ہوئے تھے بہتیرے عہدہائے جلیلہ پر ممتاز رہے ایک زمانہ تک بیرسٹری بھی کی۔ پارلیمنٹ کے ممبر بھی رہے۔ نہایت فصیح البیان تھے۔ ۱۷۷۸ء مین پیدا ہوئے اور ۱۸۶۸ء مین مر گئے +

امیرون ہی مین سے ایک دوسرے مخنتی شخص ہے بُلور لٹن کا حال سنو۔ مصنفون مین ان سے بڑھکر بہت کم آدمیون نے کامیابی حاصل کی ہوگی۔ ایک فن مین ہو تو ایک فن مین ناول نویسی شاعری ڈراما نویسی مورخی وقائع نگاری فصیح البیانی قانون دانی سب ہنرون مین ان کے تصانیف ہین اور سب مین بہت طاق تھے ۔ وجہ کیا ؟ انہون نے کیون اسقدر ترقی کی ؟ بس صرف اسی وجہ سے کہ انہون نے اس ظاہری اور دھوکے کے عیش عشرت کو نفرت کی نظر سے دیکھا اور رات دن اپنے کامون مین مشغول رہے ۔ انگریزی مصنفون مین شاید ہی کوئی دوسرا مصنف ہوگا جسنے انکی طرح اتنی کتابین لکھی ہون اور وہ ویسی ہی عمدہ بھی ہوئی ہون + اور بڑی تعریف کی بات تو یہہ ہے کہ یہہ ساری محنت اونہون نے آپ اپنے خوشی سے اپنے ذمہ لی تھی ۔ دولتمند آدمی تھے چاہتے تو رات دن سیر و شکار ۔ تماشہ گاہون اور غیر ملکون کی سیر ۔ دعوتون اور سیکڑون عیش و راحت کے کارخانون مین اپنی عمر عزیز بسر کرتے لیکن یہہ کہان ؟ یہہ تو اپنے شوق

+ سر اے بلور لٹن - ابھی چند روز پہلے جو ہمارے گورنر جنرل بہادر تھے اونھین کے باپ کا یہہ نام ہے - یہہ انگلستان کے ایک نامی مصنف تھے سنہ ۱۸۰۵ء مین پیدا ہوئے تھے اور تھوڑے ہی دن ہوئے کہ مر گئے +

کی محنت مین مصروف تھے - تصنیف ہی اِنکا بڑا کھیل اور کتابون کا لکھنا ہی اِنکا بڑا تماشہ تھا + پہلے پہل اِنھون نے چند اشعار تصنیف کر کے چھپوائے لیکن کسی نے بھی اونکی قدر نہ کی تب تو اِنھون نے ہمت کر کے ایک ناول تصنیف کیا اوسکو بھی کسی نے نہ پوچھا - غور کی جگہہ ہے - اگر کوئی کمزور دِل کا آدمی ہوتا تو پھر تصنیف کا نام تک نہ لیتا لیکن شاباش ہے اِنکی ہمت اور استقلال کو کہ انھون نے ثابت قدمی کو ہاتھہ سے نہ دیا پر نہ دیا - پھر کئی کتابین تصنیف کین - اب تو اِنکی شہرت روز بروز ہوتی چلی + تیس ۳۰ برس تک برابر کتابین تصنیف کرتے رہے اور اِس ذریعہ سے جیسا نام اور جو شہرت اونھون نے پیدا کی وہ ایک جہان پر روشن ہے +

مِسٹر ڈِزرَیلی صاحب بھی بڑے محنتی آدمی ہین - پہلے پہل اِنھون نے بھی تصنیف ہی کے ذریعہ سے کامیابی حاصل کرنی چاہی مگر ناکامیاب رہے - لیکن اِس پر بھی ہمت ہار کر بیٹھ نہین رہے - اور یہہ مسئلہ تو حق ہے کہ "استقلال ایک نہ ایک دِن فتح پاتا ہے" - آخر لوگون پر ظاہر ہوگیا کہ اِن کے قلم مین زور اور تحریر مین قوت ہے + اپنی فصیح البیانی مین یہہ بھی پہلے پہل ناکامیاب ہی رہے تھے - ہاؤس اوف کامنس مین جو پہلی مرتبہ انھون نے اسپیچ دی تو لوگ ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ گئے - بعضون نے کہا کہ نقّال ہے نقل کرنے آیا ہے - کسی نے کہا کہ ارے میان سانگ لایا ہے غرض

جو جسکے دل مین آیا اِس اول اسپیچ کے بارے مین پھبتیان کہہ گیا لیکن خود ڈزریلی صاحب نے جو اپنی اِس اسپیچ کے اخیر مین کہا وہ البتہ یاد رکھنے کے قابل جملہ ہے۔ "مین نے بہت سے کام کو شروع کیا اور آخر کو کامیاب ہوا۔ اب مین بیٹھتا ہون لیکن وہ زمانہ آویگا جب آپ لوگ میری باتون کو بغور سنینگے" + فی الحقیقت وہ زمانہ آگیا اور اونکی وہ پیشین گوئی سچی ہوئی۔ کہ آج کل ڈزریلی صاحب انگلستان کے نامی بولنے والون مین گنے جاتے ہین + یہہ آج کل کے نوجوانون کیطرح ایک مرتبہ ناکامیاب ہونیکی سبب شکستہ دل ہوکر بیٹھ نہین رہے بلکہ اپنی اسپیچ کے عیبون پر غور کرنے لگے۔ پارلیمنٹ کی بحثون کو پڑھنا شروع کیا۔ اپنے سامعین کا مذاق دریافت کرنے لگے اور آخر کامیاب ہوئے +

جتنی مثالین کہ بیان ہوئین یا آیندہ بیان ہونگی اون سے صاف ظاہر ہے کہ شخصی محنت سے بہت ترقی ہوتی ہے لیکن یہہ بات بھی ضرور بہت صحیح ہے کہ اِس زندگی مین جو نفع ہم دوسرون کی عمدہ زندگی۔ عمدہ اقوال۔ عمدہ چال و چلن سے پاتے ہین وہ ہمارے کاروبار بلکہ ہماری زندگی مین بہت معین اور مددگار ہوتے ہین + بچپن سے لیکر بڑھاپے تک اِنسان ایک دوسرے سے مدد لیتا ہے اور جو لائق ہوتا ہے وہ کسی کا احسان فراموش نہین کرتا بلکہ اوسکا اقرار کرتا ہے +

4666 2

+ ٹاک وِل صاحب بہت ہی عالی خاندان تھے - اِنکے والد فرانس کے ایک معزز آدمی تھے - اُنکی مان بھی ایک بہت ہی دولتمند اور معزز عورت تھین - خاندانی عزت کی وجہ سے یہہ فوراً جج مقرر ہو گئے لیکن انکو یہہ عہدہ کُچھہ ایسا ناپسند ہوا کہ استعفا دیکر امریکا روانہ ہو گئے - اِنکے بحری سفر کا ایک ساتھی راقم ہے کہ " صاحب کو کاہلی سے قطعی نفرت تھی - ہر وقت کچھہ نہ کچھہ کام کرتے ہی رہتے تھے " + صاحب موصوف نے خود اپنے ایک دوست کو ایک خط لکھا تھا اوسکا یہہ مضمون کیا خوب ہے کہ " زندگی مین کوئی بھی ایسا وقت نہین جسمین انسان بالکل معطل رہ سکے کیونکہ ہر وقت اوسے بیرونی یا اندرونی کوشش اور محنت ضرور کرنی ہی پڑتی ہے - مین انسان کو ایک ایسا مسافر سمجھتا ہون جو سرد ملکون کی سیر کر رہا ہو - وہ جتنا ہی آگے بڑھیگا اوسے تیز چلنا ہوگا ورنہ سردی کی شدّت سے پریشان ہو جائیگا - روح کی بہت بڑی بیماری اوسکا افسردہ ہو جانا ہے - اِس بیماری سے نجات پانے کے لئے ہر انسان کو ہر وقت کسی نہ کسی کام مین مشغول رہنا چاہئے " +

+ ٹاک وِل صاحب فرانس کے ایک نامی شخص گذرے ہین - ایک زمانہ تک وزارت کا کام بھی انجام دیا تھا - سنہ ۱۸۰۵ع مین پیدا ہوئے تھے اور سنہ ۱۸۵۹ع مین مر گئے +

باوجود اسکے کہ ٹاگی ل صاحب شخصی محنت اور کوشش کے اسقدر قایل تھے لیکن اسبات کا اونکو بھی اقرار تھا کہ دوسرونکے چال وچلن اور عمدہ زندگی انسان کی ترقی مین بہت کچھہ معاون اور مددگار ہوتے ہین + صاحب سنے اپنے ایک دوست کو خط مین لکھا تھا کہ - " بھائی جتنا مجھکو تمپر اعتماد ہے کسی پر نہین - ہان لوگون نے میری زندگی پر اثر پہونچایا ہے لیکن سوائے تمھارے کسی کا اثر میرے اصول زندگی پر نہوا " + اپنی بی بی کے بارے مین وہ لکھتے ہین - " مین مریم (اونکی بی بی کا نام تھا) کی وجہ نیکدل اور نیک مزاج بنا رہا ورنہ مجھہ سے تحصیل علوم مین سخت محنت نہین ہوسکتی - مجھے پورا یقین ہے کہ عالی خیال اور عمدہ سمجھ کی عورت چھپی چھپی شوہر کے چال چلن پر اپنا اثر پہونچاتی ہے اور پست خیال کی عورت اپنے شوہر کو ذلیل اور خوار بنا چھوڑتی ہے " +

غرض نتیجہ یہہ ہے کہ انسان کا چلن سیکڑون طرح کے اثر سے موثر ہوتا ہے - کبھی وہ دوسرونکے نمونہ اور مثال سے جسے وہ دیکھتا ہے اثر پاتا ہے - کبھی وہ کتابون کو پڑھکر ہدایت پاتا ہے - کبھی وہ اپنے دوستون اور جلیسون کی صحبت سے فیض اوٹھاتا ہے - کبھی وہ اپنے باپ دادون کے عمدہ اقوال کو سنکر سیکھتا ہے + یہہ سب اثر بہت زیادہ موثر سہی لیکن اسمین بھی شبہ نہین کہ انسان کو اپنی بھلائی کے لیئے آپ ہی

بہت کچھ کرنا ہوتا ہے۔ اوسے اپنی ہی کوشش سے بُرائی یا بھلائی کی
راہ مین چلنا ہے - دُنیا کے عاقلون اور نیکون نے عمدہ صحبتون سے
جو نفع پایا ہو پایا ہو لیکن غور کر کے دیکھئے تو وہ سب کے سب آپ
اپنی مدد کرنے والے تھے اور بہت بڑے مدد کرنیوالے تھے +

دوسرا باب

ہمت اور دلیری

بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد	اگر خارے بود گلدستہ گردد

ہمت اور دلیری کا حاصل کرنا نہایت ہی ضروری ہے + کسی عمدہ کام کو بہت ہی مستعدی سے کئے جانا بس یہی سچی بڑائی، سچی عظمت، بڑا آدمی ہونیکی بنیاد ہے + ہمت اور دلیری ہی سے انسان، اِس دنیا مین مصیبتین جھیلتا ہوا، دنیا بھر کے بکھیڑون کو اپنے سامنے سے دور کرتا ہوا، چلا جاتا ہے + جو کام ذہانت سے نہین نکلتے وہ اس سے نکلتے ہین + کسی کام مین کامیابی حاصل کرنے کے لیئے لیاقت اور قابلیت کی اوتنی ضرورت نہین ہے، جتنی استقلال سے برابر محنت کرنیکی، اِسلیئے ہم کہہ سکتے ہین کہ دلیری انسان کی کل قوتون کا چشمہ ہے: بلکہ خود یہی جز انسان ہے +

یہہ ہر قوتون کو متحرک کرتی ہے، ہر کوششون مین جان ڈالتی ہے، سچی اُمید کی بنیاد اسی پر ہے، اور امید ہی سے یہہ تلخ زندگی شیرین ہوتی ہے + ایک بہت بڑے شخص کا کیا عمدہ قول ہے! - "افسوس اونپر جنکا دل پست ہے" + فی الحقیقت استقلال اور ہمت کے برابر دنیا مین کوئی نعمت نہین، اسکے سامنے سب نعمتین ہیچ ہین + جب مین غُربا مین سے کسی کو دیکھتا ہون، کہ صبر سے، مصیبت کا مقابلہ، کر رہا ہے - سچائی کے ذریعہ سے، قدم ڈگانیوالے زور آور جھوٹ پر فتح حاصل کر رہا ہے - اوسکے اعضا چور چور ہین، پاؤن سے خون ٹپک رہا ہے، مگر ایک ہمت ہی کے سہارے پر وہ آگے بڑھا چلا جاتا ہے، - قدم نہین رُکتا - تیور پر بل تک نہین آتا - اپنی تکلیفون کا تصور بھی نہین کرتا - مڑکر بھی نہین دیکھتا - بس اپنی ایک دُھن مین مستغرق ہے - اوسوقت، مین نہین کہہ سکتا، کہ مجھے کتنی خوشی ہوتی ہے "- آفرین باد برین ہمت مردانہ او"

نری خواہش اور آرزو، جوانون کے دل مین ایک قسم کی بیماری پیدا کرتی ہے، جس سے وہ اپنی اوقات عزیز کو صرف خیالی پلاؤ پکانے اور لایعنی منصوبے باندھنے مین ضائع کرتے ہین + جسوقت کسی مقصد، کسی کام پر مستعد ہونے چاہو فوراً اوٹھ کھڑے ہو، اور اوسی وقت اوسمین ہاتھ لگا دو، پھر کبھی اوسمین سستی نہ کرو + بہتیری مصیبتون کو نہایت خوشی سے سر پر اوٹھا لینا چاہیئے، کیونکہ وہ ہماری تعلیم اور تجربہ کے لیئے

نہایت ہی ضروری ہین † ہگ ملر صاحب فرماتے ہین کہ " مین نے صرف ایک اسکول مین اچھی طرح پر تعلیم پائی؛ وہ اسکول بہی ' دنیا تھا جسمین محنت اور مصیبت، دو بڑے چست و چالاک اوستاد تھے " جو شخص اپنے مقصد کے حاصل کرنے مین پس و پیش کرتا ہے، اوسکو ابھی سے سمجھ لینا چاہئے کہ وہ ضرور ناکامیاب ہوگا + تھوری لیاقت والے آدمی بھی، اگر محنتی اور مستقل مزاج ہون تو بہت کچھ کرسکتے ہین ‡ فویل بکسٹن صاحب (انجیل مقدس کے مطابق) فرماتے ہین کہ " جو کام تیرے ہاتھ مین آجائے تو اوسے اپنی کُل قوتون سے انجام کر" + یہہ بڑے محنتی آدمی اور دنیا کے بڑے لوگون مین سے تھے + وہ اپنی اِس عظمت کی وجہ، خود رقم کرتے ہین کہ " مین ہر ایک کام کے وقت اوس کام کے لیئے پورا آدمی تھا، یعنی جسوقت، جون سا کام، مجھکو پیش آیا، مین اوسی وقت، اپنی تمام قوتون، پورے حواسون، سارے اعضائے سے اوسمین لگ گیا "+

† ہگ ملر - ملک اسکاٹلنڈ کا رہنے والا ایک بہت ہی غریب پیشہ شخص تھا، لیکن محنت اور کوشش سے بڑی ترقی حاصل کی، ایک اخبار کا اڈیٹر مقرر ہوا، اِسنے علم جیالاجی (معدنیات) کو بڑی ترقی دی، ۱۸۰۲ء مین پیدا ہوا تھا اور ۱۸۵۶ء مین مرگیا +

‡ فویل بکسٹن صاحب - انگلستان کا ایک امیر کبیر تھا - اِسنے بردہ فروشی کے موقوف کرنے مین بہت کوشش کی، بہت دنون تک پارلیمنٹ کا ممبر رہا، ۱۷۸۶ء مین پیدا ہوا تھا اور ۱۸۴۵ء مین مرگیا +

دلیر اور ہمت والے ہی کچھ کر گذرتے ہین : اور عجیب بات تو یہہ ہے، کہ اِن پر آیندہ کی باتین، اِنکے مقصد کے نتیجے بھی پہلے ہی سے کچھ کچھ ظاہر ہو جاتے ہین !! فرانس کا ایک فوجی افسر اپنے کمرے مین ٹہلتے وقت اکثر کہا کرتا کہ مین ملک فرانس کا ایک بہت بڑا نامی سپہ سالار ہونگا اور مارشل کا خطاب پاونگا تعجب کی بات تو یہہ ہے، کہ فی الحقیقت وہ بڑا نامی سپہ سالار اور فرانس کا مارشل ہو کر مرا !! +

مسٹر واکر صاحب راقم ہین کہ ایک مرتبہ وہ بیمار تھے بہتیرا علاج کیا پر کچھہ کارگر نہ ہوا، تب تو ہمت کر کے اونہون نے یہہ قصد کیا کہ اب ضرور صحیح ہو جانا چاھئے چنانچہ ہو بھی گئے !!

مگر یہہ ہمت کا زور آور اور مجرب نسخہ ایسا بھی نہین ہے کہ ہر حالت مین اسکا استعمال کیا جائے : ہرچند اسمین بھی شبہہ نہین کہ جسم پر روح کا بہت بڑا اور ہر وقت اختیار ہے، لیکن قوائے جسمانی سے اتنا بھی کام نہین لینا چاھئے کہ کمزور ہو کر تباہ ہو جاوین + ایک بار مولی ملک اسپین کا سردار پلنگ پر بیمار پڑا ہوا تھا اور اوسکی فوج پرتگال والون سے لڑ رہی تھی جب اوس نے یہہ خبر سُنی کہ میری فوج قریب بہ شکست ہے، تو اوس سے نرہا گیا، ہمت نے جوش مارا، روح نے جسمانی قوا پر اپنا پورا اثر کیا، اوٹھ کھڑا ہوا اور میدان مین جا کر اپنی فوج کے آدمیون کو للکارا اور آپ آگے بڑھکر دشمنون سے مقابل ہوا

اوسکو لڑتے دیکھکر فوج مین جان آگئی، خوب جی کھول کر لڑے یہان تک، کہ دشمنون کے چھکے چھوٹ گئے! جی جان چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ اِس فتح یابی کے بعد وہ بیچارا بیمار سردار واپس آیا اور پلنگ پر لیٹتے ہی مر گیا!! یہان صاف ظاہر ہے کہ روحانی قواے نے جسمانی قواے سے بہت ہی سخت کام لیا، اور یہہ بڑی غلطی ہوئی +

ہمت ہی سے، انسان جو کچھ چاہے کر سکتا ہے اور خود جیسا چاہے ویسا ہو سکتا ہے + ایک بزرگ اکثر کہا کرتے تھے کہ "تم وہی ہو جو ہونا چاہو" + کیونکہ اگر خدا کی مہربانی شامل حال رہے، تو انسان جس کام مین سچے دل پوری ہمت سے ہاتھہ لگاویگا بیشک اوسمین کامیاب ہوگا + ایسا کبھی نہین دیکھا گیا کہ کوئی شخص منکسر۔ صابر۔ سخی۔ ہونا دل سے چاہتا ہو اور نہ ہوا ہو + کوئی بڑھی ایک کرسی مجسٹریٹ کے اجلاس کے قابل بہت جی لگاکر بنا رہا تھا، لوگون نے اوس سے پوچھا کہ بھائی تو اسمین اتنی محنت کیون کر رہا ہے: اوس نے جواب دیا کہ میان جب مین مجسٹریٹ ہونگا تو اِسپر آرام سے بیٹھہ کر اجلاس کرونگا: کیا حیرت ہے کہ یہہ بڈھی آخر مجسٹریٹ ہوا اور اوسی کرسی پر بیٹھا!!!

منطق والے جبر و اختیار کے مسئلہ مین جو چاہین بک لین، لیکن ہر شخص تجربہ سے صاف دیکھتا ہے کہ وہ بھلائی یا برائی کے اختیار کرنے اور چن لینے مین پورا

مختار ہے؛ یعنی وہ تنکے کی طرح دریا مین بہتا ہوا چلا نہین جاتا، بلکہ وہ اپنے کو تیراک پاتا ہے اور خوب سمجھتا ہے کہ مین موجون سے لڑکر کنارے تک پہونچ سکتا ہون + اور بیشک ہم لوگ اپنے کو پا بہ زنجیر نہین دیکھتے : اگر ہم لوگ (خدانخواستہ) کہین اِسکا اولٹا سمجھ لین تو کامل ہونے کی کل خواہشین مٹی مین مل جاوین + اِس زندگی کا کل کارخانہ، خواہ وہ خانگی ہو یا جماعتی، سرکاری ہو یا خدائی، سب اسی اُمید، اسی اعتقاد، پر مبنی ہے کہ "اِنسان آزاد ہے اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے" ورنہ کیسی جواب دہی، کسکا جرم، کہان کا الزام، + اگر اِسکا یقین نہ ہو کہ اِنسان، اپنی پوری آزادی سے، بھلے اور بُرے دونون قسم کے کام کرسکتا ہے - دونون طرف اوسکی رغبت ممکن ہے، تو سیکھنے سکھانے، نصیحت کرنے، وعظ کہنے، جھڑکنے، غلطیون کی اصلاح سے کیا فایدہ اور قانون سے کیا نفع + کونشنس (قوت ممیزہ) ہم سے ہر وقت پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ "تم آزاد ہو - تم آزاد ہو" بیشک یہی آزادی، ایک ایسی چیز ہے، جو ہم لوگون کی خاص اپنی ہے، اور بیشک ہم لوگون کے اختیار مین ہے - ہم چاہین اسے داہنے پھیرین یا بائین - چاہین اوس سے نیک کام لین یا بُرا + ہم کبھی دنیا کی خوش آیند اور مرغوب اور للچانے والی چیزون کے قبضہ مین نہین ہین، بلکہ وہ ہماری قدرت اور اختیار مین ہین + ہم اونکے مالک ہین - ہم چاہین اونھین قبول کرین یا نہ کرین + جب کبھی ہم لوگ

کوئی گناہ کرنے لگتے ہین، تو بیشک اوسی وقت کونشنس (قوتِ ممیزہ) صاف صاف پکار پکار کر کہتا ہے کہ "کم بخت اب بھی رُک جا" + اگر ہم لوگ اپنی خواہشون کو تابع کرنا چاہین، تو اسمین ہمکو کچھ ایسی دقت نہ پڑیگی - ایک اندک توجہ اور تھوڑی سی مشق سے، باسانی ممکن ہے - بیشک جتنی کوشش اور ضبط کی اوسمین ضرورت ہوگی اوس سے کہین زیادہ پر ہم لوگ قادر ہین + لبنی صاحب نے ایک دفعہ اپنے لڑکے سے کہا کہ "بھائی اب تمنے خدا کے فضل سے ہوش سنبھالا، جوان ہوئے، ابھی سے اپنے بارے مین کچھ فیصلہ ضرور کر لو نہین تو آخر اپنی کھودی ہوئی، ذلت کی قبر مین پڑے چلاّیا کروگے اور کوئی بھی نہین سننے کا، بہتیرا ہاتھ پاؤن مارو گے مگر کاہلی اور آلکسی کے بھاری پتھر اپنے اوپر سے سرکا نہ سکو گے" + بکسٹن صاحب کی راے ہے کہ "اگر جوان آدمی ہمت اور استقلال پر قایم رہے، تو جیسا چاہے ویسا ہوسکتا ہے" چنانچہ انہون نے اپنے ایک لڑکے کو لکھا کہ "میان اب تم اوس سن کو پہونچ گئے، کہ چاہو سیدہی راہ چلو چاہو اولٹی - خدا نے تمکو زور و قوت، ہمت و استقلال دیا ہے، تو اوسکو لوگون پر ظاہر کرو، اوسکا مصرف دیکھاؤ، اون قوتون سے کام لو، نہین تو سمجھ رکھو کہ آخر کاہل اور بیکار آدمی ہو جاؤ گے: اور اگر کہین (خدا ناکردہ) تم اس حالت کو پہونچ گئے، تو پھر اوس سے نکلنا کچھ آسان نہین ہے + مجھے اسکا یقین ہے،

کہ نوجوان آدمی جیسا چاہے ویسا ہو سکتا ہے میں نے جو اتنی ترقی کی اور کامیاب ہوا اسکی وجہ بس یہی ہے کہ میں نے تمہارے ہی سن میں اپنے کو بدل ڈالا + اگر تم سچے دل سے دلیر اور محنتی ہونیکی خواہش کرو اور اس میں پوری کوشش کرو تو اپنی زندگی بھر خوش رہو گے" + جو شخص اپنی خواہش کو، دنیاوی لذتوں کی طرف متوجہ کرتا ہے تو اوسکے خواہش کی مثال بعینہ ایک زبردست جن کی سی ہے اوسکی مبہوت عقل پر اوس جن کی ایسی زبردست تسلط رہتی ہے کہ وہ بالکل اوسکے تابع ہو جاتی ہے؛ وہ زبردست جن جو کام چاہتا ہے اوس سے لیتا ہے: لیکن اگر وہی خواہش نیک کاموں اور روحانی قوتوں کی ترقی کی طرف متوجہ کیجاوے تو اوسکی خواہش بادشاہ اور عقل اوسکا نہایت عمدہ وزیر بن جائیگی +

یہہ ایک قدیم ضرب المثل ہے کہ۔ "جہاں کسی قسم کی خواہش ہے وہاں اوسکی راہ بھی ضرور لگی ہوتی ہے"۔ اور سچ مچ اپنے کو کسی کام کے لائق سمجھنا ہی اوس کام کے لائق بن جاتا ہے + بہت بڑی خواہش میں بہت بڑی قوت ہے۔ سوار و صاحب جب کسی کو ناکامیاب ہوتے دیکھتے تو کہتے کہ "تمہاری خواہش ہی ادہوری تھی" نپولین اکثر کہا کرتا کہ "غیر ممکن کے لفظ کو

† نپولین = نپولین بوناپارٹ جزیرہ اجیشیو کا رہنے والا ایک گمنام شخص تھا۔ دلیری اور چالاکی سے بڑی ترقی حاصل کی، فرانس کا سپہ سالار مقرر ہوا۔ مصر پر حملہ کر کے فتحیاب ہوا

لغت سے نکال دینا چاہتے ہے کہ ایسے الفاظ بیوقوفون کی لغت مین پائے جاتے ہین + مین نہین جانتا - مین نہین کرسکتا - یہہ غیر ممکن ہے اِس قسم کے جملون سے اوسکو سخت عداوت تھی - وہ اکثر کہا کرتا کہ "سیکھو - کرو - کوشش کرو" نپولین نے اپنے کو کیا کر دیکھایا، اِسکو تو سب جانتے ہین اوسکا پیارا مقولہ یہہ تھا کہ "بلی مستعدی ہی سچی عقلمندی ہے" + ایک بار الپس پہاڑ اوسکی فوج کے راستہ پر آگیا، لوگون نے کہا کہ الپس حایل ہے لشکر آگے بڑھ نہین سکتا اوسنے جواب دیا کہ الپس اگر حائل ہے تو الپس نہین رہیگا، چنانچہ اوسکے وار پار راہ بنائی گئی !! - کیا عجیب بات ہوئی کہ جو پہلے محض غیر ممکن نظر آتا تھا اوسکو اسنے کر دیکھایا ! + یہہ ایسی سخت محنت کرتا تھا کہ لوگ دیکھکر دنگ ہوجاتے - چار چار منشی لکھتے لکھتے تھک جاتے لیکن یہہ اونکو مضامین بتلانے مین جی نہ ہارتا + اوسکو دیکھہ کر لوگون مین گویا جان آجاتی تھی - مردہ دل زندہ ہوجاتے + وہ اکثر کہا کرتا کہ "میرے جرنیل پہلے مٹی کی مورت تھے مین نے اونکو آدمی بنایا + لیکن افسوس افسوس !!

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۴

سنہ ۱۸۰۴ء مین فرانس کا بادشاہ ہوگیا - یوروپ کے بہت سے ملکون پر قابض ہوا - واٹرلو کی لڑائی مین انگریزی جرنیل ولنگٹن سے شکست کھائی - مقید ہوکر جزیرہ ہلنا مین بھیجدیا گیا - سنہ ۱۷۶۹ء مین پیدا ہوا تھا اور سنہ ۱۸۲۱ء مین مرگیا +

کہ اِس اتنے بڑے شخص کی خودغرضی نے، فرانس کے ملک کو، بلکہ خود اوسکو، تباہ کردیا + اوسکے زندگی کے حالات نے، اِس بات کو ثابت کردیا کہ "وہ قوت جس سے کسی کو نفع نہ پہونچے، اور وہ علوم، جو نیکی سے معرّا ہون، نرے شیطان کے اوزار ہین" +

گرہینول شارپ - انگلستان مین، ایک بہت بڑے دلیر شخص ہو گذرے ہین، اِنکی کوششون اور جانفشانیون کا نتیجہ یہہ ہوا، کہ انگلستان سے، غلامی بالکل اوٹھہ گئی + بچپنے مین، وہ ایک کپڑا بُننے والے کے یہان کام کرتے تھے، پھر، ارڈ نینس آفس مین، کرانی مقرر ہوئے + جن دنون یہہ کرانی کا کام کرتے تھے، اور بہ ظاہر، تحصیل معاش ہی مین مشغول نظر آتے تھے، اوس زمانہ مین بھی، اگر کسی رفاہ خلایق کے کام کا سامنا آن پڑتا، تو ہرگز اوس سے مُنہہ نہ موڑتے + ایک مرتبہ اِنکی ملاقات، ایک مُوحّد عیسائی سے ہوئی، وہ تثلیث کے ابطال مین اِن سے مباحثہ کرنے لگا - باتین کرتے کرتے آخر وہ کہہ اوٹھا، "کہ انجیل مقدس یونانی زبان مین نازل ہوئی ہے اور تُم اوس زبان کو جانتے نہین، محض ترجمہ ہی ترجمہ پر تمہارا دار و مدار ہے، یہی

گرہنول شارپ - اِنکا حال تو اِسی کتاب مین اِسقدر بیان ہوگیا ہے کہ زاید لکھنے کی ضرورت معلوم نہین ہوتی - ۱۷۳۴ء مین پیدا ہوے تھے اور ۱۸۱۳ء مین مرگئے +

وجہ ہے کہ تم تثلیث کو مانتے ہو" اِس بات کے سنتے ہی، اِنکے دلمین یونانی زبان کے حاصل کرنیکا شوق بھڑک اوٹھا، چنانچہ تھوڑے ہی دنون مین انہون نے اوس زبان مین پوری لیاقت حاصل کرلی پھر ایک مرتبہ انکو ایک ایسا ہی معاملہ، ایک یہودی سے پیش آیا: اوسنے ان پر طعن کیا کہ تو بہت مقدس کی اصل زبان جو عبرانی ہے تم نہین جانتے + اوسکے اِس کہنے کا، اِنکے دلپر اتنا بڑا اثر ہوا، کہ انہون نے اوس زبان کو بھی کماحقہ حاصل کرلیا + غلامون کی حالت پر، جو اِنکو رحم آیا اور اِس قوم کے ساتھ انہون نے جو کچھہ کیا، اوسکا مفصل قصہ یون ہے، کہ انگلستان مین ایک حبشی غلام تھا، جو جنتھن اسٹرونگ نامی + اِس حبشی کو اوسکے مالک نے ایسی بیرحمی سے سزادی تھی، کہ وہ لنگڑا اور قریب قریب اندھا بھی ہوگیا تھا۔ جب اوسکے مالک نے دیکھا کہ اب یہہ غلام کسی کام کا نہین رہا، تو اوسے اپنے گھر سے نکال دیا۔ یہہ بیچارا غریب بیماریون اور مصیبتون مین چور گلیون مین بھیک مانگتا پھرتا تھا، ناگہان ایک مرتبہ شارپ صاحب کی نظر اوس پر جا پڑی، دیکھکر رحم آیا، اپنے بھائی ولیم کے پاس، (جو غریبون کا علاج کیا کرتے تھے) اوسکو معالجہ کے لئے لے آئے۔ یہان اوس شخص کی پوری حفاظت اور خبرگیری ہونے لگی، چنانچہ ولیم صاحب کے حسن تدبیر سے وہ بہت جلد چنگا ہوگیا، شارپ صاحب نے اوسکو ایک جگہہ نوکری بھی دلوا دی، اتفاقاً، ایک روز اوسکے مالک

سنے اوسکو دیکھکر پہچانا ‘ ۔ اچھا خاصہ صحیح وسالم پایا‘ پھر تو وہ بیرحم اوسکے گرفتاری کی فکر مین لگا۔ یہان تک کہ آخر اوس بیچارہ حبشی کو گرفتار کرایا‘ اور حوالات مین رکھوایا۔ اوس حبشی نے اپنے کو اس سخت مصیبت مین دیکھکر‘ اپنے قدیم محسن کو یاد کیا اور حوالات ہی سے مشارٌ الیہ صاحب کو ایک خط لکھہ بھیجا‘ ۔ صاحب‘ امتداد زمانہ اور کثرت اشغال کی سبب‘ اوس حبشی کا نام تک بھول گئے تھے‘ اپنے نوکر سے فرمایا‘ کہ تحقیقات تو کرو‘ کہ یہہ شخص خط لکھنے والا کون ہے + مشارٌ الیہ صاحب کا نوکر حوالات مین گیا اور وہان کے لوگون سے‘ اوس خط بھیجنے والے شخص کا نشان اور پتہ پوچھا‘ اون لوگون نے صاف انکار کیا‘ کہ میرے یہان اس پتے کا کوئی شخص گرفتار یا قید نہین ہے‘ تب تو صاحب کے دل مین ایک طرح کا شبہ پیدا ہوا انھو وہان گئے اور اوس بیچارہ حبشی کو دیکھکر‘ پہچانا‘ وہان سے لوٹتے وقت‘ حوالات کے مالک سے کہتے آئے کہ خبردار‘ جب تک مین لارڈ میور کے پاس درخواست نہ دے لون‘ کوئی شخص اس حبشی کو یہان سے لیجانے نہ پائے‘ چنانچہ صاحب نے‘ لارڈ میور کے یہان درخواست دی اور جن لوگون نے‘ بلا کسی جائز حق یا کسی سرکاری وارنٹ کے‘ اوس حبشی کو گرفتار کیا تھا‘ اون لوگون کے نام کا سمن‘ حاصل کیا ۔ جب مقدمہ پیش ہوا تو یہہ بات معلوم ہوئی‘ کہ پہلے مالک نے اس شخص کو بیچ ڈالا تھا‘ اور خریدنے والا یہہ دعوی کرتا ہے‘ کہ یہہ حبشی‘ میری ملک ہے‘ غرض چونکہ لارڈ میور صاحب کے اختیارات کو

حقیت کے قانون سے کچھہ تعلق نہ تھا' اِسلیئے اونہون نے اوس غلام کو چھوڑ دیا-
تب اوسکے ظالم مالک نے جج کی کچہری مین شارپ صاحب پر نالش کی-
دعویٰ یہہ تھا کہ شارپ صاحب نے میرا زرخرید مال مجھہ سے چھین لیا ہے +
اِس زمانہ (یعنی ۱۷۶۷ء) مین انگریزون کی آزادی صرف کتابون ہی
مین لکھی ہوئی تھی - اکثر آدمیون کو زبردستی پکڑ پکڑ کر ایسٹ انڈیا اور دوسرے
دوسرے جزائر مین بھیجدیا کرتے - حبشی غلامون کے خرید فروخت کا اشتہار
لندن اور لیورپول کے اخبارون مین صاف صاف چھپا کرتا؛ مثلاً اٹھارہوین
اپریل ۱۷۶۹ء کے اخبار مین یہہ لکھا ہوا تھا کہ گیبٹ اِن ہول برن مین
اِن وسکی نامی ایک اچھا مضبوط نیک چلن حبشی بکتا ہے + جو حبشی اپنے
ظالم مالک کے ظلم سے گھبرا کر بھاگ جاتا اوسکی گرفتاری کے اشتہار دیئے جاتے
کہ جو کوئی اوسکو گرفتار کریگا' اوسکو اتنا روپیہ انعام ملے گا + غرض غلامون کی خرید
فروخت بخوبی جاری تھی' کسی طرح کی روک ٹوک نہ تھی + ایسے تاریک اور
ظلم بھرے زمانہ مین' گرینول شارپ نے اِس کار خیر اور رفاہ عام خلایق
مین' اپنے کو ہمہ تن مصروف کر دیا + گرچہ یہہ شخص ایک ادنے کرانی تھا - اور
کسی طرح کا زور اور اختیار اسکو حاصل نہ تھا' تاہم' چونکہ اِسکا مزاج ہی استقلال
اور ہمت کا چشمہ تھا اور اِسکا مقصد ہی عمدہ ترین مقاصد تھا' اِسلیئے تھوڑے ہی
زمانہ مین' بخوبی کامیاب ہوا + اور انگلستان کے رعایا کی آزادی کو جو اوس

زمانہ تک صرف زبانی شیخی ہی شیخی تھی، یقینی کر دکھلایا، اوسکی مُستقل کوششون کا یہہ نتیجہ ہوا کہ اب سب لوگ مانتے، اور اِس بات کو اچھی طرح جانتے ہین کہ کوئی کسی کا غلام ہو انگلستان کی زمین پر قدم رکھتے ہی، آزاد ہو جاتا ہے + اور ایک اِسکے پہلے ۱۷۶۹ء کا زمانہ تھا جسمین سیکڑون پادری ایسے تھے جو بالیقین سمجھتے تھے کہ انگلستان مین آنے سے کوئی غلام کسی طرح آزاد نہین ہو سکتا + بالجملہ جب جونتھن اسٹرونگ حبشی کا مقدمہ جج کی کچہری مین دایر کیا جا چکا، تو شارپ صاحب نے وکیلون سے مدد چاہی + کُل وُکلا ایک سرے سے مخالف نظر آئے اور لوگون نے شارپ صاحب کو اِس امر سے بھی مطلع کیا، کہ لارڈ چیف جسٹس صاحب بھی تمھارے خلاف ہین + یہہ ایک ایسا سخت واقعہ ہے، جسمین انسان یقینی ہمت ہار دیتا ہے، لیکن شارپ صاحب، پہلے سے بھی زیادہ گرم جوشی کے ساتھ اپنے اِس نیک کام مین مشغول ہوئے + وہ خود لکھتے ہین کہ " اوسوقت کوئی قانون دان میرا مددگار نہ ہوا، ناچار مجھکو آپ ہی اپنی مدد کرنی پڑی + مجھے قانون سے اصلا واقفیت نہ تھی، ہان انجیل مین خدا کا قانون تو البتہ پڑھا تھا، لیکن دوسرا دنیاوی قانون، اوسکو مین اتنا بھی نہین جانتا تھا کہ یہہ کیا بلا ہے، مجبور کتب خانہ مین جاکر قانون کی کتابون کی فہرست دیکھنی شروع کی " —

شارپ صاحب دِن بھر تو، کرانی کا کام کیا کرتے اور صرف رات کو اور

صبح کے وقت قانون کی کتابین مطالعہ فرماتے - شارپ صاحب غلامون کو آزاد کرانے گیا چلے، کہ کامون کی کثرت سے، خود غلام بن گئے + چنانچہ خود اونہون نے اپنے ایک دوست کو خط لکھا تھا کہ "بھائی سچ پوچھو تو مین اچھی طرح خط نہین لکھ سکتا - سوا اوٹھنے کے بعد جتنا وقت ہاتھ لگتا ہے اوسکو مین قانون کی کتابون کے پڑھنے مین صرف کرتا ہون + یہہ قانون کا کام ایسا ہے، جسمین ذراسی سستی سے، کیا سے کیا ہوجانا ممکن ہے + اتوار کے دن بھی، مین قانون یاد کرتا ہون - چونکہ یہہ کام، محض للّٰہ ہے اور اسمین میرا کوئی ذاتی نفع نہین ہے، اسلیئے اسکو اتوار کے دن بھی کرنے مین، کچھہ مضائقہ نہین ہے" -

شارپ صاحب نے دو برس تک شخصی آزادی کے قانون کو خوب جی لگاکر پڑھا + پارلیمنٹ کی بحثون اور عدالتون کے فیصلون کو بھی جمع کرنا شروع کیا + اوس زمانہ پر، یہہ شکایت ضرور ہمیشہ رہیگی، کہ ایسے بڑے اور مفید عام کام مین شارپ صاحب کا کوئی مددگار بلکہ صلاح کار تک نہین + صاحب کی محنت اور تحقیقات نے، صرف انہین کو خوش نہین کیا، بلکہ قانون دانون کو سخت حیرت مین ڈالا - شارپ صاحب لکھتے ہین کہ "خدا کا شکر ہے، کہ انگلستان کے کسی قانون کسی فیصلہ سے، کوئی ایسی بات ثابت نہین ہوتی، کہ جس سے کسی کا غلام بنانا جایز ٹھہرے" + شارپ صاحب پر یہہ بات بخوبی ثابت ہوگئی تھی، کہ انگلستان مین غلامی ہرگز رہ نہین سکتی + صاحب موصوف

سنے ایک رسالہ بنام "انگلستان مین غلامی جایز رکھنے کا ظلم" تصنیف کیا
اور ۱۷۶۹ء مین اوسکو چھپوا کر تمام مشتہر کیا + جب جانتھن اسٹرونگ
کے مالک سنے دیکھا کہ بے ڈھب آدمی کا سامنا ہے، تو تصفیہ کا خواستگار ہوا'
صاحب سنے انکار کیا، بالآخر مدعی کو، مقدمہ سے دست بردار ہونیکے لیے،
سہ گونہ خرچہ دینا پڑا +

شارپ صاحب جہان کہین سُنتے کہ کوئی شخص ظلم سے پکڑا گیا ہے، وہان
فوراً پہونچتے اور اوسکی رہائی کے باعث ہوتے + بار بیڈوز کے
تاجرون سنے ایک حبشی، ہیلڈس نامی، کی بیوی کو، زبردستی گرفتار
کرکے، اپنے ملک بھیجدیا تھا شارپ صاحب سنے اپنی طرف سے اون پر
مقدمہ چلایا اور اوسکی بیوی کو انگلستان واپس منگاکر آزاد کرا ہی چھوڑا +
ایک حبشی لوئلیس نامی رات کے وقت کہین اکیلا چلا جاتا تھا کہ دو
آدمیون سنے اوسکو زبردستی پکڑکر جہاز پر جمیکا روانہ کردیا + ان دو
آدمیون کا ارادہ تھا کہ اِسکو جمیکا لے جاکر بیچڈالیئے + جس جگہہ یہہ
واقعہ ہوا تھا، وہان ایک عورت، بی بی بنکس نامی رہتی تھی،
اوسنے اوس بیچارے حبشی کا رونا چلانا سُنکر، شارپ صاحب کو
(جو اوس زمانہ مین حبشیون کے دوست مشہور تھے) اِس حال سے
مطلع کیا۔ صاحب فوراً اوس جگہہ گئے، معلوم ہوا کہ وہ جہاز، جسمین

وہ قیدی تھا، کھل گیا۔ مجبور، صاحب نے جہاز کے روکنے کے لئے، فوراً پروانہ حاصل کیا: بالآخر جب وہ حبشی لنڈن واپس لایا جاچکا، تو شارپ صاحب نے اون ظالم تاجرون کے نام کا وارنٹ حاصل کیا + جیسی ہمت اور چُستی کہ شارپ صاحب نے اس کام مین کی، ویسی دوسرون سے ہونی مشکل ہے: لیکن واہ رے صاحب کی اولوالعزمی کہ ایسی چستی پر بھی اپنی سُستی کے قائل ہین! + غرض مقدمہ دایر ہوا اور جج صاحب نے ظالم کو چھوڑ دیا + اِس زمانہ تک انگلستان مین حبشیون کی آزادی ایک تصفیہ طلب بات تھی؛ لیکن شارپ صاحب اپنے کام پر ویسے ہی مستعد اور اور قایم تھے سیکڑون حبشیون کو ظلم اور تعدی سے بچاتے رہے، آخرش جیمس سمرسٹ کے مقدمہ نے انگلستان کی آزادی کا پور التصفیہ کردیا! اِس مقدمہ سے، انگلستان کی آزادی مکمّل اور بے خلش ہوگئی + اِسکا قصّہ اِسطرح ہے کہ ایک حبشی سمرسٹ نامی کو ایک تاجر نے، انگلستان پکڑ لایا تھا، یہان جب اوسنے دیکھا کہ اِس ضعیف اور ناتوان سے میرا کوئی کام نہین نکل سکتا، تو مجبور ہوکر اوسے چھوڑ دیا، چند دنون کے بعد، جب اوسنے اوس حبشی کو صحیح اور توانا پایا، تو لالچ نے اوسے آگھیرا، اور اوسکی گرفتاری کی فکر مین ہوا، شارپ صاحب، حسب دستور اوس حبشی کے طرفدار ہوگئے، مقدمہ دائر کیا گیا، لارڈ میننس فیلڈ نے یہہ فرمایا کہ "یہہ ایک جمہوری حق کا

مقدمہ ہے، اِسمین کل ججون کی راے لینی ضرور ہے + اِسوقت شارپ صاحب نے دیکھا کہ مجھکو ایک بہت سخت مقابلہ کرنا ہے۔ اسوقت مجھے اپنی پوری کوشش اور قوت کا استعمال کرنا ضرور ہے ؛ لیکن خیریت یہہ گذری کہ، خدا کے فضل سے کئی اچھے قانون دان اسوقت صاحب کی طرف ہو گئے ؛ غرض مقدمہ پیش ہوا، اور اِس بات پر بحث شروع ہوئی کہ "کیا ہر شخص انگلستان مین آزاد ہے ؟" اِس جگہہ اون سب بحثون کا بیان کرنا فضول ہے + غرض خوب خوب بحثین ہوئین ؛ بالآخر لارڈ مینس فیلڈ نے یہہ فیصلہ کیا کہ "بیشک یہہ بات ہر طرح ثابت ہو گئی، کہ انگلستان مین کوئی غلام نہین رہ سکتا، اِسلیئے سمرسٹ رہا کیا گیا" + اِس فیصلہ کی مدد سے، شارپ صاحب نے انگلستان سے غلامی کو نیست و نابود کر دیا ؛ اور اب اسوقت سے انگریزون کا، یہہ فخریہ دعوی، کہ "کوئی غلام جس وقت انگلستان کی مبارک زمین پر قدم رکھتا ہے، فوراً اوسی وقت، اوسے آزادی کا خلعت عطا ہوتا ہے"۔ بیشک بہت سچا ہو گیا + سبحان اللہ اِس دنیا مین کیسے کیسے خدا کے نیک بندے پیدا ہوئے ہین ! انہین کی بدولت، انگریزون نے یہہ اعزاز حاصل کیا۔ انہین کی، جوش دلانے والی، کوششون کا یہہ نتیجہ ہوا، کہ آجکل اہل انگلستان، تہذیب اور شائستگی مین بے مثل گنے جانے لگے +

گرینول شارپ صاحب نے، اور کون کون عمدہ کام کئے،

اسکی تفصیل بہت طول ہے + انہون نے ایک جزیرہ سیرہ لیون نامی
اون حبشیون سے بسایا جو جابجا غلامی کے ظلم سے ستائے جاتے اور بھاگ کر
اس جزیرہ مین آتے + اسوقت انگلستان سے انگریز، دوسرے ملک یا جزیرہ
کا کام کرنے کے لئے، زبردستی جہاز پر سوار کراکے روانہ کئے جاتے اور بیچارے
غریب، مظلوم بے قصور، جلاوطن اور غریب دیار ہوتے تھے + مشارٌالیہ
صاحب نے اس ظلم کے دفعیہ مین بھی، کوشش کرنی چاہی، مگر † ڈاکٹر
جانسن انگلستان کا نامی منشی، انکے خلاف مین اوٹھ کھڑا ہوا اور ایسی
پُرزور تحریر لکھی، کہ جسکا جواب دینا مشکل تھا، خود مشارٌالیہ صاحب
راقم ہین کہ "بڑے بڑے الفاظ اور باریک باریک دلیلین، میرے مقصد کو کبھی
آزار نہین پہونچا سکتین۔ ایسی تقریرین میرے مضبوط دل کو، ہلا نہین
سکتین، اگرچہ مجھے اون دلیلون کے جواب دینے کی لیاقت نہین، لیکن
پھر بھی میرا دل اون دلیلون کو ہرگز نہین مانتا" + جب انگلستان اور
امریکا مین لڑائی پھیلی تو گرینول مشارٌالیہ گورمنٹ انگلستان کو برا سمجھکر
اپنے عہدہ سے دست بردار ہو گئے۔ وہ لکھتے ہین کہ "گرچہ اٹھارہ برس سے

† جانسن انگلستان کا ایک بہت بڑا منشی تھا اسکی تصانیف مشہور اور معروف ہین
۱۷۰۹ء مین پیدا ہوا تھا اور لندن مین ۱۷۸۴ء مین مرگیا +

نوکری کرتے کرتے، مجھے اپنے عہدہ کا کام کرنے مین بہت بڑا ملکہ ہوگیا ہے اور میری اوقات بسری بھی بہ ظاہر اسی نوکری پر منحصر ہے، لیکن جو گورنمنٹ، کہ اپنی ایک نیک اور بے گناہ رعایا، کا خون کر رہی ہے، اوسکی نوکری کرنی، مین اپنی عزت اور دیانت کے خلاف سمجھتا ہون" + صاحب موصوف نے بہتیری سوسائٹیان بھی قائم کین اور ایک بہت بڑی سوسائٹی، غلامون کی آزادی کے لئے بھی، قایم کی + اس زمانہ مین بہتیرے اچھے اور نامی لوگ، انکے معین ہوگئے تھے + اور وہ خواہش، جو پہلے صرف ایک انہی کے دلمین تھی، اب عام باشندگان انگلستان کے دلون مین، پھیل گئی تھی + کلارکسن† ولبرفورس‡ برُوہم§ بکسٹن|| جیسے لوگ، انکے دوست اور

† کلارکسن انگلستان کے ایک بہت بڑے بہی خواہ گذرے ہین ابطال غلامی مین یہہ بہی ساعی تھے سنہ ۱۷۶۰ء مین پیدا ہوے تھے اور سنہ ۱۸۴۶ء مین مرگئے +

‡ ولبرفورس انگلستان کے تاجر کا لڑکا تھا۔ یہہ شخص بہی انگلستان کے ایک بہت بڑے بہی خواہون مین گذرا ہے۔ ابطال غلامی مین یہہ بہی شریک تھا۔ سنہ ۱۷۵۹ء مین پیدا ہوا تھا اور سنہ ۱۸۳۳ء مین مرگیا +

§ بروہم ملک اسکاٹلینڈ کا ایک معزز شخص تھا۔ لیاقت علمی اسکی مشہور ہے۔ فصاحت بھی اسکی ضرب المثل تھی، پارلیمنٹ کا ممبر بھی تھا۔ کئی عہدہائے جلیلہ پر ممتاز رہا شہر اڈنبرا مین سنہ ۱۷۷۸ء مین پیدا ہوا سنہ ۱۸۶۸ء مین مرگیا +

|| بکسٹن۔ دیکھو حاشیہ صفحہ ۲۷ +

مددگار تھے: اِن نیک بندگان خدا کی کوششون کا نتیجہ یہہ ہوا کہ سارے قلمرو انگلستان اور سلطنت برطانیہ سے غلامی مفقود اور معدوم ہوگیئ +

اِن مُعینون مین سے، بکسٹن صاحب کی سوانح عمری، غور کرنے کے قابل ہے - جب اِنکے والد نے قضا کی تھی، تو یہہ ایک ننھے سے بچّے تھے + لیکن خدا کے فضل سے اِنکی مان ایک نہایت ہی عاقلہ عورت تھین - اِن کی کوشش ہمیشہ یہی رہتی، کہ یہہ لڑکا بُرائیون سے بچا رہے اور قوتِ فیصلہ، خود اوسیکی دل مین پیدا ہو + اِسکا فیصلہ اور تصفیہ وہ خود ہی کرلے کہ، مجھے اِس جہان مین کیا کرنا چاہیئے + جب کبھی کوئی پڑوسی اِن سے کہتا "کہ بی بی تمہارا لڑکا بہت ہی خودراے ہے، جو اِسکے دلمین آتا ہے وہی کرتا ہے، کسیکی نہین سنتا" تو وہ جواب دیتین کہ کُچھ مضائقہ نہین، ابھی وہ خودراے ہے، لیکن آخر آپ دیکھیئے گا، کہ اِسکا نتیجہ اچھا ہی نکلے گا + بکسٹن صاحب نے اِسکول مین کُچھ بھی نہین سیکھا - یہہ اپنے اِسکول مین نہایت ہی کاہل اور نرے بیوقوف تصور کیئے جاتے تھے + ماسٹر جو کُچھ اونھین لکھنے کہتا، یہہ اوسے، دوسرے لڑکون سے لکھوالاتے اور خود کھیلا کرتے - پندرہ برس کے سِن مین، یہہ اپنے گھر آئے - قد مین بہت لانبے چوڑے کسی مصرف کے نہین - کشتی کھیلنا - شکار کرنا - گھوڑے پر چڑھنا - کھیتون مین دوڑتا پھرتا - یا ایک آوارہ شکاری آدمی کے ساتھ دِن کاٹنا - بس یہی اِنکا مشغلہ

اور یہی اِنکا کام تھا + یہہ شکاری، پڑھا لکھا تو نہ تھا، لیکن بہت نیک دِل تھا + اِس زمانہ مین جب کہ بکسٹن صاحب کی عادتین پختہ ہونے ہی کو تھین، کہ اتفاقاً گرِنی خاندان کے آدمیون سے، اِنکی ملاقات ہوگئی۔ یہہ لوگ نہایت ہی مہذب، نیک اور خیر خواہ خلایق تھے + بکسٹن صاحب لکھتے ہین کہ "اِس نیک خاندان کے آدمیون کی ملاقات نے میری زندگی کی کثافت اور زنگ کو جلا دیا، بلکہ اوسپر جلا کر دی" + اونلوگون نے، انھین محنت اور تحصیل علوم کا شوق دلایا، بالآخر بکسٹن صاحب نے، ڈبلن یونیورسٹی مین پڑھنا شروع کیا اور جب اپنے امتحان مین کامیاب ہوکر اور یونیورسٹی کا خطاب حاصل کرکے گھر لوٹے، تو اسی گرنی خاندان کی ایک لڑکی سے شادی کی اور کرانی کا کام کرنے لگے + یہہ ایسا، جرائت اور ہمت والا آدمی تھا کہ کبھی کسی کام مین بے دل نہین ہوتا + وہی لڑکپن کی خودرائی، اب اِنکی نیک چلنی اور دلیری کا ایک جزو اعظم ہوگئی + اون کا قد چھہ فیٹ چار انچ لانبا تھا، اسی لئے اِنکے دوست ہنسی سے اِنکو بکسٹن ہاتھی کہا کرتے + یہہ شخص جس کام پر پڑتا، اوسکو کر ہی چھوڑتا + ایک تجارت کے کارخانہ مین یہہ شریک اور مینیجر مقرر ہوئے، انہون نے اِس بڑے کارخانہ کو ایسی عمدگی اور خوش انتظامی سے پھیلایا، کہ اوس کارخانہ مین جان آگئی + اِنکی بے مثل تدبیرون کا اثر، اوس کارخانہ کے ہر رگ و ریشہ

مین تر گیا + اِسکے علاوہ، انہون نے قانون کی بہتیری کتابین پڑہین +
کتابون کے پڑھنے کے بارے مین، اِنکی یہہ نصیحت ہے کہ "جب کسی
کتاب کو شروع کرو، تو ضرور اوسکو ختم بھی کرو اور کبھی کوئی کتاب ختم نہین ہوسکتی،
جب تک اوسکے مضامین، تمہارے اپنے نہ ہو جاوین - کسی کتاب کے
ہر صفحون کو دیکھ جانا، بس یہی اوس کا ختم کرنا نہین ہے، بلکہ اوس کتاب کا
پورے طور سے مالک ہو جانا، اوسکے ہر مضمون، ہر باریکیون کا اپنے قبضہ مین
آجانا، بس یہہ بیشک اوس کتاب کا ختم ہونا کہا جا سکتا ہے + جب کسی کتاب کو
پڑہو، تو پورے دل اور پورے دماغ سے پڑہو" + بکسٹن صاحب جب
بتیس ۳۲ برس کے ہوئے، تو پارلیمنٹ مین داخل ہوئے اور غلامون کی آزادی
مین بہت کچھ زور مارا + ارلہم خاندان کی ایک عورت سے اِنکی
ملاقات ہوگئی تھی، اوس عورت کا نام "پرسِس سیلا" تھا، یہہ عورت
بہت ہی ذہین، اور اوصافِ حمیدہ اور خصایلِ پسندیدہ سے آراستہ تھی،
سنہ ۲۱ء مین اوسنے قضا کی، مرتے وقت، اوسنے کئی بار بکسٹن صاحب کو
اپنے پاس بلایا اور اِنکو بہت تاکید سے کہا کہ "بھائی دیکھنا غلامون کی آزادی
کا بڑا خیال رکھنا" + بکسٹن، اِس عورت کی وصیت کو کبھی نہ بھولے،
بلکہ اوسکی یادگاری کے لئے، اپنی ایک لڑکی کا نام "پرسس سیلا" رکھا +
اوس نیک بخت مرحومہ عورت کی نیک نیتی کی تاثیر دیکھئے، کہ جس دن

(یعنے ۱۸۳۴ء مین) یہہ لڑکی بیاہ کر اپنی سُسرال گئی، اتفاق سے اوسی دن، قلمرو برطانیہ سے سارے غلام آزاد ہو گئے! چنانچہ بکسسٹن صاحب نے اپنے ایک دوست کو خط لکھا تھا کہ "بھائی دُلھن ابھی اپنی سُسرال رخصت ہوئی ہے اور سب باتین خدا کی مہربانی سے بہت اچھی طرح پر طے ہو گئین + اب آج ایک غلام بھی قلمرو برطانیہ مین نہین رہا"+

بکسسٹن صاحب کوئی بڑے ذہین آدمی نہ تھے اور نہ کچھ ایسے بڑے عالم اور نہ کسی امر کے مُوجِد ہی تھے، لیکن صرف ایک بڑے کوشش کرنے والے سچے مستعد اور دلیر آدمی تھے + چنانچہ اپنے چال چلن کا حال، انہون نے خود لکھا ہے اور بیشک وہ اِس قابل ہے کہ اوسکو ہر جوان آدمی، اپنے دِل پر نقشِ کالحجر کر لے + "جیون جیون میری عمر بڑھتی جاتی ہے، مجھے اِس بات کا زیادہ تر یقین ہوتا جاتا ہے کہ کمزور اور دلیر - بڑے اور چھوٹے - انسان مین امتیاز اور فرق، صرف دلیری اور مضبوط ارادون ہی سے ہے + جب کوئی شخص کسی کام کے کرنے پر مستعد ہو، تو اوسکو چاہئے کہ ضرور پہلے ہی سمجھ رکھے کہ بس اب موت ہے یا فتح - اور پھر درمیان مین اوس کام کو ہرگز ہرگز چھوڑ نہ دے - "یا تن رسد بہ جانان یا جان ز تن بر آید - بس یہی ایک ایسی قوت، ہر انسان مین دی گئی ہے، جسکے ذریعہ سے، وہ دنیا بھر کے کام ضرور کر سکتا ہے، ورنہ یہہ دو پاؤن کا جانور کیسا ہی ذہین اور کیسی ہی عُمدہ حالت

اور یہ عمدہ موقع مین کیون نہو، ہرگز ہرگز انسان نہین بن سکتا +

تمام شد

تیسرا باب

محنت اور استقلال

گرد تو مردی محنتے کن پایدار	گوییت لفظے خدارا گوش دار
محنتِ روزینہ باطیبِ نفس	شرم اگر داری بیاموز از مگس

اِس زندگی مین بہت بڑے بڑے کام، آسان ذریعون اور اوسط درجہ کی لیاقت ہی سے، ہوتے ہین + روز مرّہ کی ضرورتین، فکر اور فرایض، ایسے ہین کہ اگر انسان اون پر غور کرے، تو بہت اچھا تجربہ حاصل کرسکتا ہے + اگر ترقی کو ایک راہ تصوّر کرین، تو یہہ راہ، بعض نیکیون کی قدیم سڑک پر، بنی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ وہ نیکیان کیا ہین؟ وہی محنت ۔ سچائی ۔ استقلال اور دیانتداری + ۔

لوگ، دولت کو اندھی کہکر بدنام کرتے ہین، لیکن سچ پوچھو، تو دولت

اوتنی اندھی نہین ہے، جتنے اندھے، آدمی ہین + اگر انسان کے عملی حصّہ پر غور کیا جاوے، تو یہہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ دولت، محنتیون ہی کی طرف دار ہے؛ ہوا اور موج، اچھے جہاز رانون ہی کی بہی خواہ ہے + صحیح کوشش اور کامیابی، ایک ساتھ چلتی ہے + وہ چیزین، جو کامیابی کے لئے لازم وملزوم ہین، وہ بہت عجیب وغریب نہین ہین - اونہین، ہم دو لفظون مین کہے دیتے ہین - وہ، عام عقل اور مستقل محنت ہے + ذہانت، اوسکے لیے کوئی ضروری لازمہ نہین ہے - اعلےٰ درجہ کے ذہین بھی چونکہ محنتی تھے، اِسلئے اِس درجہ پر پہونچے - بہتیرے عُقَلا، اِس بات کے قابل ہی نہین ہین، کہ ذہانت اور منجھی ہوئی عام عقل مین، کچھ فرق بھی ہے + چنانچہ † جان فاسٹر صاحب لکھتے ہین کہ "ذہانت، بس یہی فطرتی نور کو روشن رکھنے کا نام ہے"+ بفن صاحب ‡ کی رائے مین، ذہانت اور صبر (یعنی مشکلون کی برداشت کی قوت)

---

† جان فاسٹر- شہر ہلیفکس مین (جو انگلستان کے صوبہ یارکشایر مین واقع ہے) پیدا ہوا تھا + اِسکی عبارت بہت عمدہ اور خیالات اعلیٰ تھے + اسکی تصنیف کی ہوئی کتاب کا نام ڈسیشن اوف کریکٹر "قوتِ فیصلہ" ہے + ۱۷۷۰ء مین پیدا ہوا اور ۱۸۴۳ء مین مر گیا +

‡ بفن صاحب- شہر برگنڈی مین پیدا ہوا تھا- علم طبعی مین اِسنے بڑی لیاقت حاصل کی تھی- ۱۷۰۷ء مین پیدا ہوا اور ۱۷۸۸ء مین مر گیا +

دو چیز ہی نہین +

انگلستان کے کل علمار، آج اِس بات پر مُتّفِق ہین، کہ نیو ٹن، ذہانت مین اپنے وقت کا یکتا تھا - اوسوقت، کوئی اوسکا ثانی نہ تھا، لیکن جب اوس سے بھی لوگون نے ایک بار پوچھا کہ "آپ نے، اتنی نئی باتین کیونکر نکالین" تو اوسنے بھی یہی جواب دیا "کہ چونکہ مین برابر سوچتا رہا" + ایک بار لوگون نے اوس سے سوال کیا "کہ آپ پڑھتے کس طرح ہین"؟ - جواب دیا - کہ "مجھے جب کسی مضمون کو سمجھنا اور دریافت کرنا ہوتا ہے، تو اوس مضمون کو دل کی نظر کے سامنے رکھے رہتا ہون اور اِس بات کا منتظِر رہتا ہون کہ، حق کی روشنی جلوہ گر ہو، چنانچہ تھوڑی دیر بعد، مَطلع صاف ہوجاتا ہے اور پوری بات سمجھ مین آجاتی ہے" + نیوٹن پر کیا منحصر ہے، جتنے کاملین تھے، سبھی محنتی تھے + نیوٹن کا تو یہہ حال تھا، کہ جب ایک کام کرتے کرتے تھک جاتا، تو دوسرے کام مین ہاتھ لگا دیتا اور کہتا کہ، "مین اسی کو تفریح سمجھتا ہون" + محنتیون نے، دُنیا مین ایسے ایسے نمایان کام کئے، کہ بعض حکمار تو اِس شبہہ مین آگئے کہ، آیا ذہانت سے بھی، کوئی نفع ہے یا نہین؟ + بعض کی

نیوٹن - ملک انگلستان کا مشہور اور بڑا نامی حکیم جسکی معلومات اور ایجاد کئے ہوئے مسئلون پر، کل انگریزون کو ناز ہے - ۱۶۴۲ء مین پیدا ہوا اور ۱۷۲۷ء مین مرگیا +

رائے تو یہان تک گئی کہ" ہر شخص شاعر - مُقرّر - اور مُصور ہو سکتا ہے -
مسٹر جے - پی - بِڈر صاحب، انگلستان کے ایک بڑے
نامی اِنجنیر" گذرے ہین - انکی، زبانی حساب بنانے کی لیاقت، بہت مشہور
ہے + صاحب موصوف، اپنی ترقی کی وجہہ، یون بیان فرماتے ہین کہ" مین نے
جو خوب غور کیا اور اپنے دِل و دماغ کو دوسرون کے دل و دماغ سے تولا، تو دونون
مین کوئی تفرقہ نہین پایا - اگر کچھہ تفرقہ کہا جا سکتا ہے، تو بس اتنا ہی ہے، کہ
مین نے، چونکہ زبانی حساب بنانے مین، کچھہ زیادہ محنت کی تھی، اسِ وجہہ سے، دوسرون
سے ذرا جلد، حساب بنا لیتا ہون + بِڈر صاحب کا باپ مستری تھا اِسکے
بھائی نے، بچپن مین، اِنکو سَو تک گننا سکھلا دیا تھا - یہہ، چلنے مین، برابر
سَو تک گنا کرتے - عدَدون سے، گویا انہین ایک قسم کی موانست ہو گئی
تھی - چند دنون کے بعد، انہون نے، چند دانون کو جمع کر کے، آپ سے آپ
پہاڑا یاد کرنا شروع کیا - چنانچہ اسی طرح سے، دس تک کا پہاڑا انہون نے
اچھی طرح یاد کر لیا + اِنکے گھر کے پاس، ایک لوہار رہتا تھا - یہہ، اوسکے یہان
اکثر جا کر بیٹھا کرتے! ایکبار، کسی نے پوچھا کہ" نو نوا کتنا ؟" صاحب نے
فوراً جواب دیا" اکاسی" + پھر تو لوگون نے، اِن سے چھوٹے چھوٹے کئی سوالات
کئے اور سب کا ٹھیک جواب پا کر، سب حیرت مین آ گئے + پھر تو اِسکا
تذکرہ پھیلا + اب تو ہر شخص، اِن سے سوال پوچھتا ہے اور خوش ہو کر، ایک پیسا

بطور انعام دیتا ہے + انعام اور تعریف نے صاحب کے دل کو، حساب کیطرف اور بھی متوجہ کیا - پھر تو انہون نے، ہزار تک کا پہاڑا اسیکھا اور اوسکے بعد کروڑ تک کا پہاڑا یاد کیا + اب تو اس لڑکے کی ایسی شہرت ہوئی، کہ اسکے حالات اخبارون مین چھپنے لگے اور لوگون نے اوسکی تصویرین کھینچ لین + تھوڑے دنون کے بعد یہہ کرانی کے کام پر نوکر ہوئے اور اوسکے بعد انجنیر کا کام کرنے لگے + اور بڑی شہرت حاصل کی + ایک دفعہ بڈر صاحب نے، ایک کمیٹی مین، اسپیچ دیتے وقت کہا کہ "مین نے برسون، زبانی حساب سیکھنے اور یاد رکھنے کی، کوشش کی تھی - اس سے روزمرہ کے کامون مین بھی مجھے فایدہ ہوا اور لوگ، میری طرف، متوجہ بھی ہوئے، اور اوسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ، مین ایک عام مزدور کی حالت سے ترقی پاکر، اس حالت کو پہونچا کہ آج اس انجمن کا میر انجمن ہون اور آپ لوگون کے سامنے اسپیچ دے رہا ہون +† ڈالٹن صاحب، جو علم کیمیا مین اپنا ثانی نہین رکھتے ہین، اپنی ذہانت کی وجہہ صرف، محنت اور عمدہ باتون کا جمع کرنا بتلاتے ہین +

---

† ڈالٹن - انگلستان کا مشہور حکیم - بہت ہی غریب آدمی تھا - لیکن محنت اور کوشش سے، بڑی ترقی حاصل کی - اسکے تصانیف، علم کیمیا مین مشہور ہین - اس نے ال - ال - ڈی کا خطاب حاصل کیا تھا - ۱۷۶۶ء مین پیدا ہوا اور ۱۸۴۴ء مین مرگیا +

جان ہنٹر صاحب لکھتے ہین کہ "میرے دل کی مثال، شہد کی مکھی کے چھتے کی سی ہے - دُور سے، تو اوجڑا ہوا، پریشان معلوم ہوتا ہے، لیکن جب غور کر کے دیکھو تو انتظام اور سلسلہ سے ہرگز خالی نہین + اوسمین، شہد کی سی عمدہ اور سود مند باتین، دور دور سے لا کر، بھری گئی ہین" + اگر کُل بڑے بڑے عالمون مُوجِدون - ہنرمندون کی سوانح عمری پر غور کرین، تو یہہ بات، بیشک بہت صحیح معلوم ہوتی ہے، کہ اون لوگون کی کامیابی، محض محنت کی بدولت تھی + اون لوگون نے محنت سے، ہر چیز کو سونا بنا ڈالا، یہان تک کہ وقت کو بھی + ڈِزریلی صاحب کی رائے ہے، کہ ترقی، کامون کے پورا اور پختہ کرنے پر منحصر ہے + لیکن، کیا یہہ کامون کا پورا اور پختہ ہونا محنت کے بغیر ممکن ہے؟ ہرگز نہین +

جن آدمیون نے، اِس دنیا مین، ایک ہل چل ڈالدی ہے، وہ اِتنے ذہین نہ تھے، جتنے، مُتحمِل - صابر - بے خوف اور محنتی تھے + ملک اطالیہ کی ایک ضرب المثل ہے، کہ جو شخص آہستہ آہستہ، ٹھہر ٹھہر کر، چلتا ہے، وہ بہت دور تک چل سکتا ہے ~ سمندِ باد پا از تنگ فرو ماند + شتربان ہمچنان آہستہ می راند اگر ہم لوگون کو، محنت کی عادت پڑ جائے، تو سب کام، آپ سے آپ آسان ہو جاوین + سَر رابرٹ پیل نے، جو انگلستان کے پارلیمنٹ

ڈزریلی اور سر روبرٹ پیل کا حال صفحہ ۱۶۷ امین دیکھو +

مین اسقدر شہرت حاصل کی، کیا وہ ذہانت کی وجہہ سے ہوئی؟ ہرگز نہین۔ بلکہ محض محنت کی وجہہ سے، ب؎ اسپِ لاغر میان بکار آید + روز میدان نہ گاو پرواری۔ (سعدی) + صاحب موصوف، جب بہت چھوٹے سے بچّے تھے تو اونکے باپ کی یہہ عادت تھی، کہ اونکو میز پر بٹھا دیتے اور اونہین، زبانی تقریر کرنی، سکھلاتے۔ پہلے تو، اِنکی بہت تھوڑی سی ترقی ہوئی، لیکن رفتہ رفتہ یہہ نوبت پہونچی، کہ یہہ پورا وعظ یا اسپیچ بے تکلّف کہتے + جب پارلیمنٹ مین مین، لوگ سر ابرٹ پیل صاحب کو اسپیچون کا جواب دیتے ہوئے دیکھتے تو تعجب کرتے۔ لیکن صاحب موصوف کو یہہ لیاقت کچھ یکایک نہین ہو گئی تھی۔ بلکہ بچپن کی لگی ہوئی عادت تھی +

سِتار بجانا، کیسا آسان کام معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اوسمین تھوڑا کمال بھی حاصل کرنے کے لئے کتنی محنت درکار ہے! ایک نوجوان نے، گیارڈنی صاحب سے پوچھا کہ "کتنے زمانہ کے بعد، مین آپ کی طرح سِتار بجانے لگونگا؟"۔ صاحب نے جواب دیا کہ "اگر بارہ گھنٹے روزانہ کے حساب سے چوبیس ۲۴ برس تک لگاتار محنت کرو"۔

ترقی کی چال، بہت سُست ہے + بڑے نتیجے، بہت جلد ظہور مین نہین آتے۔ اِنسان کو ایک ایک قدم کرکے چلنا پڑتا ہے + ڈی مِسنِٹیر صاحب کہتے ہین کہ انتظار کھینچنے کی عادت ڈالنی، کامیابی کے بھید سے واقف

ہوجاتا ہے + وقت اور صبر کے ذریعہ سے توت کی پتیان بھی ساٹن بن جاتی ہین +

ہروقت بشاش رہنا - کام کو خوشی سے کرنا + بہت ہی ضروری شے ہے +
ایک بڑے شخص کا قول ہے کہ " ہمیشہ بشاش اور خوش رہنا - دینی کمالات کے دس حصون مین سے، نو حصے حاصل کرلینا ہے " + † سڈنی اِسمتہ صاحب شہر یارک شائر مین، پادری کا کام کرتے تھے - اور یہہ کام، اونکی طبیعت کے بالکل خلاف تھا + ایک دِن، اونکے ایک دوست نے اون سے پوچھا کہ " اِس کام مین آپ کا جی لگتا ہے یا نہیں ؟ - " اِنہون نے جواب دیا کہ " بھائی ! مین نے اپنے دِل مین یہہ ٹھان لیا ہے، کہ اِس عہدہ کو پسند کرونگا اور اِس سے راضی ہوجاؤنگا - مین، اِسکو محض نامردی اور بزدلی سمجھتا ہون، کہ تمام شکایت کرتا پھرون، کہ مجھ پر ظلم ہوا ہے اور مین نہایت پریشان ہون " +

وہ اشخاص، جنکی ذات سے لوگون کو نفع پہونچا ہے، اکثر، بلایقین نفع اور کامیابی کے، زمانہ دراز تک کام کرتے رہے ہین - کوئی، اونکا حامی

---

† سڈنی اِسمتہ صاحب - انگلستان کا مشہور پادری اور نامی مصنف تھا - اِسکی تحریرین بہت پُرزور ہین - ایک زمانہ تک، اِسنے ایک رسالہ کی اڈیٹری بھی کی تھی + شہر اِسکس مین، ۱۷۷۱ع مین پیدا ہوا تھا اور لندن مین ۱۸۴۵ع مین مرگیا +

اور مددگار نہ ہوا - جس تخم کو اونہون سنے بویا تھا، وہ برف کے نیچے دبا رہا،
اور اکثر یہہ بھی ہوا ہے، کہ اوسکے موسم بہار کے قبل ہی، اوسکا کسان، قبر
مین جاکر سو رہا + †آدم اِسمِتہ صاحب نے "تمدّن اور معاشرت مین"
جو کتابین لکھی تھین، اونکو اونکے زمانہ مین کسی نے دیکھا تک نہین - ستّر
برس تک، وہ کتابین جیون کی تیون پڑی رہین - اوسکے بعد، لوگ اوس سے
فی الجملہ، نفع اوٹھانے لگے - چنانچہ اِس اونیسوین صدی مین بھی، اون کتابون
کی قدر جیسی چاہیئے، نہ ہوئی اور جو حق اون کتابون سے نفع پانے کا
ہے، لوگون نے نہین پایا +

مایوس اور نا امید ہو جانا - ایک ایسی بلا ہے، کہ خدا، اِس سے ہر انسان کو اپنے
پناہ مین رکھے - ! اِس سے، بھلا چنگا انسان، مٹّی مین مل جاتا ہے -
اُمیدون کی مثال، آفتاب کی سی ہے - جو شخص، اِن کی طرف رُخ کرتا ہے،
اوسکی مصیبتین، سایہ کیطرح اوسکے سامنے سے ٹل جاتی ہین + "کیونکر کام
کرون - "کِسطرح خوش رہون گا - "دنیا نہایت خراب جگہہ ہے" - ایسے

---

† آدم اسمِتہ صاحب - اُسکاٹلینڈ کا مشہور حکیم تھا - اِسکی تصنیف "سیاست مدن"
مین بے مثل ہے - کالج - کی، ایک زمانہ تک پروفسری کی تھی ۱۷۲۳ء مین پیدا ہوا تھا
اور ۱۷۹۰ء مین مرگیا +

ایسے جملے، اونھین کی زبان سے نکلتے ہین، جنکی اُمیدین معدوم ہوگئین جنھون نے
اپنے کو آپ اپنے ہاتھون تباہ کرڈالا ہے +

ڈاکٹر ینگ† صاحب، ایک بڑے حکیم گذرے ہین - انکا یہہ مقولہ تھا کہ جس
کام کو، ایک انسان کرسکتا ہے، اوسکو دوسرا بھی، ضرور کرسکتا ہے + ایک دفعہ
صاحب موصوف، گھوڑے پر سوار، کہین چلے جاتے تھے اور مسٹر‡ بارسلی
صاحب، انکے ہمراہ تھے - ایک نالا، ان دونون صاحبون کی راہ مین، حایل
ہوگیا - بارسلی صاحب، جو گھوڑے کی سواری اچھی طرح جانتے تھے - ایڑ
مارتے ہی، اوس کنارہ تھے - ینگ صاحب نے بھی کوشش کی، لیکن گھوڑے
پر سے گر پڑے، - چوٹ کھائی - چاہئے تھا کہ وہ اس سے، ہمت ہار جاتے -
سو بخیر - پھر فوراً گھوڑے پر سوار ہوئے اور نالے کو پھاندجانا چاہا، لیکن

---

† ڈاکٹر ینگ صاحب - انگلستان کا مشہور حکیم تہا - فن طبابت مین، ڈاکٹری کا،
خطاب حاصل کیا تھا - ملک جرمنی کے کالجون مین تحصیل علم کی تھی اسنے کئی کتابین بھی تصنیف
کی ہین - ۱۷۷۳ء مین پیدا ہوا تھا اور ۱۸۲۹ء مین مرگیا +

‡ مسٹر بارسلی صاحب - اسکاٹلینڈ کے پادری تھے - دین عیسوی مین ایک نئے فرقہ
کے مُوجد گذرے ہین - فن مباحثہ مین کمال رکھتے تھے - برسٹل اور لندن کئی
مقامون مین وعظ کہتے پھرے اور آخر ۱۷۹۶ء مین رحلت کرگئے +

پھر بھی گرے + اسپر بھی اونھون نے ہمت نہ ہاری اور تیسر سے بالے پھاندھی گئے
لوگونکو، یہہ ایک چھوٹی سی بات معلوم ہو گی لیکن انہین چھوٹی چھوٹی باتون
سے، انسان کے اندرونی چال وچلن کی کیفیت کھل پڑتی ہے +

✝ اڈُوبن صاحب مُصوّر، کہتے ہین کہ "مین نے کئی سال کی محنت مین پچاس عُمدہ تصویرین بنائین - اور اونہین، ایک بکس مین بند کرکے، اپنے ایک دوست کے حوالہ کر دیا اور خود سفر کو چلا گیا - چلتے وقت، مین نے اپنے اوس دوست پر اوسکی حفاظت کی، بڑی تاکید کر دی تھی + جب مین سفر سے واپس آیا اور اوس بکس کو اون سے لیکر دیکھا، تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک چوہے نے اون کُل تصویرون کو کاٹ کھایا ہے اور اوس صندوق مین، اپنے بچّون کو رکھنے کے لئے، گھر بنایا ہے - یہہ ایک ایسا حادثہ ہوا، کہ مین پہلے تو متردد ہوا، لیکن پھر، دل مین سوچا کہ آخر ہوا کیا ؟ - مین اوس سے کہین عمدہ تصویرین، بنا لونگا + چنانچہ مین، بخوشی اوس سے درگذرا اور پھر اپنے

✝ اڈُوبنؔ صاحب - امریکا کے مشہور مُصوّر اور علم طیور سے پورے واقف تھے - یہہ دوبار انگلستان بھی گئے اور ہر جگہہ انکی قدر و منزلت ہوئی - اونکی کتاب طیور کے حالات مین، بہت بڑی ہے اور ایسی ہے کہ کبھی پہلے لکھی نہ گئی تھی - ۱۷۸۰ء مین پیدا ہوئے اور ۱۸۵۱ء مین، شہر نیو یارک مین مر گئے +

کام مین مشغول ہوا اور خدا کے فضل سے اوس سے بھی عمدہ تصویرین بنالین + ''
جس کسی کو ایسا واقع پیش آیا ہوگا، وہ بخوبی سمجھ سکتا ہے، کہ یہہ کتنی بڑی بات تھی،
اور صاحب موصوف نے کیسی ہمت اور دلیری کو راہ دی اور حقیقتاً وہ کیسے
صابر اور نیکدل تھے +

† کارلائیل صاحب انگلستان کے نامی مورخ اور حکیم، نے بڑی جانفشانی
سے، ایک کتاب تصنیف کی اور اوس کتاب کا نام '' فرانس کی بغاوت '' رکھا +
اِس کتاب کا ایک حصہ، چھپ چکا تھا اور دوسرا حصہ، چھپنے کو باقی تھا، اس مسودہ کو،
اونکے ایک دوست، اون سے لے گئے اور لے جاکر اپنے گھر مین کھڑکی پر رکھ دیا،
اِنکے گھر کی ایک نئی ماما نے دیکھا۔ اور ادھ سے پڑا دیکھکر سمجھا، کہ یہہ ردی کاغذ
ہے، جلادیا۔ جب یہہ خبر کارلائیل صاحب کو پہونچی، تو پہلے تو وہ سناٹے

† کارلائیل۔ انگلستان کا مشہور حکیم اور مورخ۔ جسکی تصانیف کا اثر، انگلستان
پر اتنا ہوا، کہ کسی مصنف سابق کا نہ ہوا تھا۔ اِسکی عبارت، اِسکے مضامین عجیب نرالے
طرز کے ہین۔ ملک اسکاٹلینڈ مین، سنہ ۱۷۹۵ء مین پیدا ہوا اور کئی مہینے ہوئے کہ قضا
کی۔ ہماری ملکہ معظمہ قیصر ہند کوئین وکٹوریا، کی جب اِس مصنف نے، ملاقات کی،
تو اِس طرح باتین کین، جسطرح کوئی آدمی کسی عام شخص سے، باتین کرتا ہو، مگر ہماری
ملکہ کو، اِسکا رنج نہ ہوا، بلکہ خوش ہوئین۔ اِس شخص کی سوانح عمری لکھی جارہی
ہے +

مین آگئے، لیکین باستقلال تمام - پھر اپنے کام مین مشغول ہو گئے - چنانچہ اوس دوسرے حصّہ کو، نئے سرے سے تمام ہی کر چھوڑا + اگر کوئی دوسرا ہوتا تو ناحق غصّہ ہوکر، پریشانی مین اُولجھا رہتا اور اوس سے، وہ کتاب بھی تمام نہوتی +

دنیا مین، جن آدمیون نے نئی نئی چیزین نکالی ہین، اونکی سوانح عمری پر غور کرنے سے - معلوم ہوتا ہے، کہ وہ بہت مستقل مزاج اور محنتی تھے +

اِسٹیفن سَن† صاحب نے، جب پندرہ برس تک لگاتار محنت کی، تب ریل کی کل کو، اس حالت تک پہونچایا، کہ وہ لوہے کی سڑک پر چلنے لگی - جیمس واٹ‡ ریل کی کل کو، تکمیل پر پہونچانے کے لئے، تیس ۳۰ برس تک محنت کرتے رہے + سَر والٹر اِسکوٹ صاحب نے اِتنی کتابین تصنیف کی ہین، کہ آدمی انھین برسون پڑھا کرے، تب بھی تمام نہون - یہہ،

---

† اِسٹیفِن سَن صاحب - انگلستان، بلکہ سارے جہان کے بھی خواہون مین، درجہ اعلیٰ کا بہی خواہ، اور ایک انجینیر تھا جسکی کوششون سے انگلستان مین ریل گاڑی جاری ہوئی اسکو اِس بات مین بہت مزاحمتین پیش آئین، لیکن یہہ سب پر فتحیاب ہوا اور سنہ ۱۸۱۴ع مین اِسنے ریل گاڑی جاری ہی کر دی - اِس تجارت سے اسکو آخرش بہت نفع ہوا + سنہ ۱۷۸۱ع مین پیدا ہوا تھا اور سنہ ۱۸۴۸ع مین مرگیا +

‡ جیمس واٹ صاحب - انگلستان کا مشہور شخص اور علم جرّ ثقیل مین ماہر تھا اسکی کوشش اور سعی سے انجن اس قابل ہوا، کہ ریل گاڑی کھینچے - سنہ ۱۷۲۶ع مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۸۱۹ع مین مرگیا +

کرانی کا کام کرتے تھے۔ آفس کے معمولی وقت پر، اونہین آفس جانا ضرور۔ صرف
صبح کو، جتنی فرصت ملتی تھی، اوسمین، وہ کتابین تصنیف کرتے تھے + آفس
مین، ان کو، فی صفحہ، دو آنے ملتے تھے۔ یہہ، روزانہ ایک سو بیس[۱۲۰] صفحے،
نقل کرتے اور پندرہ روپے روزانہ پیدا کرتے تھے + ان کا یہہ معمول تھا کہ جب
کسی دوست کا خط آتا، تو اوسکا جواب فوراً روانہ کرتے، ہرگز دیر نہ کرتے +
اِسکاٹ صاحب نے[†] اگرچہ بہت بڑی لیاقت حاصل کی تھی، لیکن اسپر بھی،
وہ اکثر کہا کرتے، کہ مین اپنی جہالت سے بہت پریشان ہون + اونکا یہہ جملہ، کچھ جھوٹا
اور معمولی انکسار کا جملہ، نہ تھا۔ جن لوگون کو اچھی لیاقت ہوتی ہے، اون کو
فی الحقیقت ایسا ہی معلوم ہوتا ہے + ٹرینٹی کالج کے نامی پروفسر کے
پاس، جب اوسکے شاگردون نے جاکر کہا کہ۔ خدا کے فضل سے ہم لوگون کا
پڑھنا، اختتام کو پہونچ گیا + تو پروفسر نے کہا کہ۔ بھائی تم لوگون کی تحصیل
ختم ہوگئی ہو تو ہوگئی ہو، لیکن میری تحصیل، تو ابھی شروع ہی ہوئی ہے" +۔
سقراط[‡] کا یہہ قول تھا کہ مجھے، اِتنے دنون مین صرف یہی ایک بات معلوم ہوئی ہے،

[†] سر والٹر اسکاٹ صاحب۔ اِسکاٹلینڈ کا مشہور مصنف اور شاعر تھا۔ اِس شخص کے ناول مشہور زمانہ
ہین۔ ۱۷۷۱ء مین پیدا ہوا تھا اور ۱۸۳۲ء مین مرگیا +

[‡] سقراط۔ یونان کا مشہور حکیم تھا۔ اس شخص کی فلسفہ نے، یونان کی فلسفہ کی کیفیت ہی بدل دی۔
شہر اِتھنس مین، ولادت مسیح سے ۴۶۸ء برس قبل، پیدا ہوا تھا اور ولادت مسیح سے ۳۹۹ء برس قبل مرگیا +

وہ یہہ ہے کہ۔ "مین نے ابھی تک کچھہ بھی معلوم نہین کیا" + سر اسحاق نیوٹن نے کہا کہ "مین ابھی تک' علم کے سمندر کے کنارے' صرف کنکریان چن رہا ہون" غرض انسان کو غرور محض بے وقوفی اور جہالت سے ہوتا ہے + جان برینٹن جنہون نے عمارت کے علم مین' بہت سی عمدہ کتابین تصنیف کی ہین۔ بہت ہی محنتی آدمی تھے + یہہ شہر ولٹی مور کے ایک بہت ہی ادنی جھونپڑے مین' پیدا ہوے تھے۔ اِنکے باپ' نان بائی کا کام کرتے تھے۔ کارخانہ مین گھاٹا پڑنے کی وجہہ سے' اونکے دل پر کچھہ ایسا صدمہ ہوا کہ دیوانہ ہو گئے' یہان تک کہ چند روز بعد قضا کی + اِن کے مرنے پر' جان برینٹن صاحب کے چچا نے' انکی پرورش کا بار اوٹھایا۔ لڑکپن مین انہون نے کچھہ بھی نہ پڑھا۔ صحبت بھی اچھی نہ ملی۔ ہوش سنبھالتے ہی۔ انہین اِنکے چچا نے' بوتل مین کاگ بھرنے کے کام مین لگا دیا + جب اِنکا چچا' بیمار ہو گیا اور اِنکی پرداخت نہ کرسکا' تو صرف بائیس (۲۲) روپے' اِنکے حوالہ کر کے' اپنے گھر سے نکال دیا۔ سات برس تک یہہ یون ہی بھٹکتے پھرے۔ صدہا قسم کی مصیبتین جھیلین۔ لیکن اون مصیبتون مین اونہون نے' پڑھنے کا شغل ترک نہ کیا + چنانچہ وہ خود لکھتے ہین کہ۔ "مین جس مکان مین رہتا تھا وہ نہایت تاریک تھا اور مجکو ماہواری بارہ آنے' اوسکے کرایہ کے دینے پڑتے تھے۔ مین پلنگ پر لیٹا لیٹا' کتابین پڑھا کرتا' اتنی وسعت نہ تھی کہ آگ روشن کرتا اور اوسکی گرمی مین آرام سے کتابین پڑھتا + "یہہ پاپیادہ باتھہ شہر تشریف

لے گئے، اور بورا باندھنے کے کام پر نوکر ہوئے، لیکن تھوڑے دنون بعد یہہ نوکری بھی، چھوٹ گئی اور پورے مفلس گدابن گئے۔ نہ پاؤن مین جوتی اور نہ بدن مین کُرتا + چند روز کے بعد پھر انھین، لندن کے ایک تہخانہ مین، بورا باندھنے کا کام، ہاتھ لگا۔ اِنکو، سات بجے صبح سے گیارہ بجے رات تک، برابر تہہ خانہ مین، کام کرنا پڑتا، جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ آخر انکی صحت مین خلل آگیا۔ غرض کام چھوڑ دینا پڑا + چند روز کے بعد، یہہ، ایک آٹرنی کے یہان، سات روپے ہفتہ واری پر، کرانی مقرر ہوے + لیکن واہ رے تیرا دل، کہ ایسی ایسی مصیبتون مین بھی، لکھنے کی مشق کبھی نہ چھوڑی تھی!!! + اس نوکری کے مل جانے سے انکو کچھ فرصت بھی ملنے لگی، اب انہون نے کتابون کا مطالعہ بھی شروع کیا اور بہت عمدہ لیاقت حاصل کرلی۔ تھوڑے ہی دنون کے بعد، دوسرے اَوفس مین، دَس روپے ہفتہ واری پر نوکر ہو گئے۔ جب اِنکی عمر اٹھائیس [۲۸] برس کی تھی، اوسوقت ایک کتاب "احوالاتِ پیزیرد" نام تصنیف کی اور اِس زمانہ سے لیکر، پچپن [۵۵] برس کی عمر تک، برابر کتابین تصنیف کرتے رہے + اِنکی تصانیف کی تعداد، قریب ستاسی کتابون کے ہے + انکی ایک کتاب، جسمین انگلستان کی پُرانی عمارتون کے حالات درج ہین، بہت بڑی کتاب، چودہ [۱۴] جلدون مین ہے۔ جو شخص، اس کتاب کو دیکھتا ہے اوسکے دلمین، انکی عظمت پیدا ہوتی ہے + سیمُوئل ڈرُو صاحب کے

حالات بھی عجیب و غریب ہین، انکا باپ، بہت ہی محنتی مزدور تھا۔ گرچہ، اوسکو اتنی وسعت نہ تھی، لیکن اسپر بھی، اپنے اوپر تکلیف گوارا کر کے، انہین اور اِنکے ایک اَوْر بھائی کو، ایک ایسے اسکول مین داخل کیا، جسمین فی ہفتہ آٹھہ پائی فیس کی دینی پڑتی تھی + اِن دو لڑکون مین سے بڑا لڑکا، جسکا نام "جائیز" تھا، خوب جی لگا کر پڑھتا۔ لیکن ڈرُو صاحب تو محض نکمّے اور شریر تھے، جو کچھہ اِنکی مان نے، انہین لکھایا پڑھایا تھا، وہی تو اونہون نے سیکھا، باقی اِسکول مین کچھہ بھی حاصل نہین کیا۔ سیواے شرارت اور کھیل کے، انکو کوئی دوسرا شغل ہی نہ تھا + جب یہہ لڑکا، آٹھہ برس کا ہوا، تو مزدوری کرنے لگا اور روزانہ چار پیسے کما لاتا۔ مان کے مرجانے کے بعد، تو اوسے اَوْر بھی آزادی ملی۔ خوب چھوٹ کھیلا۔ جب دس برس کا ہوا، تو اوسکے باپ نے، اوسے ایک موچی کے یہان، کام سیکھنے کے لئے، بٹھلا دیا یہان، اِس لڑکے نے بہت تکلیفین اوٹھائین، چنانچہ وہ خود راقم ہے کہ۔ "جس طرح خندقون مین مینڈک رہتے ہین، اوسیطرح مین وہان رہتا تھا + " اِس لڑکے کی، یہہ عادت تھی کہ باغون مین جا کر میوے توڑ لاتا اور چوری اور لوٹ کے کام مین، سب شہری لڑکون کا سردار بنا رہتا۔ جب یہہ، ستّرہ برس کا ہوا، تو موچی کے یہان سے بھاگ کھڑا ہوا اور ''لبسکارڈ'' شہر مین، ایک موچی کے یہان نوکر ہوا + اِسکا بھائی

اسے ڈہونڈھتا ہوا، وہان پہونچا اور سمجھا بوجھا کر، گھر واپس لے آیا + گھر پہونچکر یہہ، ڈاک گھر کا پیادہ مقرر ہوا اور اِسکے بعد، پلائمو تھہ شہر مین موچی کا کام کرنے لگا + اِس شہر مین، اِس شخص نے ایک بار گیند کا کھیلنے مین انعام بھی پایا تھا - اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس فن مین، اِسکو اچھی مہارت حاصل تھی + انگلستان مین، جو اسباب، غیر ملکون سے جہازون پر لدکر آتے تھے، اونکے اوتارنے مین، جہاز والون کو سرکاری ٹیکس دینا پڑتا ہے - لیکن اکثر، دغاباز تاجر، محصول سے بچ جانے کے لئے، بدمعاشون سے مال اوتروالیا کرتے ہین - سیموئل ڈرو صاحب، اِس طرح سے مال اوتارنے مین، بڑے چالاک اور ہوشیار تھے - ایک دفعہ، صاحب موصوف، آدھی رات کو، ایک چھوٹی سے ڈینگی پر سوار ہوکر، جہاز پر سے خُفیہ مال اوتارنے گئے - اتفاق سے، طوفان نے اِنھین آگھیرا - ڈرو کے ساتھیون نے بہتیرا ہاتھہ پانون مارا، لیکن ڈینگی کو کنارہ تک پہونچا نہ سکے، اور کشتی سمندر مین اولٹ ہی گئی + ڈرو کے کل ساتھی، سیدھے، ملکِ بقا کو سدھارے، لیکن یہہ، مرتے مرتے کسی طرح بچ گئے اور کنارہ پر جا لگے - کنارہ پر پہونچتے ہی، بیہوش ہوکر گر پڑے اور رات بھر وہین پڑے رہے، دِن کو، لوگون نے انھین دیکھا - اسپتال لے گئے - بارے علاج معالجہ سے، اِنکے مُردہ جسم مین، گویا جان آگئی + جس شخص نے، ڈرو صاحب کی اِن حالتون کو پڑھا ہے، وہ سمجھ سکتا ہے

کہ یہہ کس درجہ بگڑ چکے تھے + لیکن خیالات کے بدل جانے سے اور کوشش وسعی سے، (اگر خدا کا فضل مُعاون ہو تو) انسان، کہان تک بدل جاسکتا ہے، یہہ بھی انکے خاتمہ سے ظاہر ہے کہ یہی ڈرو صاحب، ایک نامی واعظ اور بہت بڑے مصنّف ہو کر مرے !!!

موت کے پنجہ سے اسطرح چھوٹ جانے کے بعد، ڈرو صاحب کی طبیعت کُچھ ایسی بدلی کہ ہمیشہ خاموش رہتے اور ہر وقت دل ہی دلمین کُچھ سوچتے رہتے + تھوڑے ہی دنون کے بعد، اِنکے بھائی نے بھی قضا کی - اِن سب واقعات نے، اِن کے دل پر کُچھ ایسا اثر پیدا کیا اور دنیا کی بے ثباتی - اور لہو ولعب مین مشغول رہنے کی بُرائی، کُچھ ایسے بھر پچھے طور سے، اِنکی سمجھ مین آگئی کہ یہہ بالکل ہی بدل گئے + نئے سر سے، تحصیل علوم کا شوق، اِنکے دل مین پیدا ہوا - لیکن اتنے دنونکی غفلت نے، اگلا پڑھا لکھا سب کُچھ بھولا دیا تھا، الف کے نام بے بھی یاد نہ تھا - اِنکے لکھنے کی حالت یہہ تھی کہ اِنکے ایک دوست نے، اِنکے لکھنے پر، یہہ پھبتی کہی ہے "کہ ڈرو صاحب کا لکھنا - اور مکڑے کا پانون مین سیاہی لگاکر کاغذ پر رینگنا، دونون برابر ہین"

ڈرو صاحب، خود اپنا حال لکھتے ہین کہ "جیون جیون مین پڑھتا ہون، مجھپر میری جہالت کھلتی جاتی ہے اور تحصیل علوم کی خواہش، تیز ہوتی جاتی ہے + فرصت کے ہر لحظہ کو، مین نے تحصیل علوم مین صرف کیا + چونکہ

مجھے، اپنی ہی محنت سے، روٹی پیدا کرنی پڑتی تھی، اِسلئے مجھے، تحصیل علم مین بہت کم وقت صرف کرنے کا موقع، ملتا تھا - میرا اکثر یہہ دستور تھا کہ کھاتا جاتا اور پڑھتا جاتا + جب مین نے لاک صاحب کی وہ تحریر، جو اونہون نے عقل کے بارے مین لکھی ہے، پڑھی، تو میری آنکھین کھُل گئین - کُل پست خیالات میرے دِل سے دور ہو گئے - گویا مین دوسرا آدمی ہو گیا + " ڈرو صاحب نے، صرف سات روپے سے کارخانہ شروع کیا - اب، چونکہ اون پر لوگونکو اعتماد ہونے لگا تھا، اِسلئے، انہین ایک سوداگر نے کچھہ روپے قرض دیئے + اِس قرض کو، انہون نے فوراً ہی ادا کر دیا اور دلمین مصمم ارادہ کر لیا کہ پھر کبھی کسی سے قرض نہ لونگا + چنانچہ انکو بڑی بڑی تکلیفین پیش آئین، لیکن یہہ نیک مرد، اپنے اِس نیک ارادہ سے نہ ڈِگا پر نہ ڈگا + صاحب موصوف نے ارادہ کر لیا تھا کہ آزادی - محنت اور کفایت، بس انہین تین ذریعون سے، روپے حاصل کرونگا - چنانچہ خدا نے اِنکی مدد کی اور وہ اپنے اِس ارادہ مین کامیاب ہوئے +

گرچہ اِن کو، اپنی اوقات بسری کے لئے، سخت محنت کرنی پڑتی تھی، لیکن پھر بھی اتنا وقت ضرور نکال لیتے تھے کہ علم ریاضی - تواریخ فلسفہ، ایسے ایسے علوم کو حاصل کرین -

دوکانداری اور تحصیل علوم کے علاوہ، صاحب نے لوگون کو وعظ

کہنا بھی شروع کیا + پولٹیکل امورات پر بھی بحث کرنے لگے + اکثر بڑے بڑے عقلاء انکی دوکان پر، اِن سے بحث کرنے آتے اور اکثر ان کو بھی، اون لوگونکی یہان جانا پڑتا + اِس سے، اِنکا بڑا ہرج ہونے لگا - اکثر، انکو آدھی رات تک، کام کرنا پڑتا + ایک دِن کا تذکرہ ہے کہ یہہ اپنی کوٹھری مین بیٹھے کوئی کام کر رہے تھے، کہ ایک لڑکا کھڑکی کے پاس آکر بولا۔ "ارے چمار ارے چمار! دِن بھر تو دوڑا پھرتا ہے اور رات کو کام کرتا ہے" انہون نے نہایت نرمی سے جواب دیا۔ "سچ بھائی سچ! ان شاء اللہ اب ایسا نہ کرون گا" + ڈرو صاحب راقم ہین "اوس لڑکے کا یہہ کہنا، مجھے بالکل منجانب خدا معلوم ہوا - چنانچہ مین نے، آج کے کام کو کل پر اوٹھا رکھنے کی عادت، مطلق ترک کر دی" + انہون نے شادی کرکے، امریکا چلے جانے کا ارادہ کیا + پہلے پہل، انہین اشعار تصنیف کرنیکا شوق، ہوا تھا اور ابھی تک جو اشعار اِنکی تصنیفات مین موجود ہین، اونسے یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ڈرو صاحب کے دل مین، دنیا کی بے ثباتی، بہت زور آور طور سے ثابت ہو گئی تھی + انہون نے کئی کتابین تصنیف کی ہین - اوسمین سے، ایک کا نام "روح کا بے جسم اور لازوال ہونا" ہے - یہہ کتاب، بہت ہی عمدہ ہے، اور لوگ ابھی تک، اِسکی قدر کرتے ہین - انہون نے اِس کتاب کو، صرف دو سو روپے پر، ایک تاجر کے ہاتھ بیچ ڈالا تھا - اور دل مین خیال کیا تھا کہ مین بہت

نفع مین رہا، لیکن اوسوقت اونکو یہہ معلوم نہ تھا کہ اُوسی کتاب سے، کتب فروشون نے لاکھون روپے پیدا کئے + شہرت نے ۔ا دن ۔ کے دل کو مغرور نہین بنایا تھا اکثر وہ، اپنے مکان کے سامنے کی سڑک پر، جھاڑو دیا کرتے اور وہان سے کولا اوٹھا اوٹھا، اپنے آتش دان مین رکھنے کے لئے، گھر لیجاتے ۔ ایک دفعہ، اِنکے ایک معزز دوست نے اُنسے کہا کہ "یہہ کام آپکی شان کے خلاف ہے" انہون نے جواب دیا ۔ کہ "جس شخص کو کولا اوٹھانے مین شرم آتی ہو ۔ اوسے آگ تاپنے مین بھی شرم آنی چاہئے" + ڈاکٹر یوک صاحب نے، اِنکو، کتابون کی تصنیف کرنے اور ایک ماہواری رسالہ مین مضمون لکھنے کے لئے نوکر رکھا + اِس زمانہ سے، انہون نے بڑی ترقیان کین چنانچہ وہ خود راقم ہین "مین ایک بہت ہی نیچی حالت سے، سربلند ہوا ۔ برابر میری یہی کوشش رہی، کہ میرے عزیز و اقارب عزت پائین اور معزز بنین ۔ اونہین، ایمانداری ۔ محنت ۔ کفایت شعاری ۔ اور خوف خدا حاصل ہو ۔ اور الحمد للہ! کہ خدا، میری کوششون سے خوش ہوا اور اوسنے میری خواہشونکو پورا کیا ۔"

رہیوم صاحب کے حالات بھی، غور کے قابل ہین ۔ اِنکی لڑکپن ہی مین ۔ اِنکے والد نے قضا کی تھی ۔ انکی مان نے صنڈرس شہر مین ایک دوکان کھولی ۔ اور رہیوم صاحب کو ایک ڈاکٹر کے یہان، طبابت سیکھنے کو

بٹھلا دیا۔ صاحب نے، طبابت کو خوب جی لگا کر سیکھا اور سند بھی حاصل کی + پھر ۱۸۰۳ء مین، جنرل پاول کے ساتھہ کام کرنے لگے۔ جن دنون، مرہٹون اور سرکار انگلشیہ کے درمیان لڑائی ہو رہی تھی، اون دنون سرکار کو ایک مترجم کی ضرورت ہوئی، صاحب فوراً اوس کام پر نوکر ہو گئے + ہندوستان مین آکر، اونہون نے یہان کی زبان بھی سیکھہ لی تھی۔ پھر یہہ فوج مین، طبابت کے کارخانہ کے سردار مقرر ہوئے + اِن سب کامون کو انجام دینے کے بعد بھی، اِن کو اتنی فرصت مل رہتی تھی کہ وہ حیران تھے کہ کون سا کام کیجئے، چنانچہ دو کام اور بھی اونکے ہاتھہ لگا، یعنی وہ پوسٹ ماسٹر (ڈاکخانہ کے منتظم) اور پے ماسٹر (تقسیم مشاہرہ کے منتظم) بھی مقرر ہوئے + کمسریٹ کا انتظام بھی، انھین کے سپرد ہوا تھا اِس سے انہین بہت نفع ہوا اور دس برس کے بعد، اپنے وطن انگلستان، بہت دولت لیکر واپس گئے۔ انگلستان پہونچتے ہی، صاحب نے پہلا کام یہہ کیا کہ اپنے کُل رشتہ دارون اور عزیزون کے لئے، ایک معقول بندوبست کر دیا + ہیوم صاحب، کچھہ ایسے خود غرض اور نفس کے بندہ تو تھے ہی نہین، کہ دولت مند ہو جانے کے بعد، محض آرام طلبی مین، زندگی بسر کرتے + اِنکے دلمین، اپنے ہموطنون اور دوسرے ملک کے رہنے والون کے حالات دریافت کرنے کی خواہش ہوئی + غرض سیاحی کرنے لگے۔

۱۸۱۲ء مین، جب سفر سے واپس آئے، تو پارلیمنٹ کے ممبر مقرر ہوئے اور چوبیس ۲۴
برس تک، اِس عہدہ کو انجام دیتے رہے + جب پارلیمنٹ مین، کوئی ایسی بات
پیش ہوتی، جس مین خلایق کی بھلائی متصور ہو، تو یہہ ضرور اوسمین پوری
کوشش کرتے + اور جس بات کے پیچھے پڑتے، اوسمین اپنی پوری لیاقت کا
استعمال کرتے + یہہ، کچھہ فصیح البیان نہ تھے، لیکن بہت صاف،
سلیس اور واضح بولتے تھے + شَیفِسۡبَری صاحب لکھتے ہین کہ
دنیا مین، اگر کوئی، لوگونکے چڑہانے اور خلاف باتونکے کہنے سے، ناراض
نہین ہوتا، تو وہ، رِهیوم صاحب ہین + اکثر پارلیمنٹ مین، غالب رائین
انکی خلاف مین ہوتین، لیکن اوسوقت بھی، اونکی باتون کا اثر، ضرور رہتا۔
گرچہ لوگ، اِن پر مضحکہ کیا کرتے ۔ اور اکثر کارروائی بھی، اِنکے راے کے
خلاف ہوجاتی اور کبھی، مباحثہ مین، وہ اکیلے ایک جانب رہتے، لیکن
وہ اپنے کام مین، برابر مستقل مزاج رہے اور کبھی ہمت نہ ہاری اور
نہ اپنی امید ہاتھہ سے دی +

چوتھا باب

کاروباری آدمی

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند	تا تو نانے بکف آری و بہ غفلت نخوری
کارے کن اے فلان و غنیمت شمار عمر	زان پیشتر کہ بانگ بر آید فلان نماند

حضرت سلیمان علیہ السّلام کا قول ہے۔ "جو شخص اپنے کاروبار مین محنتی ہے اوسے دیکھنا! وہ بادشاہِ وقت کے بغل مین کھڑا ہوگا"

کاروبار مین ترقی کے لئے بھی محنت اور استقلال کی اوتنی ہی ضرورت ہے، جتنی تحصیلِ علوم مین + یونانیون کا مقولہ ہے "کاروبار مین ترقی کے لئے تین چیزین ضروری ہین، مادّہ۔ محنت اور تجربہ" + ہان یہہ ممکن ہے، کہ اتفاقات سے، کوئی شخص گھر بیٹھے مالامال ہوجائے، لیکن جسطرح وہ دولت

جو قمار بازی کے ذریعہ سے ہاتھہ لگتی ہے، انسان کے حق مین مضر ہوتی ہے، ویسے ہی وہ روپے، جو کسی اتفاقی سبب سے ہاتھہ لگ جاتے ہین، سمّی قاتل ہوتے ہین + ‡ لارڈ بیکن اسی لئے لکھتے ہین " نزدیک والا راستہ اکثر گندہ اور میلا ہوتا ہے ؛ اگر آدمی آرام سے جانا چاہے، تو اوسے لازم ہے کہ صاف راستہ سے جائے، اگرچہ اسمین وہ اپنی منزل پر دیر ہی کو کیون نہ پہونچے! کیونکہ اگرچہ تاخیر مین بظاہر تکلیف ہے، لیکن اصلی خوشی اور عمدہ نتیجہ، کامل عمدگی اور سچی پاکی۔ صفائی مین ہے +

ہر نوجوان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اوسکی خوشی اور ترقی، خود اوسی پر اور اوسکی کوششون پر منحصر ہے + نوجوان کو اس جملہ کے سوا اور کسی جملہ پر کان نہین رکھنا چاہئے کہ " تمکو آپ اپنے چلنے کے لئے راہ بنانی ہے، تمہارا فاقون مرنا، یا عیش کرنا۔ تم ہی پر منحصر ہے "

‡ ہیزلِٹ صاحب کیا غلط لکھتے ہین کہ کاروباری آدمی ٹھیک۔

---

‡ لارڈ بیکن انگلستان کا مشہور حکیم اور نامی مصنف تھا۔ وہ فلسفہ جسکا اصول تجربہ ہے اسیکی ایجاد ہے + کل یورپ اسکو اس فلسفہ کا موجد قبول کرتا ہے۔ بہت سے عہدہاے جلیلہ پر ممتاز رہا۔ سنہ ۱۵۶۱ع مین پیدا ہوا سنہ ۱۶۲۶ع مین مرگیا +

‡ ہیزلِٹ انگلستان کے ایک موجد عیسائی کا لڑکا تھا۔ اسنے اپنی تمام عمر تحصیل علم اور کتابونکے تصنیف کرنے مین صرف کی۔ بہت بڑا نامی مصنف نہ تھا۔ سنہ ۱۷۷۸ع مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۸۳۰ع مین مرگیا +

مثال ایک ایسے ٹٹو کی ہے، جو دِن رات گاڑی مین جُتا رہے ۔ اِسکا بہت بڑے سے بڑا کام بھی، بس اِتنا ہی ہے کہ، جس لیک پر یہہ چلتے ہین اوس سے الگ نہ ہون ۔ بہت بڑے سے بڑے انتظام کے لئے، بس صرف اِسی قدر درکار ہے کہ، آدمی اَور قسم کے تصورات اور خیالات کو چھوڑکر، صرف نفع اور ضرر کی طرف متوجہ رہے!!“ + لیکن مین سمجھتا ہون کہ اِن کی اِس تعریف سے بڑھکر اور کوئی غلط تعریف نہین ہو سکتی + ہان ہمین اِین بھی شبہہ نہین کہ اکثر کاروباری بھی پست خیال کے آدمی ہین، لیکن عالمون، قانون دانون اور مصنّفون مین بھی تو بہتیرے پست خیال ہوتے ہین +

بَرک صاحب نے کیا خوب لکھا ہے کہ مین نے تاجرون اور سوداگرون مین ایسے ایسے لوگون کو دیکھا ہے، جو منتظمانِ سلطنت کیطرح کارروائی کرتے ہین +

ہر بڑے کارخانہ کے ثبات کے لئے یہہ فرض ہے، کہ اوسکے منتظم کو اپنی لیاقت تو ہو کہ وہ اوس کارخانہ کے کام کو مستعدی سے انجام دے سکے ۔ اپنے ماتحتون کی تعداد کثیر پر ہمہ دم نگران رہے، فطرت اور جبلّتِ انسانی سے خوب آگاہ ہو ۔ کھرے، کھوٹے مین تمیز کر سکے ۔ اپنی تعلیم آپ کرنے پر

بَرک انگلستان کا نامی فصیح البیان مصنف جسکی تحریر اور تقریر ہر دل عزیز ہے ۔ شہر ڈبلن مین ۱۷۲۹ء مین پیدا ہوا اور ۱۷۹۷ء مین مرگیا +

ہر وقت مستعد اور آمادہ رہے + بیشک کاروبار کا اسکول کچھ ایسا چھوٹا
اسکول نہین ہے، جیسا بہتیرے مصنف خیال کرتے ہین، مگر ہان جسطرح،
دنیا مین اعلےٰ درجہ کے نیکون بھلے آدمیون - شاعرون - اولیاء - اور
شہیدون کی تعداد کم ہے، اوسیطرح، بہت اچھے منتظم اور کاروباری آدمیون کی
تعداد بھی بہت کم ہے +

کم فہمون کی ہمیشہ یہہ غلطی رہی ہے "کہ عاقل اور ذہین لوگ، کاروبار
کے انتظام کے لائق نہین ہوتے، بلکہ کاروبار، انسان کو غبی اور کند ذہن
اور مخبوط الحواس بنا دیتا ہے" - مگر یہہ اونکی نری کج فہمی ہے، حقیقت مین
کوئی پیشہ، انسان کو ذلیل نہین کرتا، بلکہ انسان خود، پیشون کو ذلیل کرتا ہے،
جتنے ایسے پیشے ہین، جنمین ایمانداری اور دیانت داری سے روپے حاصل
کیئے جاتے ہین، وہ سب کے سب معزز ہین خواہ انسان، اوسمین اپنے
دل سے کام لے خواہ ہاتھ سے + ہاتھ میلا ہو جائے تو ہونے دو، لیکن دل کو میلا
نہین ہونا چاہئے، کیونکہ مادی چیزین، انسان کے جسم کو اسقدر سیاہ نہین
کر سکتین، جسقدر بُری خصلتین اسکے قلب و روح کو - ہاتھ کی سیاہی،
بہت آسانی سے زایل ہو جاتی ہے، مگر دل کی سیاہی تو خدا ہی کے
دُھوے دُھل سکتی ہے +

تواریخ شاہد ہے کہ بہت بڑے بڑے آدمی، مختلف پیشے اور کاروبا

بھی کرتے تھے، اور اسپر، اپنے اعلےٰ درجہ کے کامون مین بھی مشغول اور
اور مصروف رہتے تھے + ‡سولن ملکِ اتھنس کا بانی اور نامی حکیم اور
‡ تھیلس، یہہ دونون صاحب باایں ہمہ لیاقت مندی، تاجر پیشہ تھے+
افلاطون تیل بیچ بیچ کر اپنی زندگی بسر کرتا۔ ||شیکسپیر ایک تھیٹر کا
مینجر تھا۔ چوسر ۹ پہلے ایک سپاہی، پھر ٹیکس کا کمشنر، پھر جنگلون کا

+ سولن یونان کا مقنن اور مشہور عاقل تھا، اسنے یونان پر ایک زمانہ تک بہت عادلانہ طور سے حکمرانی کی تھی۔ ۶۳۸ برس قبل سن عیسوی کے پیدا ہوا تھا اور ۵۵۹ برس قبل سن عیسوی کے مرگیا+

‡ تھیلس۔ ملک یونان کا نامی حکیم، فیثاغورث حکیم کا اوستاد، یونانی فلسفہ کا موجد، یہہ ایک بہت بڑا شخص گذرا ہے ۶۴۰ برس قبل سن عیسوی کے پیدا ہوا تھا اور ۵۴۶ برس قبل سن عیسوی کے مرگیا+

|| شیکسپیر۔ دیکھو صفحہ ۱۳

۹ چوسر۔ انگریزی شاعری کا موجد گذرا ہے۔ شہر لندن مین ۱۳۲۸ء مین پیدا ہوا اور ۱۴۰۰ء مین مرگیا+

انسپکٹر تھا - † اسپنسر لارڈ ڈیپوٹی آیرلینڈ کا سکرتری اور بڑا محنتی آدمی تھا - ‡ ملٹن، پہلے تو ایک اِسکول کا ماسٹر تھا، اوسکے بعد، گورمنٹ کا سکرتری مقرر ہوا - اوسکے خطوط سے ظاہر ہوتا ہے، کہ یہہ بڑا کاروباری اور محنتی آدمی تھا + ¶ نیوٹن ٹکسال گھر کا منتظم تھا، بلکہ سنہ ۱۶۹۴ع کا سِکّہ، خاص اسی کے اہتمام سے جاری ہوا تھا + ‖ کوپر کو اِس بات کا بڑا فخر تھا کہ مین ایک بڑا کاروباری اور محنتی آدمی ہون § ووڈس ورتھ ٹکٹ بانٹا کرتا تھا + اور سر والٹر اِسکاٹ ⁂ کرانی تھا +

† اِسپنسر - انگلستان کا نامی شاعر، لندن مین، سنہ ۱۵۵۳ع مین پیدا ہوا اور لندن ہی مین، سنہ ۱۵۹۹ع مین مرگیا +

‡ مِلٹن - اِنگلستان کا بہت ہی اعلے درجہ کا شاعر جسکی کتابین برابر کالجون مین پڑھائی جارہی ہین سنہ ۱۶۰۸ع مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۶۷۴ع مین مرگیا +

¶ نیوٹن - دیکھو صفحہ ۵۲

‖ کوپر - مشہور شاعر سنہ ۱۷۳۱ع مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۸۰۰ع مین مرگیا - اِسکے اشعار سارے انگلستان کی درسی کتابون مین جاری ہین +

§ ووڈسورتھ - انگلستان کا مشہور شاعر - سنہ ۱۷۷۰ع مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۸۵۰ع مین مرگیا +

⁂ سر والٹر اِسکاٹ - دیکھو صفحہ ۶۲

یہہ سب، کچھہ ایسے معمولی لوگ نہ تھے، علم وفضل مین کامل۔ انکی دانائی اور حکمت کا شہرہ آج سارے جہان مین ہے +

مین اب بھی دیکھتا ہون کہ جو بڑے عقیل اور دانائے روزگار ہین + وہ ضرور کاروباری اور محنتی ہین + گروٹ صاحب جنھون نے ایک مشہور کتاب "تواریخ یونان"، لکھی ہے، لندن کے بنک گھر کے منتظم ہین + جان اسٹوارٹ مِل صاحب ایسٹ انڈیا کمپنی کے آفس مین حساب و کتاب کے جانچنے کو مقرر ہین۔ ان سب کی کل تعریفین، جو زبان زدِ خلائق ہین، اسوجہ سے نہین کہ یہہ لوگ بڑے عالی خیال کے آدمی ہین، بلکہ صرف اسی وجہ سے، کہ انھون نے اپنے ہاتھہ کے کامون کو بخوبی انجام دیا + عملی محنت، جب عقلمندی اور جوش سے کی جائیگی، تو ضرور ہمیشہ اپنا اثر پیدا کریگی + اسکی بدولت، انسان آگے چلتا ہے اور اوسکی ترقی ہوتی ہے۔ اگرچہ یہہ مسلّم ہے کہ، ہر کوئی یکسان ترقی نہین کرسکتا، لیکن پھر بھی لیاقت کے موافق، ضرور سبھی ترقی کرسکتے ہین + گرچہ ہر شخص

گروٹ انگریزی مورخ تھا۔ اسکی کتاب، تاریخ یونان" مشہور ہے سنہ ۱۷۹۴ع مین پیدا ہوا۔ تاریخ وفات معلوم نہین +

جان اسٹوارٹ مل۔ دیکھو صفحہ ۵

پہاڑ کی چوٹی پر نہین چڑھ سکتا، لیکن تب بھی، ہر آدمی اتنا تو ضرور بلند جا سکتا ہے کہ دھوپ کھانا میسر ہو +

خلقت انسانی پر غور کرنے سے، یہہ بات یقینی اور بہت صحیح معلوم ہوتی ہے، کہ اِس غافل ہستی کی ترقی کے لئے، ابتدا مین کچھ تھوڑی بہت مصیبت اور تکلیف بھی، ایک ضروری جزو ہے، غُربت سے بسر کرنا، اپنی محنت سے روٹی کمانی، چین و آرام مین رہنے، سب کام بے دردِ سر آپ سے آپ ہو جانے، سونے کے لئے مخمل کا پلنگ ملنے سے کہین بہتر ہے + کسی کام کو تھوڑی پونجی سے شروع کرنا۔ اوسکی ترقی کے لئے، ایسا اِکسیر ہے، کہ اگر یہہ، کامیابی اور ترقی کے لئے ایک دستور العمل مقرر ہو جاوے، تو بہت ہی زیبا ہے + ایک جج سے جب لوگون نے پوچھا، کہ وکیلون کی ترقی کس طرح ہوتی ہے،؟ تو اوس نے کیا خوب جواب دیا، کہ بعض لوگ تو اپنی ذہانت سے، اور بعض اپنے رشتہ دارون کی وجہ سے کامیاب ہوتے ہین، اور بعض تو بے سبب اور بے وسیلہ اور بے لیاقت کچھ ایسی ترقی کرتے ہین، کہ اونکی ترقی، بالکل اعجاز ہی اعجاز معلوم ہوتی ہے، لیکن اکثر اور عموماً، تو صرف اِس وجہ سے ترقی کرتے ہین کہ اونکے پاس عیش و عشرت کرنے اور بے کار پڑے رہنے کو، آٹھ آنے پیسے بھی نہ تھے +

کُل شخصی اور قومی ترقی کی اصل جڑ۔ محنت کی ضرورت پڑنی ہے + انسان کے لئے اِس سے بڑھکر اور کوئی بدبختی نہین ہو سکتی، کہ اوسکی کُل

خواہشین، کُل اُمیدین پوری کردی جاوین، اوسے اُمید اور خواہش اور محنت کرنے کا موقع ہی نہ ملے + † مارکوئیس ڈی اِسپائ نولا نے سَر ہوریس سے پوچھا کہ "تمھارا بھائی کیون مرگیا؟" - اونھون نے جواب دیا کہ "اوس بیچارے کو کوئی کام کرنے کے لئے نہ تھا، اِس لئے مرگیا" + صاحب نے یہہ سُنکر ایک آہ سرد کھینچی اور مُتعجب ہوکر کہا "کیا یہہ ہمارے ایک بہادر جرنیل کے مار ڈالنے کے لئے کافی ہے؟"

اکثر لوگ جو تجارت اور کاروبار مین کامیاب نہین ہوتے، زمانہ کی شکایتین کیا کرتے ہین + لارڈ مِرتائن صاحب لکھتے ہین "مجھکو حساب سے سخت درجہ کی نفرت ہے" + بیشک اگر صاحب موصوف، حساب سے متنفّر نہ ہوتے، تو اونکی یہہ نوبت نہ پہونچتی، کہ اونکے بڑھاپے مین اونکے مداح اور بہی خواہ ، اونکی اوقات بسری کے لئے دربدر چندہ مانگتے پھرتے +

بعض اپنے کو بدقسمت سمجھ لیتے ہین اور کہتے ہین "فلکِ کج باز میرے سراسر مخالف ہے - یہان تک کہ ایک مرتبہ مین نے ایک ایسے ہی حضرت کو کہتے سنا کہ "اگر مین ٹوپی بناکر بیچنے لگون، تو شاید دنیا مین کُل آدمی بے سر کے

---

† مارکوئیس ڈی اسپائ نولا - ملک اطالیہ کا مشہور جرنیل - جنوا شہر مین ۱۵۶۹ء مین پیدا ہوا اور ۱۶۳۰ء مین مرگیا +

پیدا ہونے لگین"+ لیکن اگر غور سے دیکھا جاوے، تو معلوم ہوگا کہ ایسے لوگ، عموماً اپنی ہی غفلت - بدانتظامی - فضول خرچی - اور کاہلی کے نتیجے بھگت رہے ہین + ڈاکٹر جونسن† جو اپنی جیب مین صرف تھوڑے سے پیسے لیکر لندن آئے تھے، اور جب ایک لارڈ کو خط لکھا تھا، تو اوسمین "آپ کا خادم فلان" کی جگہہ "آپ کا فاقہ کش خادم جونسن" لکھا تھا - یہہ لکھتے ہین کہ دنیا کی کل شکایتین، غلط، اور بیجا تہمتین ہین - مین نے کبھی کسی لائق شخص کو، محتاج اور پریشان نہین دیکھا + جہان کہین اور جب کبھی لوگ تباہ ہوئے ہین، تو اپنی ہی بدولت +

‡ واشنگٹن آروِنگ امریکا کا نامی مصنّف، لکھتا ہے کہ - لایق شخص، اور کامیاب نہ ہو! یہہ جھوٹ ہے - اور کاہلون اور سست آدمیون کا ایسا کہنا، یہہ اونکی مکاری ہے - یہہ جھوٹ خلائق کو بدنام کرتے ہین - اگر وہ لائق تھے اور اونکی ترقی نہ ہوئی، تو ضرور وہ سست و کاہل ہونگے + پختہ لیاقت والا اور عمدہ تعلیم یافتہ آدمی، دنیا کے بازار مین ہرگز بے خریدار بیٹھا نہین رہ سکتا!

---

† جانسن - دیکھو صفحہ ۴۳

‡ واشنگٹن آروِنگ - ملک امریکا کا مشہور مصنف تھا اسنے بہت سی مفید کتابین تصنیف کی ہین - اور شہر نیویارک مین ۱۷۸۳ء مین پیدا ہوا اور ۱۸۵۹ء مین مرگیا +

مگر ہان کوشش شرط ہے اور یون، بے ہاتھہ پاؤن ہلائے، گھر مین بیٹھے رہنے اور چھت کے تختون کو کئی دفعہ گن ڈالنے سے تو کچھہ بھی نہین ہوتا"+ اکثر لوگ یہہ کہا کرتے ہین کہ گستاخ اور بے ادبون کی، تو ترقی ہوتی ہے اور بیچارے سیدھے سادے، شرمگین، لایق لوگ محروم رہ جاتے ہین !!+ لیکن یہہ بھی اکثر دیکھا جاتا ہے کہ، اِس قسم کے گستاخ آدمیون مین، مستعدی اور چُستی کی ایک ایسی صفت ہوتی ہے، جسکے بغیر نری لیاقت اور قابلیت، محض بیکار شئے ہے - بھونکنے والا کُتّا - سوتے رہنے والے شیر ببّر سے کہین زیادہ مفید ہے + توجّہہ - محنت - درستی - خوش سلیقگی - وقت کا خیال - چُستی - یہہ سب کی سب کاروبار مین ترقی کے لئے، ضروری صفتین ہین - ہان مین مانتا ہون کہ، یہہ چھوٹی چھوٹی، گران قدر اور پاکیزہ صفتین، عموماً ہم لوگون کی نظرون مین بہت ہی ہیچ اور ادنی معلوم ہوتی ہین، لیکن حقیقتاً، انسان کی ترقی اور راحت کے لئے، یہہ ضروری اسباب ہین + یہی وہ چھوٹے چھوٹے اوصاف ہین، جو بارہ بار کے برتے جانے سے، آخرش انسان کی طبیعت اور عادت ہو جاتے ہین - ایک فرد کیون، بلکہ قوم کی قوم کا چلن بھی، ایسے ہی چھوٹے چھوٹے جزون سے مرکب ہوتا ہے + تواریخ مین ڈوب کر دیکھو! اور ہر قوم کی تباہی کی علّت پر غور کرو، تو تمہین پتا لگے گا، کہ انہین چھوٹی چھوٹی صفتون کے چٹان سے اونکی کشتیان ٹکرا کر پاش پاش ہو گئی ہین +

کُچھ نہ کُچھ کام، اِس دار العمل مین ہر انسان کو ضرور کرنا ہی ہے، اِسلئے لازم ہے کہ ہر کوئی کسی نہ کسی قسم کے کام کرنے کی لیاقت پیدا کرلے، خواہ وہ انتظام خانہ داری سے متعلق ہو، خواہ تجارت کے کارخانے کا پھیلانا خواہ سلطنت کا انتظام کرنا ہو سب ہی کام، کام ہین +

چند آدمیون کے حالات، جو جابجا اِس کتاب مین بیان ہو چکے اوس سے ظاہر ہو گیا، کہ ترقی کے لیے، محنت کس قدر ضروری شے ہے!۔ اِس لئے اب دوبارہ مجھے اِسکے ثابت کرنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی + اور بے شک یہہ بدیہی ہے، کہ محنت - خوش قسمتی کی جڑ ہے + درستی اور خوش سلیقگی ہی ترقی کے لئے بہت ضروری صفتین ہین - بے شک سلیقہ مند آدمی اِس بات کا ثبوت ہے، کہ اوسنے اچھی تعلیم پائی ہے + سوچنے مین سلیقہ - بولنے مین سلیقہ - انتظام مین سلیقہ - غرض ہر جگہہ سلیقہ ہی سلیقہ کی ضرورت ہے + انسان کو لازم ہے کہ جس کام کو شروع کرے، اُسکو پورا ہی کر چھوڑے - کیونکہ، ایک چھوٹے سے کام کا کامل اور تمام ہو جانا - دس بڑے کامون کے ادھورے پڑے رہنے سے ہزار درجہ بہتر ہے + سلیقہ، درستی، اور ہر کامون کو سڈول طور پر انجام دینا - اِن صفتون پر بہت کم توجّہ کی جاتی ہے + ایک بہت بڑے عالم نے مجھ سے کہا کہ ایسے لوگ بہت ہی کم ہین جو کسی ایک واقعہ کو بھی سڈول طور پر اور سلیقہ سے بیان کر سکتے ہون، ضرور کُچھ نہ کُچھ

کسر رہ ہی جاتی ہے + کسی آدمی کا ایک چھوٹا سے چھوٹا کاروبار بھی دیکھکر، بہت اچھی طرح معلوم ہوسکتا ہے، کہ' یہہ کیسا آدمی ہے' + اگر وہ شخص لایق بھی ہے - نیک چلن بھی ہے، لیکن بدسلیقہ ہے، تو اوسپر ہرگز اعتماد نہیں کرنا چاہیے! اوسکا کام ہمیشہ دُہرایا جائیگا +

† چارلس جیمس فوکس کی یہہ ایک عادت تھی کہ، وہ ادنی سے ادنی کام کو بھی پوری محنت سے انجام دیتے تھے + جب وہ سلطنتِ انگلستان کے وزیر مقرر ہوئے، تو اون سے کسی نے، اونکے بدصورت حرف لکھنے کی، شکایت کی - اُنھوں نے فوراً ایک خوشنویس نوکر رکھا اور بچّوں کی طرح حرف مشق کرنا شروع کیا - پھر محنت کیا کچھہ نہیں کرتی ہے! تھوڑے ہی دنوں مین وہ خوشنویس ہوگئے + اِنہیں چھوٹی چھوٹی باتوں پر دھیان دینے سے، اِنھوں نے اتنی بڑی شہرت حاصل کی +

کامیابی اور ترقی کے لئے، خوش سلیقگی ایک بہت ضروری چیز ہے - اِسکی بدولت، بڑے سے بڑا کام آسانی سے تمام ہوجاتا ہے - خوش سلیقگی، گویا بکس مین چیزون کا تہ بہ تہ چُلنا ہے - اچھا چُننے والا، بُرے چُننے والون سے

---

† چارلس جیمس فوکس - انگلستان کا مشہور فصیح البیان اور مدبّر سلطنت تھا - سکرٹری اوف اِسٹیٹ کے عہدہ پر بھی ممتاز رہا - ۱۷۴۹ء مین پیدا ہوا اور ۱۸۰۶ء مین مرگیا +

دونی چیزین، بکس مین رکھ سکتا ہے + کسی کام کو سلیقہ کے ساتھ کرنے کی بہت ہی آسان ترکیب یہہ ہے کہ ہر ایک کام کو اوسی کے وقت مین کر ڈالین - دوسرے وقت کے سلئے اوٹھا نہ رکھین سیسل صاحب کی عادت تھی، کہ کبھی کسی کام کو اُدھورا نہین چھوڑ سنتے تھے - کبھی ایسا نہین کرتے کہ میان! اسوقت رہنے دو کسی دوسرے وقت کر لینگے - اونہین، کبھی ایسا بھی اتفاق ہوا ہے کہ کھانے کا وقت ہو چکا ہے اور وہ کسی کام کو پورا کرنیکی کوشش کر رہے ہین - آخر، جب اوس کام کو پورا کر چکے، تو کھانے کو بیٹھے + ڈی وِٹ† صاحب کی بھی یہی راے ہے کہ ہر ایک کام کو اوسی کے وقت مین پورا کر لینا، کامیابی اور ترقی اور خوش سلیقگی کی دلیل ہے - صاحب موصوف لکھتے ہین کہ اگر مجھے کہین خطوط روانہ کرنے ہوتے ہین، تو مَین اوسوقت، سوا خط لکھنے اور اونکے روانہ کرنے کے، اَور کسی کام کو خیال مین بھی نہین لاتا - اگر مجھے کوئی خانگی کام درپیش ہوتا ہے، تو مین اوسوقت، ہمہ تن اوسی مین مصروف رہتا ہون، یہان تک کہ اوسکو پورا ہی کر لیتا ہون +

ملک فرانس کے ایک وزیر سے، جو اپنے کامون مین بہت چالاک اور تیز اور اِسپر، تماشون کا عاشق زار تھا، - جب لوگون نے پوچھا کہ "بھائی!

† ڈی وِٹ صاحب قوم کے ڈچ ایک نامی سپہ سالار گذرے ہین ۱۶۷۲ء مین انکو باغیون نے تنہا قتل کر ڈالا +

تم سے یہہ دونون کام کیونکر ہو سکتے ہین ؟ تو اوسنے کیا خوب جواب دیا اور بہت صحیح جواب دیا "بھائی! مین آج کا کام کبھی کل پر نہین چھوڑتا۔ اِس لئے سیر و تماشے، میرے کامون مین خلل انداز نہین ہو سکتے" + بڑے بڑے کامونکو خود مستعد ہو کر انجام کرنا چاہئے + اگر تم چاہتے ہو کہ، تمھارا کام پورا ہو اور سُدھر جائے تو تمھین لازم ہے، کہ خود مستعد ہو کر اوس کام کو کرو، اور اگر تم اوسکا ناتمام رہنا ہی پسند کرتے ہو اور اپنے کامون کو اپنے سامنے، اپنے آنکھون، بگڑتے دیکھ سکتے ہو، تو بے شک کسی دوسرے کے سُپرد کرو +

ایک کاہل زمیندار نے، قرض سے پریشان ہو کر، اپنی نصف زمینداری تو بیچ ڈالی اور باقی نصف کو، ایک کسان کے ساتھہ، لبست[۲] سالہ بندوبست کر دیا + میعاد گذرنے پر اوس کسان نے زمیندار صاحب سے آکر کہا "جناب! اگر آپ کو منظور ہو، تو اوس زمین کو میرے ہاتھہ بیچ ڈالئے" + زمیندار کو یہہ سُن کر، سخت حیرت ہوئی اور کہا "بھائی! مین تو اپنی زمینداری کا انتظام خود نہ کر سکا حالانکہ میری زمینداری، اِسکی دونی تھی، اگر مین پریشان تھا، خرچ، آمدنی سے کہین زیادہ تھا، مجبور نصف تو بیچ ڈالی، اور نصف کا تیرے ساتھہ بندوبست کیا، پھر تجھکو اوسی نصف مین، اتنا نفع کہان سے ہو گیا، کہ دو ہزار روپے سالانہ دینے پر بھی، اب اتنی لیاقت پیدا کر لی، کہ اوس زمین کی خریداری کی خواہش کرتا ہے!!"۔ کسان نے جواب دیا "صاحب! بس فرق اتنا ہے" کہ

آپ نے اپنی زمینداری کو کہا کہ "جا" اور مین سنے اوسے کہا کہ "آ"، آپ چپ چاپ اپنے آرام کے خیال مین بیٹھے رہے اور چیزین برباد ہوتی رہین - اور مین سویرے اوٹھا اور اپنے کام پر آپ نگران رہا" + سر والٹر اسکاٹ نے ایک نوجوان کو خط لکھا تھا کہ بھائی! اپنے وقت کو کبھی رایگان نکرنا - جو کام کرنا ہو، اوسے فوراً ہی کر لینا چاہئے - اپنے کامون سے فرصت پا چکنے کے بعد چین اور آرام کرنا چاہئے - اور پہلے ہی سے آرام اور تن آسانی کے خیال مین پڑے رہنا - اوس کام سے دست بردار ہونا ہے + اور نتیجہ - دست افسوس ملنا اور سر پیٹنا ہے، تمنے سپاہیون کی رجمنٹ کو روانہ ہوتے، تو دیکھا ہوگا دیکھو! اگر پہلی صف، اچھی طرح نہین چلتی ہے، تو ضرور پچھلی صف والے، پریشان اور ابتر ہو ہی جاتے ہین - انکا آگے بڑھنا، انکی تیزی، - اوس اگلی صف کے قدم بڑھانے اور اوسکی تیزی پر موقوف ہے - بس ٹھیک یہی حال کاروبار کا ہے - اگر ہاتھ کا کام فوراً، جلدی جلدی اور اچھی طرح یکے بعد دیگرے نہین کیا جائے، تو پھر آخر کامون کا ہجوم ہوجاتا ہے اور سب مل کر دبانا شروع کرتے ہین - اور پریشانی کا مقابلہ، انسان کا دماغ تو نہین کر سکتا +

وقت کی پوری قدر کرنے سے، انسان، چستی کے ساتھہ، ہر کام کو وقت پر کرتا ہے - ملک اطالیہ کا ایک حکیم، وقت کو اپنی جایداد کہتا ہے! اوسکا قول ہے "یہہ وقت، ایک ایسی جایداد ہے، جسمین، بغیر تردد اور تلاش کئے،

کچھ بھی پیدا نہین ہوتا، لیکن اگر پوری کوشش کیجاوے تو کبھی، کسی کو، بے پھل دئے نہین رہتی + اور اگر یہہ بیکار چھوڑ دی جاوے، تو اوسمین سواے کانٹون اور بیکار درختون کے، کچھ بھی پیدا نہین ہوتا" + وقت کو اچھی طرح سے استعمال کرنے کا، ایک بہت ہی ادنی سے ادنی فائدہ یہہ ہے، کہ انسان بہتیری برائیون سے محفوظ رہتا ہے + کیونکہ کاہل اور بیکار شخص کا دماغ، شیطان کی دوکان ہے - اور بیکار آدمی شیطان کا تکیہ + ہمارا مفید کامون مین مشغول رہنا گویا زمین کا رعیت سے آباد رہنا ہے + اور بے کار رہنا - اوس خوش آیند زمین کا ویران اور خالی رہنا ہے + بیکار آدمی کے خیالات کے دروازے، کھلے رہتے ہین، اوس وقت لالچ - حرص و ہوا، فوراً اوسکے دماغ مین آگھستی ہے - اور برے برے خیال، جھنڈ کے جھنڈ آنے لگتے ہین + سمندر کے سفر مین، یہہ عموماً دیکھا گیا ہے کہ اوسی جہاز مین بغاوت پھیلی ہے، جسکے کارندے بیکار پڑے رہتے ہین، کیونکہ اوس بیکاری کے عالم مین، شیطان اونکے کان مین یہی پھونک دیتا ہے کہ چلو! کپتان کا کام تمام کرو اور جہاز اپنا کرلو - اسی لئے ایک تجربہ کار کپتان کا یہہ دستور تھا، کہ جب جہاز مین کوئی کام نہین ہوتا، تو مجبوراً نوکرون پر تاکید کرتا کہ " لنگر صاف کیا کرو +

کاروباری آدمی، وقت کو دولت سمجھتے ہین، لیکن حقیقت مین یہہ بیش بہا چیز دولت سے بھی کہین بڑھکر ہے + وقت کو اچھی طرح استعمال کرنا - ترقی کا

باعث اور نیک چلنی کی بنا ہے + وہ ہر ایک گھنٹا جو کاہلی اور واہیات کام مین صرف کیا جاتا ہے، اگر اوسکو کوئی شخص اچھی طرح استعمال کر سکے، تو اوسی ایک گھنٹے کی بدولت، چند برسون مین ایک جاہل - عالم - اور ایک بے وقوف - عقلمند ہو جا سکتا ہے + وقت اگر کامون مین صرف کیا جائے تو زندگی ثمروالہ ہو - اور موت - غلّہ کاٹنے کی ایک اچھی فصل معلوم ہو + اچھے خیالات اور عمدہ تجربے - ہماری کوئی جگہہ نہین لے لیتے، - انہین جہان چاہو لیتے پھرو - اِن سے کوئی تکلیف نہین پہونچتی، بلکہ یہہ، غربت اور سفر کے مہربان رفیق، اور زندگی بھر کے ہمدم، اور دانا مصاحب ہین ! اور لطف یہہ - کہ اِن کی مصاحبت یا رفاقت مین، نہ تو ایک کوڑی کا صرف ہے اور نہ کوئی دقّت + وقت کا اچھی طرح استعمال کرنا - بس آرام اور چین کے لئے موقع اور مہلت پانے کا یہی ایک طریقہ ہے ! اور اسی کے ذریعہ سے، انسان کسی قسم کا کاروبار پھیلا سکتا ہے اور اوسمین کامیاب ہو سکتا ہے اور پریشانیون سے بچ سکتا ہے + وقت کا، ٹھیک حساب، نہ رکھنے سے ہمیشہ کھلبلی پڑی رہتی ہے - اور پریشانی اور مصیبت سر پر کھڑی رہتی ہے + انگلستان کے مشہور سپہ سالار نِلسَن † نے ایک دفعہ کہا کہ میری ترقی صرف اسی وجہ سے ہوئی کہ

† نلسن - انگلستان کا ایک بہت بڑا نامی جرنیل تہا، اسکی فتح یابیون اور بہادری کا شہرہ ہے + ۱۷۵۸ء مین پیدا ہوا اور فرانسیسیون سے لڑتے وقت گولی سے زخمی ہو کر ۱۸۰۵ء مین مر گیا +

مین ہمیشہ، ہر کام پر پندرہ منٹ پہلے سے تلا رہتا تھا +

جس طرح بعض دولتمند، پہلے، دولت کی قدر نہین کرتے، یہان تک، کہ جب دولت اونکے ہاتھ سے نکلنے لگتی ہے، تب کہین نواب صاحب خواب غفلت سے چونکتے ہین۔ بس بجنسہٖ، یہی حال اکثر لوگون کا وقت کے ساتھ بھی ہے۔ یہہ، وقت کو بیکار صرف کیا کرتے ہین۔ کیسے کیسے بیش بہا گھنٹے، گران قیمت مہینے، نایاب سال، اونکی آنکھون کے سامنے ضایع ہوتے ہین، اور وہ، غفلت کی نیند مین پڑے سوتے ہین، کچھ خبر بھی نہین ہوتے! آخر جب اونکے مرنے کا دِن آن پہونچتا ہے، تب وہ، اپنے وقتون کو نیکیون اور بھلائیون سے معمور کردینے کا ارادہ کرتے ہین! مگر اب کیا ہوسکتا ہے؟ "مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد" + جب بے پروائی اور کاہلی کی عادت، پختہ ہوجاتی ہے اور جب ہم، اپنے ہاتھون کی باندھی ہوئی زنجیرون مین، خوب جکڑ جاتے ہین، تو پھر اوس وقت اون زنجیرون کا توڑنا نہایت مشکل ہوتا ہے + محنت سے ہم کھوئی ہوئی دولت پا سکتے ہین۔ بھولا ہوا علم حاصل کرسکتے ہین۔ دوا اور پرہیز سے، زائل شدہ تندرستی، ہم پھر دیکھ سکتے ہین، لیکن "گم شدہ وقت ہمیشہ کے لئے گم ہے"۔ سچ ہے "گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین" +

وقت کی قید۔ انسان کو وقت پر کام کرنے کا عادی بنا دیتی ہے + وقت کا لحاظ اور وقت پر کام کرنا۔ بادشاہون کے لئے اخلاق اور محمود صفت ہے اور

شریف آدمیون کا فرض ہے اور کاروباری آدمی کی ضرورت اور حاجت ہے + وقت کے خیال اور پابندی سے۔ انسان کو اپنے اوپر اعتماد ہوتا ہے + جو آدمی، انتظار مین دوسرون کو پریشان نہ کرے، وہ بے شک اپنے وقت کی بھی قدر کرتا ہے اور دوسرون کے وقت کی بھی + غرض ہمارا وقت کا خیال اور لحاظ رکھنا۔ اس امر کو ثابت کر دیتا ہے، کہ ہمکو دوسرون کی بھی تعظیم منظور ہے + یہہ، ایک قسم کی دیانتداری بھی ہے، کیونکہ، کسی سے ایک خاص وقت مین ملاقات کرنے کا وعدہ کرنا۔ یہہ بھی ایک قسم کا معاہدہ ہے، پھر جو شخص اس معاہدہ کو توڑتا ہے، وہ بے شک بے ایمان ہے، اور ہرگز دیانتدار نہین۔ اور چونکہ، وہ وقت، دوسرے کا ہو چکا تھا اور اب یہہ، اوسکو اپنے مصرف مین صرف کرتا ہے، تو اس لئے وہ دغاباز بھی ہے اور ہرگز نیک چلن نہین + جس شخص کو اپنے وقت کا خیال نہین۔ اوسکو اپنے کاروبار کا بھی خیال نہین رہتا۔ ایسون کے ہاتھ مین، ہرگز، کسی قسم کا کارخانہ سپرد کرنا نہین چاہئے + واشنگٹن† کا سکرٹری، ایک دفعہ اپنے آفس مین، وقت معینہ سے کچھ دیر بعد پہونچا۔ جب واشنگٹن نے اوس سے تاخیر کی وجہ پوچھی، تو اوسنے یہی جواب دیا کہ میری گھڑی کی چال کچھ غلط ہو گئی تھی، اسلئے مجھے وقت کا ٹھیک پتا نہ لگ سکا۔

† واشنگٹن۔ ملک امریکا کا نامی سپہ سالار جس نے انگریزون سے لڑکر اپنے ملک کو آزاد بنایا ۱۷۳۲ء مین پیدا ہوا تھا اور ۱۷۹۹ء مین مر گیا +

واشنگٹن نے اوس سے کہا کہ بھائی! یا تم نئی گھڑی مول لو، یا ہم نیا سکرٹری مقرر کرین، ورنہ ایسی چال سے تو کام نہین چل سکتا +

جس شخص کو اپنے وقت کا خیال اور پابندی نہین ہے، وہ دوسرونکے آرام وچین کا بھی برباد کرنے والا ہے + ایسے آدمی سے، جس کسیکو سروکار پڑیگا، وہ وقتاً فوقتاً ضرور خلجان مین پڑے گا - ایسا آدمی، ہمیشہ ایک انتظام اور سلسلہ کے ساتھہ، ہر کام مین دیری کرتا ہے - ایسا شخص، اپنی بے قاعدگی مین بہت ہی باقاعدہ ہے - اوسکی بے ضابطگی مین بھی، ایک ضابطہ ہے + اسکو دعوت مین ہمیشہ، کھانا کھانیکے بعد آنا ضروری ہے - اِسے، گاڑی چل چکنے کے بعد اسٹیشن پہونچنا چاہیے - اسے ڈاک روانہ ہونے کے بعد، پوسٹ آفس مین خط روانہ کرنا لازمی ہے - غرض، ایسے شخص کا ہر قسم کا کاروبار اسیطرح سے تہہ وبالا ہوجاتا ہے - اور جس شخص کو اِس سے کچھہ بھی تعلق رہتا ہے، وہ ضرور اوس سے ہمیشہ رنجیدہ اور پریشان رہتا ہے -

یہہ معمول ہے کہ جو ہمیشہ، عادتاً وقت کے بعد کام کرتے ہین، وہ وقت کے بعد کامیاب بھی ہوتے ہین، اور دنیا، اونکو اوس گوشۂ تنگ و تاریک مین پھینک دیتی ہے، جہان لوگ رات دِن زمانۂ ناہنجار کو کوسا کرتے ہین اور بخت و قسمت اور تقدیر و فلکِ کجرفتار کو گالیان دیتے ہین +

اگر آدمی اعلےٰ درجہ کا کاروباری ہوجانا چاہتا ہے، تو اوسے اِن صفات کے

علاوہ، مضبوطی اور استقلال بھی چاہئے - اوسے اِتنی چالاکی اور سمجھ بھی ہونی چاہئے، کہ وہ وقت پر فوراً معلوم کر سکے کہ، اِس جگہہ کس ڈھب سے کام ہو سکتا ہے، اور پھر فوراً اوسی ڈھب سے اوس کام کو مستعدی اور استقلال کے ساتھ پورا کرلے + اِس صفت کی ضرورت، خاص کر اون حالتون مین بہت ہوتی ہے، جن حالتون مین انسان کو خلق اللہ کی ایک جماعتِ کثیر پر حکمرانی کرنی پڑتی ہے، جیسے فوج کے سردارون اور بادشاہون کو + سپہ سالار کے لئے، صرف بڑا اجری اور لڑاکا ہی ہونا کافی نہین ہے، بلکہ اوسکو کاروباری اور محنتی آدمی بھی ہونا چاہئے - اوسکو اتنی لیاقت ضروری ہے، کہ وہ اتنا تو پہچان سکے، کہ کونسا آدمی کس کام کے سپرد کئے جانیکی لیاقت رکھتا ہے - اوسکو ضرور ہے کہ کل سپاہیونکی خوراک، پوشاک اور ہر طرح کے آرام کا پورا خیال رکھے + یہہ صفت یوروپ کے دو سردارون مین تھی اور وہ بیشک اعلےٰ درجہ کے کاروباری آدمی تھے - ایک نیپولین دوسرا وِلِنگٹن + -

---

ولنگٹن - انگلستان کا نامی جرنیل جسنے نپولین سے بادشاہ کو واٹرلو کی لڑائی مین شکست دی + ۱۷۶۹ء مین پیدا ہوا اور ۱۸۵۲ء مین مرگیا +

پانچوان باب

دولت کا اچھا اور بُرا استعمال

زر کہ بدنام کند اہل خرد را غلط است	بلکہ زر می شود از صحبت نادان بدنام

اِس دنیا کے بازار مین عقلمند اور دانا وہی ہے، جو روپے پیدا کرنے کی ترکیبون سے واقف ہوگیا - جس نے روپیہ صرف پیدا ہی نہین کیا، بلکہ اوسے بعنوان شایستہ صرف بھی کیا اور اپنے حق دارون کے لیے چھوڑ بھی گیا + یہہ کون کہہ سکتا ہے کہ خدا نے انسان کو صرف دولت ہی پیدا کرنے کے لئے بنایا ہے، مگر اسمین بھی شبہہ نہین کہ دولت ایسی چیز نہین ہے، جسکو نفرت کی نظر سے دیکھین اور رہبانون کیطرح اوس سے علحدہ رہنا، گویا سانپ کے زہر سے بچنا سمجھین + اسی دولت کے ذریعہ سے، سیکڑون جسمانی آرام ہمین میسر ہوتے ہین - اِسی دولت پر قوم کی قوم کی عمدہ حالت کا مدار ہے - جس قوم پر

افلاس چھا رہی ہو، کیا وہ کبھی معزز ہو سکتی ہے؟ جسمانی آرام کو جانے دو، انسان کے بہت ہی اعلیٰ درجہ کے ملکوتی قوائے بھی، اسی دولت کی بدولت شگفتہ ہوتے ہین - شگفتہ ہی ہونا کیون، بلکہ اون قوے کا ظہور مین آنا بھی اسی پر منحصر ہے + کیا، سخاوت - دیانت داری - انصاف - کفایت شعاری حُسن انتظام ایسی ایسی عمدہ صفتین، دولت کے بغیر نشو و نما پا سکتی ہین؟ مگر ہان، مین اِس سے بھی انکار نہین کر سکتا کہ اسی دولت کا، جب بُرا استعمال کیا جاتا ہے، تو سیکڑون صفات ذمیمہ ہمارے دلون مین پیدا ہو جاتے ہین! لالچ، دغابازی، خود غرضی، بخالت، فضول خرچی، حق تلفی وغیرہ، اِسی دولت کے بُرے استعمال کے نیتجے ہین! لیکن اِسمین، دولت کا کچھ قصور نہین، آزاد انسان، ہر چیزون اور ہر قوتون کو بُرے اور بھلے، دونون طور پر استعمال کر سکتا ہے، وہ اون سے نیک اور بد، دونون قسم کے نیتجے حاصل کر سکتا ہے + ہِنری ٹیلر† صاحب فرماتے ہین "کہ اگر انسان روپیہ پیدا کرنے - اوسکو پس ماندہ رکھنے - خرچ کرنے - لین دین کے معاملے - لوگون کو قرض دینے، لینے اور وارثون کے لئے چھوڑ جانے مین پورا پورا کامل نکل آئے اور کسی مدّ مین، کہین بھی لغزش نہ کھائے،

† ہنری ٹیلر - ایک انگریزی پادری اور کئی کتابون کا مصنف تھا، ۱۸۸۶ء مین مرگیا +

تو بے شک وہ قریب قریب کامل آدمی کے ہے"

ہر آدمی پر فرض ہے کہ فراخ دستی اور فراغت حالی کے لئے مناسب کوشش کرے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے، اوسے جسمانی آرام میسر ہوگا اور یہہ جسمانی آرام، وہ شے ہے جس کے بغیر روحانی ترقیاں ممکن ہی نہین + "خداوندِ مکنت بحق مُشتغل۔ پراگندہ روزی پراگندہ دِل +" فراخ دست انسان ہی، اپنے عزیز اور اقارب کے بھی کام آسکتا ہے۔ تو کیا اپنے عزیزون اور رشتہ دارون کی مدد نہین کرنی چاہیئے؟ اون کی مدد نہ کرنی تو گویا کافر بننا ہے + دوسرے یہہ کہ، لوگون کی نظرون مین بھی تب ہی ہماری عزت ہوسکتی ہے، جب وہ دیکھین کہ یہہ کسی کا دست نگر نہین، بلکہ روز بروز دولتمندی کے میدان مین آگے ہی بڑھتا چلا جاتا ہے +

انسان، جب منتظم ہوتا ہے اور جب اپنی چادر کے اندازے سے پاؤن پھیلاتا ہے، تو اوسمین ایک بہت ہی عمدہ صفت حاصل ہوجاتی ہے، یعنی کہ وہ نفس کُش ہوجاتا ہے اور یہہ نفس کُشی، وہ چیز ہے جسکے بغیر، انسان، انسان ہی نہین کہا جاسکتا + †جان اِسٹرلنگ صاحب فرماتے ہین "تعلیم

† جان اسٹرلنگ انگلستان کا مصنّف اور اخبار ٹائمس کا مشہور اڈیٹر تھا۔ اسکی سوانح عمری کو مسٹر کارل آیل صاحب نے نہایت عمدگی سے لکھا ہے + سنہ ۱۸۰۶ع مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۸۴۴ع مین مرگیا +

بہت ہی خراب کیون نہ ہو۔ لیکن اگر اوسمین نفس کشی کی بھی تعلیم ہوتی ہو، تو
یہہ تعلیم، اوس تعلیم سے کہین اعلےٰ اور افضل ہے، جسمین ہر قسم کی تعلیم تو
ہوتی ہو، لیکن نفس کشی کی نہین"

پڑھنے والون کو ایسا خیال پیدا ہوسکتا ہے کہ۔ غُربا اور مزدورے،
بڑی محنت سے دولت پیدا کرتے ہین، یہہ تو ضرور کفایت شعار ہونگے۔
لیکن نہایت تعجب اور کمال افسوس کی بات ہے کہ یہہ مزدورے تو اَور بھی
برے درجے کے فضول خرچ ہوتے ہین، اپنی ساری کمائی تاڑی شراب مین
صرف کرڈالتے ہین + بھر کیا اِن مزدورون کی حالت کو کوئی قانون درست
کرسکتا ہے؟ ہرگز نہین۔ جب تک وہ خود اپنے نفس کو اپنے قابو مین نہ رکھین+
سَیمُواِل ڈُرُو† صاحب نے کیا خوب فرمایا ہے، "کفایت شعاری،
دور اندیشی، حُسن انتظام۔ ہماری برائیون اور عادتون کے بہت ہی عمدہ
مُصلح اور کاریگر ہین۔ اِنہین، اپنے دل کے گھر مین جگہہ دو! تمہین ہرگز جبر
نہین معلوم ہوگا۔ جبر معلوم ہونے کا ذکر کیا! یہہ تو دُنیا بھر کے قانونون
اور ایکٹون سے کہین بڑھکر، تمھاری زندگی کی بُرائیون اور آفتون کی بہت ہی
اچھی طرح اصلاح اور مرمت کرنے والے ہین" +

---

† سیمُواِل ڈرُو - دیکھو صفحہ ۶۸

† سُقراط کا قول ہے "جس آدمی کے دلمین یہہ خواہش ہے کہ وہ دنیا مین ایک تحریک پیدا کردے اور گویا ایک طرح کی ہل چل ڈالدے، اوسے لازم ہے کہ پہلے خود اپنے دِل کو متحرک کرلے، پہلے خود اپنے کو اپنے قابو مین رکھنے کی قدرت پیدا کرلے، تب البتہ اوس سے کچھ ہوسکتا ہے"+

وہ فضول خرچ جماعت، جو اپنی ساری کمائی کو پھونک ڈالتی ہے، ہمیشہ ذلیل اور خوار رہیگی! دوسرون کی نظرون مین، اوسکی قدر تو کیا خاک ہوگی، وہ خود آپ اپنی نظرون مین ذلیل بنی رہیگی+ مجھے حیرت ہے کہ کیا فضول خرچ کے دلمین یہہ خیال بھی نہین آتا کہ "میرے مرنے پر، میرے بال بچون کی کیا کیفیت ہوگی؟ کیا اونکی بھی مصیبتون کی مہیب تصویر، کبھی اوسکی نظرون کے سامنے نہین کھینچتی!؟ ‡ مِسٹر کوبڈن صاحب نے ایکبار مزدورون کی کمیٹی مین یہہ فرمایا: " دنیا ہمیشہ سے دو قسم کے آدمیون سے مرکب رہی ہے۔ ایک تو وہ، جو فضول خرچی مین ہمیشہ اپنا سرمایہ برباد کرتے ہین۔ اور دوسرے وہ، جو کفایت شعار ہین+ مگر تم

---

† سقراط۔ دیکھو صفحہ ٦٣

‡ مسٹر کوبڈن۔ انگلستان کا تاجر اور پارلیمنٹ کا ممبر اور بڑا سیاح تھا۔ شہر ڈنفرفورڈ مین پیدا ہوا اور لندن مین ١٨٦٥ء مین مرگیا +

اِس کو یاد رکھو! کہ اِس جہان مین جتنی پلٹین - سڑکین - جہاز اور کُل وہ چیزین، جن سے ہم لوگون کو آرام ملتا ہے، بنی ہین، وہ کُل اسی دوسرے فرقہ کے آدمیون کی بنائی ہوئی ہین - فضول خرچ اور بے پروا، ہمیشہ اِنکے غلام بنے رہے ہین اور بنے رہینگے + بیشک، فطرت کا قانون یہی ہے اور اگر مین یہہ کہون کہ - فضول خرچ اور لا اُبالی آدمی ترقی کر سکتا ہے - تو مجھہ سا جھوٹھا اور منافق کوئی دوسرا ہو نہین سکتا "-

† مِسٹر برائٹ صاحب نے بھی ایکبار مزدورون کی کمیٹی مین ارشاد فرمایا "الحمد للہ کہ اب انگلستان کے ہر درجہ کے آدمیون مین دیانت داری پائی جاتی ہے اور اب ہر کسی کے دلمین یہہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ - بُری حالت سے نکلو اور اچھی حالت کیطرف بڑہو - مگر یہہ یاد رکھو! کہ ترقی، صِرف خواہش ہی سے نہین ہو سکتی، ترقی کے لیے، یہہ تین چیزین ضروری لوازمہ ہین "- محنت، کفایت شعاری اور بُرے فعلون سے پرہیز "- جب تک ہم اِن پر عمل نہونگے، ترقی ہو نہین سکتی + ترقی کرنے کے لئے کوئی نئی راہ نہین ہے وہی پُرانی راہ، جسپر اگلے چلے تھے، ہمکو بھی اُوسی پر

† مسٹر برایٹ انگلستان کا تاجر اور پارلیمنٹ کا ممبر ۱۸۱۱ء مین پیدا ہوا اور ابھی تک زندہ ہے +

چلنا ہوگا + دیکھو! انہین مندرجہ بالا صفتون پر کاربند ہونے کی وجہ سے آج انگلستان مین متوسط درجہ کے آدمی کثرت سے دکھلائی دیتے ہین - اور ایک زمانہ وہ بھی تھا کہ، اِن صفتون پر معمّل نہونے کی وجہ سے، اِسی انگلستان مین، امیرون اور غریبون کے سِوا، متوسط درجہ کے آدمیون کا وجود تک نہ تھا + تم یہہ کبھی نہ سمجھنا! کہ - گورنمنٹ یا کوئی قانون تمہاری حالت کو بدل سکتا ہے' - مجھی بہت غور و فکر کے بعد، یہہ بات معلوم ہوئی ہے، کہ تمکو آپ اپنی مدد کرنی چاہئے - بس اِسکے سوا کوئی دوسرا ذریعہ تمہاری ترقی کا ممکن نہین -"

کفایت شعاری سے صرف روپے جمع کرنا اور صندوقون مین قفل لگاکر رکھنا، خزانہ کے سانپ کیطرح، رات دِن اوسکی صرف حفاظت ہی کرتا رہنا - بیشک نہایت ذلیل کام ہے + اور اِسمین کچھہ شبہہ نہین کہ بخیل ہمیشہ ذلیل ہے! لیکن کفایت شعاری اس غرض سے، کہ زندگی آرام سے بسر ہو، کسی کا دست نگر ہونا نہ پڑے - بے شک ایک مردانہ کام ہے - اور اِس نیّت سے کہ عزیزون، رشتہ دارون کے حقوق سے سبکدوشی ہو، قوم کی امداد کرسکون - نہایت ہی اعلیٰ بلکہ قابل تحسین کام ہے + † فرانسِس ھارنر صاحب نے ایک مرتبہ، اپنے بیٹے کو یہہ

† فرانسِس ہارنر — ایک انگریزی مصنف تھا - اِس نے سیاست مدن پر کئی تحریرین

نصیحت کی کہ۔ "اگر تم اپنی زندگی آرام سے بسر کرنی چاہتے ہو، تو کفایت شعاری کو فرض سمجھو + یہہ صفت اِس قابل ہے کہ، ہر شخص اِس سے موصوف ہو + آزادی، اِسی کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے۔ اور آزادی کا حاصل کرنا ہر ذی ہوش، خصوصاً بلند حوصلہ انسان پر، ایک بہت ہی ضروری فرض ہے" + ہر شخص کو لازم ہے کہ اپنی چادر کے انداز سے پاؤن پھیلائے۔ بغیر اِسکے، دیانت داری محال ہے، کیونکہ جو شخص اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرتا ہے، وہ ضرور دوسرون کے سر کھیلتا ہے +" "باگرسنگی قوت پرہیز نماند + اِفلاس عنان از کفِ تقویٰ بستاند" + وہ حضرات، جو چندروزہ عیش و عشرت مین، اپنا کُل سرمایہ خرچ کر ڈالتے ہین اور اپنے حق دار عزیز و اقارب کا خیال تک دلمین نہین لاتے، وہ پہلے تو اپنی عیاشی کے نشہ مین کچھ ایسے بدمست رہتے ہین کہ ایک نہین سمجھتے، لیکن جب گدائی کی تُرشی اونکا سارا نشہ اوتار دیتی ہے، تب اونہین اپنے افعال پر حسرت اور ندامت ہوتی ہے اور اب آکر اونہین اپنی دولت کی قدر و منزلت معلوم ہوتی ہے، مگر "اب پچتائے کیا ہوت ہین جب چڑیا چگ گئی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۲

لکھی ہین اور پارلیمنٹ کا ممبر بھی تھا۔ شہر اڈنبرا مین ۱۸۰۳ء مین پیدا ہوا اور ۱۸۹۱ء مین مرگیا +

کھیت" یہہ فضول خرچ، اگرچہ فطرتی سخی بھی ہون لیکن اُنکی بے پروائی، انہیں ایسا کوئیں جھنکاتی ہے کہ آخر یہہ اپنی نظرون مین آپ ذلیل ہوجاتے ہین + یہہ اپنی اچھی خاصی دولت کو، اپنے گرانمایہ وقت کیطرح، اک قلم پھونک ڈالتے ہین + اور جب اونکی دولت، اونکی فضول خرچیون کے لئے کافی نہین ہوتی، تو آخر اِس موہومی اُمید پر قرض لیتے ہین کہ آیندہ ادا ہوجائے گا - ادا تو کیا خاک ہوگا، رہی سہی آزادی کا تاج بھی چھِن جاتا ہے اور آخر کو، شرافت سے بھی دست بردار ہونا پڑتا ہے + ایسے آدمی، دنیا کے بڑے شاکی ہوتے ہین - اور ہمکو تمکو اپنا دشمن سمجھ لیتے ہین، لیکن سچ پوچھو تو انکا کوئی بھی دشمن نہین ہوتا، یہہ اپنے دشمن، آپ ہوتے ہین + جس شخص نے اپنے اوپر رحم نکھایا، پھر اوسکا دوسرونکی رحمت اور شفقت کا امیدوار ہونا، محض بیوقوفی ہے + وہ آدمی، جو حساب وکتاب سے چلتے ہین، جو سنبھل سنبھل کر اور پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہین، اکثر اونہین کے جیبون مین اتنے روپے پائے جاتے ہین، جو کبھی کسی مصیبت زدہ کے کام آجائین ؛ لیکن وہ حضرات، جو شاہ خرچ کہلاتے ہین، وہ تو صرف نام ہی کے شاہ ہوتے ہین ؛ ایک محتاج کی مدد بھی اون سے نہین ہوتی +

اِسمین شبہہ نہین کہ، کوتہہ اندیشی ہی کی وجہ سے، انسان کاروبار مین تنگ دِل ہوجاتا ہے - اور ایسون سے اِس جہان مین کامیابی بہت

مشکل ہے + جس کی نظر ہمیشہ ایک ہی کوڑی پر رہتی ہے، وہ دو کوڑی کبھی نہین دیکھ سکتا - ایک چھوٹے دانہ ہی کے تاک مین بیٹھنے والی چیونٹی - پہاڑ کو کبھی خیال مین بھی نہین لا سکتی، یعنی، جو شخص دِنائت پر کمر باندھتا ہے، وہ اکثر مرتے مرتے دم تک دنیّ الطبع ہی رہتا ہے، کبھی بلند نظر نہین ہوتا + اوسکی نظر صرف جزئیات ہی پر محدود رہتی ہے - کلّیات کا تصور اوسکے دماغ مین سما ہی نہین سکتا + بیشک، دیانت داری کیطرح، سخاوت بھی بہت عمدہ پوُلسِی (حکمت عملی) ہے + تواریخ مین ایسی مثالین بہت ہین، جنسے ثابت ہوتا ہے کہ، دیانت دار اور سخی ہی ہمیشہ کامیاب رہے اور چل نکلے اور بخیل اور تنگ دل آدمی، مونہہ ہی دیکھتے رہ گئے: سچ ہے" جسکی دیغ اوسی کی تیغ "

خالی کیسہ، ہمیشہ سرنگون ہی رہتا ہے: اسیطرح، قرضدار کبھی سر بلند نہین ہوتا، وہ لالچی بن جاتا ہے، وہ، اپنے مہاجن کا گویا غلام ہو جاتا ہے اوسکی نظر ہمیشہ نیچی رہتی ہے، وہ، سچائی پر کبھی قایم نہین رہ سکتا - یہہ مقولہ بہت ٹھیک ہے کہ" قرض کی پیٹھ پر جھوٹھ کی سواری" یعنی قرض کے ادا کرنے اور تقاضون سے بچنے مین، انسان کو اکثر وعدہ خلافی کرنی پڑتی ہے جھوٹھا وعدہ کرنا ہوتا ہے - پہلے ہی مرتبہ قرض نہ لینا اور قرض دینے والے کا احسان مند نہ ہونا - بہت آسان ہے، لیکن جب انسان ایک مرتبہ قرض کا

بوجھ اوٹھا لیتا ہے، تو دوسری دفعہ پھر اوسکا بوجھ اوٹھا لینے مین، اوسے کچھ روک اور مضایقہ نہین ہوتا۔ اور آخر نوبت یہان تک پہونچتی ہے کہ وہ شخص، قرض کے اوس جال مین پھنس جاتا ہے، جس سے ہزار کوشش کرنے پر بھی، نکلنا دوبھر ہو جاتا ہے۔ سر چشمہ شاید گرفتن بہ میل * چو پُر شد نہ شاید گذشتن بہ پیل + جیسے، کوئی جب ایک جھوٹ بولتا ہے، تو اوس جھوٹ کو پایۂ صداقت پر پہونچانے کے لئے، اوسے کئی جھوٹ بولنے کی ضرورت پڑتی ہے، اسی طرح سے، جو شخص ایک دفعہ قرض لیتا ہے، تو پھر اوسے، اوس قرض کو ادا کرنے کے لئے مُسلسل اور غیر متناہی قرض لینا پڑتا ہے + †جانسن صاحب نے قرض کے بارے مین کیا عمدہ مضمون لکھا ہے کہ۔ قرض لینے کے عادی نہ بنو۔ یہہ تمہین صرف تکلیف ہی نہین دیگا، بلکہ مصیبت مین بھی پھنسائے گا اور غریب بھی بنا چھوڑیگا۔ اور تم جانتے ہو کہ اسی غربت کی وجہ سے، انسان بہتیرے نیک کامون کے کرنے سے مجبور رہ جاتا ہے۔ اسی غربت کی وجہ سے بہتیرے جرمون کا مرتکب ہوتا ہے، اِسلئے ہرگز قرض نہ لو اور ہمیشہ اسکا خیال رکھو کہ غُربت تمہارے پاس نہ پھٹکے + اِنسان کی کُل خوشیون کا خون

† جانسن ۔ دیکھو صفحہ ۴۳

کرنے والی - یہی غربت ہے + جتنی مقدار تمہارے پاس ہو، اوس سے بہت کم خرچ کیا کرو - کفایت شعاری سے تمہین صرف چین و آرام ہی نہین نصیب ہوگا بلکہ تم سخی بھی ہو سکتے ہو + جو شخص اپنی مدد نہین کر سکتا ہے، وہ دوسرون کی مدد کیا کر سکتا ہے! ہملوگ کسی کی مدد تب ہی کر سکتے ہین، جب ہمارے پاس اپنے ضروری اخراجات سے فاضل سرمایہ ہو"

ہر شخص پر یہہ فرض ہے کہ وہ اپنے مصارف کو قلم بند کیا کرے + خرچ کا لکھہ رکھنا، کوئی بڑا مشکل کام نہین ہے اور اسمین بہت بڑا نفع ہے + لوک† صاحب کا یہہ مقولہ ہے "جب تک انسان کے اخراجات ہر وقت اوسکی نظر کے سامنے نہون، تب تک وہ، حساب سے چل ہی نہین سکتا"

نوجوانون کو لازم ہے کہ جب کسی کام مین ہاتھہ لگائین تو اوسکو بعنوانِ شایستہ شروع کرین، کیونکہ کسی کام کو بعنوانِ شایستہ شروع کرنا ہی، گویا اوسمین نصف کامیاب ہو جانا ہے + بہتیرے جوانون نے اسی غلط ابتدا کی وجہ سے، ایسی ٹھوکر کھائی ہے، کہ اونکی ہمت ہی پست ہوگئی ؎ سالے کہ نکوست از بہارش پیداست " ابتدا ہی مین، کسی کام کا سجل اور سڈول

† لوک - ایک انگریزی مشہور فلاسفر تہا - یہہ موحّد عیسائی تھا، اسکی تحریرین بڑی عظمت کی نظر سے دیکھی جاتی ہین ۔ سنہ ۱۶۳۲ء مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۷۰۴ء مین مرگیا +

ہونا، اوسکی آیندہ کی ترقیون کے بہت عمدہ آثار ہین۔

بہتیرے، صرف نتیجہ ہی اوٹھانیکی فکر مین پڑے رہتے ہین۔ اگلون نے اوس کام کو جس جگہہ سے شروع کیا تھا، وہین سے شروع کرنا اونہین بھاتا۔ بلکہ جہان پراون بزرگوارن نے اوس کام کو ختم کیا تھا، یہہ، اوسی جگہہ سے اوسکو شروع کیا چاہتے ہین۔ اونکے دلمین یہہ خواہش ہے کہ محنت کے نتیجے آپ سے آپ حاصل ہوجائین، لیکن محنت کرنی نہ پڑے + ایک صاحب سے جب لوگون نے پوچھا کہ جناب! آپ کے لڑکے اسقدر جلد کیون تباہ ہوگئے؟ اونکی تجارت مین ترقی کیون نہوئی؟ تو اونہون نے جواب دیا "حضرت! جب انسان ابتدا مین چنے چبا کر کسی قسم کا کارخانہ پھیلاتا ہے، تب انتہا مین پولاؤ قورمہ تک کی نوبت پہونچتی ہے، لیکن اِن حضرت نے پولاؤ قورمہ ہی سے ابتدا کی۔ اسی لئے انکی یہہ نوبت پہونچی"

نوجوانون کی ترقی کی راہ مین، لبھانیوالی اور للچانیوالی چیزون کا ہجوم ہوتا ہے۔ جہان وہ کسی خواہش سے بھی مغلوب ہوئے، تو پھر قدم قدم پر ذِلّت اونکے آگے ہے + نفسانی خواہشون کی پابندی، نوجوانون کے دلون سے اوس فطرتی نور کو زایل کردیتی ہے، جسکو خدا نے ہملوگونکی بھلائی کے لئے اونکے دلونمین رکھا ہے + جسوقت تمہارا نفسِ امّارہ تمہین برائیون کی ترغیب دے، اوسوقت، تمہارا نہایت دلیری اور مستعدی

سے، ایک نہیں کا لفظ کہدینا، اون برائیون سے بچنے کے لئے بس ہے، بری باتون کے نکرنے مین پس و پیش کرنا - بلا مین گرفتار ہونا ہے - کیونکہ اپنے حفظِ ناموس کے بارے مین جو عورت پس و پیش مین پڑی، تو سمجھو کہ اوسنے اپنی عزت اور آبرو کھوئی + برائیون سے بچنے کے لئے، صرف دعاؤن سے کچھ نہین ہو سکتا - برائیون کو کماحقہ برا سمجھ لینا ہی اون برائیون سے بچنا ہے - اب چاہو، تم اوسے دعا کہو یا نجات - خدا سے دعائین مانگنی اور منتّین کرنی کہ وہ ہم سے برائیون کو چھوڑا دے، اور پھر ہمت کر کے اون برائیون سے الگ نہونا - بڑی بے ادبی اور خلافِ تعظیم خداوندی بلکہ ایک قسم کا نفاق ہے + اِس زندگی مین سیکڑون لبھانے والی خواہشین اور خوش آیند چیزین، انسان کے سامنے آتی ہین پھر اونمین سے ایک کا بھی تابع ہو جانا - اپنی ایک خوبی کو کھونا اور رفتہ رفتہ کمزور بننا ہے، اگر انسان، دلیری اور ہمت کر کے ایک بری خواہش سے بچے، تو پھر اوسے دوسری سے بھی بچنے کی جرأت حاصل ہو جاتی ہے اور اسی طرح اگر برائیون سے برابر بچتا چلا جائے تو آخر اوسکو برائیونسے بچنے کی عادت ہو جاتی ہے - انتظام الٰہی یہی ہے کہ اس دُنیا کے کل کاروبار، عادتون سے ہوا کرتے ہین - † ھگ مِلر صاحب لکھتے ہین کہ "مین مستری کا کام کرتا تھا -

---

† ہگ مِلر - دیکھو صفحہ ۲۷

ایک دن مین اور میرے ساتھیون نے، معمول سے کچھ زیادہ کمایا۔ سبھون کی یہہ رائے ہوئی کہ آؤ! آج اسکی خوشی مین سب کوئی ملکر خوب شراب پئین۔ مین بھی اپنے ساتھیونکی دیکھا دیکھی، دو پیالے پی ہی گیا۔ گھر جو آیا، تو میری باتین بہکی بہکی ہوتی ہین، قدم کہین کے کہین پڑتے ہین، کتاب پڑھتا ہون، تو حروف بھاگتے نظر آتے ہین، آنکھہ ہے کہ ٹھہرتی ہی نہین۔ مجھے اپنی اِس حالت پر سخت ندامت ہوئی، دلمین مصمم ارادہ کیا کہ اب شراب کو کبھی ہاتھہ سے چھوؤنگا بھی نہین۔ چنانچہ اِس کامل ارادے سے مجھے بہت بڑا نفع ہوا۔ اور ابھی تک، مین اپنے اوسی مصمم قصد کی بدولت (خدا کے فضل سے) اوس بُری بلا سے بچا ہوا ہون" اسیطرح کا قطعی فیصلہ، اِنسان کو بُرائیون سے بچاتا ہے + اگر صاحب موصوف دوسری مرتبہ شراب پی لیتے، تو پھر اوس سے بچنا مشکل ہوتا اور اگر کہین اونہین اِس کی عادت پڑ جاتی، تو پھر معاذ اللہ تھا اوسکا چھوٹنا، مشکل کیا بلکہ ناممکن ہو جاتا۔ "خوے بد در طبیعتے کہ نشست نرود جز بمرگ پیش از دست" + شراب خواری، جوانون کے حق مین زہر ہلاہل ہے + † سر والٹر اسکاٹ انگلستان کا نامی شاعر اور قصہ نویس لکھتا ہے کہ شراب خواری اور کمال، ایک جگہہ جمع نہین ہو سکتے۔

---

† سر والٹر اسکاٹ۔ دیکھو صفحہ ۶۲

یعنی 'کامل آدمی اور شراب کا عادی ہو' یہہ ممکن نہین + شراب ۔ کفایت شعاری، تندرستی، ایمانداری، سب کو خاک مین ملاتی ہے +

اگرچہ برائیون سے بچنے کا مصمم ارادہ کر لینا، بعض حالتون مین بہت بہتر ہے، لیکن اصل یہہ ہے کہ جب تک خیالات نہین بدل لئے، تب تک عادتون کے بدلنے کے لئے ہزارون کوششین کیون نہ کی جائین، سب نقش بر آب ہین + اپنے اوپر فتح پانی اور اپنے کو اپنے قابو مین رکھنا، سب فتح یابیون سے بڑھکر ہے +

دولت کے بارے مین، سیکڑون مقولے اور بیسیون ضرب المثلین زبان زد ہین ۔ لوگ کہتے ہین کہ "قطرہ مین قطرہ ملے تو دریا ہو جائے ۔ بوند ہی بوند تالاب بھرتا ہے ۔ "قطرہ قطرہ بہم شود بسیار + دانہ دانہ است غلہ در انبار" ۔ جو کوڑی بچ رہی، وہ گویا از سرِ نو ملی ۔ جب تکلیف نہین، تو دولت بھی نہین ۔ جب پلیا نہین، تو مٹھائی بھی نہین ۔ کاہلی افلاس کی کُنجی ہے ۔ جسکے ہاتھ ڈوئی ما اوسی کا سب کوئی ۔ سب خرچ کروگے، تو بچاؤگے کیا؟ ۔ رات کو بھوکے پیٹ سو رہنا، صبح کو قرض دار اوٹھنے سے بہتر ہے "۔ بہ تمنائے گوشت مُردن بہ ۔ کہ تقاضائے زشتِ قصّابان" ۔ صبح خیزی دلیلِ دولت ہے + اسی قسم کی ضرب المثلون مین، دولتمندی کے اسرار مخفی ہین، انہین جملون مین، اگلون کے تجربونکے نتیجے پوشیدہ ہین +

حضرت سلیمان علیہ السّلام فرماتے ہین " کاہل، مسرف کا بھائی ہے + اے کاہل چیونٹی سے محنت سیکہ! جو شخص جاڑون کے خوف سے کھیت نہ جوتے گا ــــ، وہ غلہ کیونکر کاٹے گا؟ + بندۂ شکم اور شرابی یہہ دونون ضرور غریب ہونگے - کاہلی تمہین چیتھڑے پہنائیگی + دور اندیشی حاصل کرنی، دولت حاصل کرنے سے کہین بڑھکر ہے + "شب پراگندہ خسپد آنکہ پدید- نبود وجہ بامداد انش" + مور گرد آورد بتابستان + تا فراغت بود زمستانش "+

اگر آدمی، محنتی اور کفایت شعار ہو، تو بہت جلد اوس حالت کو پہونچ سکتا ہے، کہ جسمین کسی کا محتاج نہو + ایک پائی کی کوئی حقیقت نہین ہے، لیکن اگر اسی کو ہوشیاری سے صرف کرین، تو خانہ داری کے سیکڑون بکھیڑے سے نجات مِل سکتی ہے + ایک مزدور، جسکا نام ٹومس† رایٹ تھا، شہر مَیلنچسٹر کے گودام مین کام کرتا تھا - یکایک اس شخص کے دِل مین یہہ خیال پیدا ہوا کہ سرکاری مجرم قید خانہ سے رہائی پانے کے بعد بھی، نیک چلن نہین ہوتے اور اپنی بُری عادتون سے باز نہین آتے، کوئی

† ٹومس رایٹ صاحب - زمانہ حال کا ایک بڑا انگریزی مصنف ہے، اِس نے بہت سی کتابین از قسم تواریخ طیار کی ہین - سنہ ۱۸۱۶ع مین پیدا ہوا تھا +

ایسی تدبیر ہوتی، جس سے یہہ، سُدھر جاتے!" اِس بات کا، اوسکو بہت خیال رہا اور ہمیشہ اسی فکر مین رہتا کہ "کسی طرح یہہ نیک چلن بنجائین"+ یہہ شخص چھہ بجے صبح سے چھہ بجے شام تک، برابر گودام کا کام کرتا تھا+ آخر اسکی دیانت داری اور محنت نے، اسے گودام کا افسر بنادیا+ جو قیدی جیل خانہ سے چھوٹتا، اوسکو یہہ شخص اپنی فرصت کے وقتین مین وعظ و نصیحت کرتا+ اسیطرح دس برس تک اونکی اصلاح مین اس نے کوشش و سعی کی۔ جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ تین سو آدمی، جنکا پیشہ محض چوری اور دغابازی تھا، محنتی اور کام کے آدمی ہوگئے+ اِس شخص کی ماہواری آمدنی، صرف اسّی روپے کی تھی! لیکن کفایت شعاری کی بدولت، صرف اپنے کل رشتہ دارون اور عزیزون ہی کی مدد نہین کرتا تھا، بلکہ بہتیرے غُربا اور مساکین اس سے فیض پاتے تھے+ اِس شخص کی زندگی، اِس بات کو ثابت کرتی ہے کہ اگر انسان محنتی اور کفایت شعار ہو، تو وہ دوسرون کی مدد بھی کرسکتا ہے اور اپنی زندگی بھی چین و آرام سے بسر کرسکتا ہے+ دیانت داری کے ساتھ، جس پیشہ مین ہاتھ لگاؤ گے، اوسی مین عزت پاؤ گے، اب چاہے وہ موچی کا کام ہو یا درزی کا۔ لوہار کا کام ہو یا جولاہے کا! + † فولر صاحب نے کیا خوب کہا ہے کہ "جن دیانتدار محنتیو نکا

---

† فولر۔ ایک انگریزی مورخ اور پادری تھا۔ اِس نے بہت سی کتابین تصنیف کی ہین۔ اِس نے ڈی ڈی کا خطاب بھی پایا۔ ۱۶۰۸ء مین پیدا ہوا اور ۱۶۶۱ء مین مرگیا+

پیشہ دنیا کی نظروں مین ذلیل معلوم ہوتا ہے، او نہین ہرگز شرمندہ ہونا نہین چاہیے شرم اونکو لازم ہے جو بے ایمانی سے روپے کماتے ہون" + لارڈ ٹنڈرٹن ایک مرتبہ اپنے بیٹے سے، ایک چھوٹی سی دوکان کی طرف اشارہ کر کے، کہنے لگا کہ میرے والد، یعنی تمہارے دادا، اسی دوکان مین بیٹھ کر ایک پیسے مین لوگون کی حجامت بنایا کرتے تھے + اور اِس جملہ کو انہون نے فخریہ طور پر کہا + ایک شخص نے شہر نیمس واقع ملک فرانس کے لارڈ پادری البشاپ فلیچر صاحب، کو طعن سے یہہ کہا کہ — آپ تو پہلے موم بتی بنایا کرتے تھے نا؟ انہون نے جواب دیا — "ہان بھائی! مین پہلے موم بتی ہی بنایا کرتا تھا، مگر خدا کا شکر ہے کہ ترقی کر کے اب اِس رتبہ کو پہونچا ہون! لیکن اگر تم میری حالت مین ہوتے، تو ابھی تک موم بتی ہی بنایا کرتے اور ہرگز ترقی نہ کرتے" +

مسٹر پورٹر صاحب ایام طفولیت مین، ایک نہایت ہی غریب آدمی تھے — لوگون کے لیمپ کی چمنیان صاف کیا کرتے تھے، لیکن محنت اور کفایت کی وجہ سے، آخر کو بہت بڑے امیر ہو گئے + ایک دفعہ

+ ٹنڈرٹن — دیکھو صفحہ ۱۳

مسٹر پورٹر — انگلستان کا ایک تاجر تھا سنہ ۱۷۹۲ع مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۸۵۵ع مین مر گیا +

برنارڈ صاحب نے اون سے پوچھا کہ آپ کی ترقی کی اصل وجہہ کیا ہوئی؟ انھون نے جواب دیا کہ — مین نے اپنے کسی گھنٹے اور کسی روپیہ کو بیکار اور ضائع ہونے ندیا +

دولت حاصل کرنے کے لئے، ہمت کی بڑی ضرورت ہے + † جان فاسٹر صاحب لکھتے ہین — "ایک جوان مالدار نے دو تین برس کے عرصہ مین اپنی کل جائیداد عیاشی اور فضول خرچی مین برباد کر دی اور بالکل محتاج ہوگیا + جھوٹھے دوست بھلا ایسے وقت مین کب کام آتے ہین، غمخواری کے بدلے، اوس سے نفرت کرنے لگے + جب وہ نہایت ہی محتاج ہوگیا، تو اپنی آیندہ کی ذلت اور مصیبت کو خیال کرکے، باوجودیکہ جان کیسی پیاری ہوتی ہے، اوسنے جان دینے کا ارادہ کیا اور دلمین ٹھان لیا کہ چلو پہاڑ پر سے اپنے کو نیچے گرادو + غرض خودکشی کا مصمم ارادہ کرکے، وہ ایک پہاڑی کی چوٹی پر چڑھ گیا + وہان سے وہ کل بستیان، جو ایک دن خاص اوسی کی تھین نظر آنے لگین، اونکو دیکھکر، وہ دریاے تحیر مین ڈوب گیا اور خیال کی بڑی بڑی لہرون مین پڑ گیا + گھنٹون کے بعد قوت فیصلہ نے سہارا دیا، ہمت اور استقلال نے جو بازو پکڑے تو ساحل مقصود نظر آنے لگا،

† جان فاسٹر — دیکھو صفحہ ۵۲

خوشی کے مارے اوچھل پڑا اور کہنے لگا کہ مین پھر اپنی کُل جائداد کا مالک ہونگا - یہہ کہکر نیچے اوترآیا اور چند مزدورون کو کوسیلے اوٹھاتے دیکھکر، فوراً خود بھی اونکا شریک ہوگیا + جو کچھہ مزدوری ملی، اوسمین سے تھوڑا تو خرچ کیا اور باقی کو رکھہ چھوڑا + اسی طور سے برابر محنت کرتا رہا، یہان تک کہ تھوڑے دنون مین اتنی حیثیت ہوگئی، کہ اوسنے ایک چھوٹی سی تجارت شروع کردی اور بڑی کفایت شعاری اور محنت سے برابر سوداگری کرتا رہا + تھوڑے عرصہ مین بہت بڑا مالدار ہوگیا" + جان فاسٹر صاحب کہتے ہین کہ مین برابر اس شخص کی حالت کو بغور دیکھتا رہا + اوسنے اپنی کُل جائداد پھر خریدی اور چہہ لاکھہ روپے نقد چھوڑکر مرگیا + بے شک اِس شخص مین فیصلہ کرنے والی قوت تھی + اِنہین باتون کو وہ پہاڑ پر سوچ رہا تھا اور بے فیصلہ کئے وہان سے نہ ٹلا اور اوترا، تو ہمت اور استقلال، دور فیقون کو ساتھہ لیکر نیچے اوترا اور جو کچھہ وہان سوچا تھا وہی کر گذرا + اِسکی بخالت سے قطع نظر کرو، تو بے شک یہہ شخص تعریف کے قابل ہے + اگر یہہ اپنے روپے رفاہ عام مین صرف کرتا، تو کتنے فخر کے لایق ہوتا !! +

انسان کتنے ہی دیانت داری سے روپے کیون نہ حاصل کرتا ہو، لیکن جب اپنے روپے سے لوگون کو نفع نہین پہونچاتا ہے، تو وہ بہت ہی ذلیل آدمی ہے + جوانون کو، ہمیشہ اِسکا خیال رکھنا چاہئے کہ اونکی

جوانی کی کفایت شعاری، کہین بڑہاپے مین جا کر بخالت نہ بن جائے اور جو کام، پہلے فرضِ اعظم تھا، کہین وہی، گناہِ عظیم نہ ہو جائے + دولت نہین، بلکہ دولت کی محبت سب گناہون کی جڑ ہے + دولت کی محبت اِنسان کے دِل کو تنگ و تاریک بناتی ہے اور صفاتِ حمیدہ کا نور اوسمین آنے نہین دیتی +

جس شخص نے، اپنی ذاتی محنت اور کوشش سے، دولت حاصل کی ہو، وہ بے شک نہایت تعریف کے قابل ہے؛ مگر یہہ یاد رہے کہ نیک چلنی، صرف دولت سے ہی حاصل نہین ہوتی + جس شخص کو ہمیشہ ایک ایک پیسے کا خیال رہتا ہے، وہ کبھی نیک کامون اور رفاہ عام مین اپنے روپے صرف نہین کر سکتا، وہ فی الحقیقت ایسے موقعون مین بہت ہی غریب ہو جاتا ہے + بے شک "تونگری بہ دل است نہ بہ مال" بعض موقع مین، ایک پیسا بھی دے دینا، خوش نیتی کی بدولت، اشرفی سے کہین زیادہ بیش بہا اور قابلِ قدر ہو جاتا ہے + مین نہین جانتا کہ اوس شخص کو دولت سے کیا فائدہ اور اِمارت سے کیا حظ ملتا ہے، جِسکا کیسہ زر تو بھرا ہوا ہے مگر ہمت ندارد، زمینداری تو وسیع ہے مگر دل تنگ، گھر مین تو بہت کچھ ہے، مگر حوصلہ نہین ہمت نہین + بے شک غربت اور امارت، صرف دل ہی پر منحصر ہے +

کوئی شکاری ایک تنگ مُنہ والے مٹکے مین تھوڑی مٹھائی ڈالکر، چپکے سے جنگل مین رکھ آیا + ایک بندر نے اوسے دیکھا، پاس جو گیا تو مٹھائی پائی، نکالنے کے لیئے اوسمین ہاتھ ڈالا اور مُٹھی مین بھر کر ہاتھ باہر نکالنا چاہا، لیکن اب وہ نکلے تو کیونکر نکلے نہ مٹکے کا مُنھہ پھیلتا ہے اور نہ وہ اپنی مُٹھی کھولتا ہے - اوسے اتنی عقل نہین کہ مُٹھی کھولدے، مٹھائی سے ہاتھ اوٹھائے اور اپنی جان بچائے + آخر کار شکاری آیا اور اوسے گرفتار کر لے گیا + ٹھیک یہی مثال، اون لوگون پر صادق آتی ہے، جو مال کی محبت مین پھنس جاتے ہین، یہان تک کہ وہ بڑا شکاری، یعنی موت، اونہین گرفتار کر لے جاتا ہے + یہہ مثال بہت غور کے قابل ہے - اگر ہم برابر اسکا خیال رکھین کہ ہماری حالت، اوس بندر کی سی نہ ہونے پائے، تو سیکڑون بلاؤن سے بچ سکتے ہین +

• دولت کی تعریف مین، لوگون نے بہت کچھ مبالغہ کیا ہے، لیکن سوچ کر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس جہان مین جتنے بڑے بڑے کام ہوئے وہ کچھ دولت مندون ہی سے نہین ہوئے + دین عیسوی کے پھیلانیوالے سارے یوروپ کی موجودہ تہذیب کے بانی - علوم وفنون کے موجد، اکثر غُربا ہی تھے اور بعض تو ایسے تھے کہ صرف مزدوری پر اونکی اوقات تھی دولت، اکثر اپنی ذاتی کوشش اور سعی کو روکتی ہے + اون اُمرا کے

لڑکون اور لڑکیون کو دیکھو! جو بیٹھے بٹھائے بے درد سر اپنے باپ دادون کی میراث پاکر امیر بن بیٹھے ہین اور دولت اونکے حق مین بجائے نعمت ہونے کے بدلے آفت ہوگئی ہے + ایسے مال مفت کے پانے والے محض کاہل اور بیکار ہوتے ہین اور ہمیشہ اپنے گرانمایہ وقت کے ذبح کرنے کی فکر مین رہتے ہین! اگر یہی دولت مندلڑکے، اپنی دولت کا اچھا استعمال کرین اور اپنی جوابدہی کا خیال رکھین، تو انکی ذات سے کتنی بھلائی ہوسکتی ہے!

اپنی قوم مین معزز ہونے کی کوشش کرنی، ہر شخص پر فرض ہے! لیکن صرف بگھی، گھوڑے اور مصاحبون سے سچی عزت حاصل نہین ہوتی۔ نیک چلن غریب، بدچلن امیر سے لاکھہ درجہ زیادہ معزز ہے + زندگی کی علت غائی۔ جسم، دل، دماغ اور روح کی ترقی ہے! اور دولت بھی وہی مفید اور ضروری ہے، جو ان صفات کی معاون ہو + دولت مند انسان، اعلےٰ درجے کی سوسائٹیون مین بے شک داخل ہوسکتا ہے، لیکن یہہ کچھہ ضرور نہین کہ وہان اوسکی عزت بھی ہو + سیکڑون ہزاری مل ایسے پاؤگے، جنکی، عقلمندون مین کچھہ بھی عزت نہین ہوتی! اسکی وجہہ یہی ہے کہ وہ، صرف ایک طرح کے خزانچی یا کیسۂ زر تصور کئے جاتے ہین +

اپنی قوم مین معزز ہونا۔ لوگون کی دلون پر حکمرانی کرنی، یہہ کچھہ ضرور نہین کہ دولت ہی سے حاصل ہو، بلکہ یہہ فخر نیک چلنی، تجربہ کاری

اور مفید خلایق ہونے سے حاصل ہوتا ہے +

چھٹا باب

اپنی تعلیم آپ

تا خود از خویشتن نیاموزی — ندہد سود پندِ لقمانت

تو اگر پند و جہہ خبر بدی — جائے بوجہل کے بدیر بدی

"دُنیا مین دو طرح پر تعلیم ہوتی ہے ! ایک تو دوسرون کے ذریعہ سے جسکو سب کوئی جانتے ہین - اور دوسری جو بہت ہی اعلےٰ اور بغایت مفید ہے ا وہ تعلیم ہے جو انسان اپنی آپ کرتا ہے" (گبن)

" کیا کوئی ایسا بھی ہے جو مصیبت اور تکلیف سے ہراسان اور طوفان سے ڈرتا ہے اگر کوئی ہے، تو وہ سمجھ رکھے کہ اوس سے کچھ بھی نہ ہوگا - کیا کوئی ایسا بھی ہے جو اپنی فتحیابی کے لئے کمر بستہ ہے، اگر کوئی ہے، تو اوس سے کہہ دو کہ وہ ضرور کامیاب ہوگا" + (جان ہنٹر)"

عقلمند اور کام کے آدمی مشکلون پر کسی نہ کسی وقت تک ضرور فتح یاب ہو ہی جاتے ہین لیکن سُست اور کاہل ہمیشہ، اپنے دل کے گڑھے ہوئے موالغات، سے ڈرتے اور کانپتے رہتے ہین اور ایک ہلکی سی ٹھوکر سے بھی بلبلا اوٹھتے ہین - کاہل اپنی کاہلی اور نامردی کی وجہ سے، ایک آسان سے کام کو بھی غیر ممکن بنا دیتے ہین"+ (سُرو)

انگلستان کا ایک نامی شاعر اور قصہ نویس سَر والٹرِ اسکاٹ † لکھتا ہے کہ تعلیم کا وہ دوسرا حصّہ یعنی آپ اپنی تعلیم کرنی، بہت ہی تعریف اور قدر کے قابل ہے + بنجمن بُورڈی ‡ ہمیشہ اِس بات کا فخر کیا کرتا تھا کہ مین سنے اپنی تعلیم آپ کی + فی الحقیقت جتنے ایسے گذرے ہین، جنھون نے کسی علم و ہنر مین پوری لیاقت حاصل کی تھی، وہ سب کے سب اپنی تعلیم آپ کرنے والے اور خود اپنے کو آپ سکھلانے والے تھے + اِسکول کی تعلیم ایک ابتدائی تعلیم ہے اور اوس سے صرف اتنا نفع بیشک ہوتا ہے کہ آدمی کو محنت کرنیکی عادت پڑ جاتی ہے + جو کچھ ہم دوسرے معلّمون کے ذریعہ سے حاصل کرتے ہین، اوس سے

---

† سر والٹر اسکاٹ - دیکھو صفحہ ۶۲

‡ بنجمن بورڈی - ملک فرانس کا ایک مصنف تھا - شہر پیرس مین ۱۷۴۳ء مین پیدا ہوا اور ۱۷۹۴ء مین قتل کیا گیا -

اوس سے کہین زیادہ ہم خود اپنی کوشش وسعی سے حاصل کر سکتے ہین + مین مانتا ہون
کہ جب محنت کے ذریعہ سے علم صحیح حاصل کی جاتی ہے، تو اوسوقت علم اپنی مِلک
ہوجاتا ہے ؛ مگر اوسکی صفائی اور قیام تب ہی حاصل ہوتا ہے جب ہم خود اپنے
ہاتھ پاؤن ہلاتین اور اپنے پاؤن چلین - اِسطرح پر حاصل کرنے سے، علم نقش
کالحجر ہوجاتا ہے + ایسی کوشش سے، ہماری ساری چھپی قوتین اُوبھر آتی ہین
اور اپنی ساری قوتون پر ہمارا پورا قبضہ ہوجاتا ہے + ظاہر ہے کہ ایک حساب
کے نکالنے یا اقلیدس کی ایک شکل کے ثابت کرنے سے، ہملوگون کو دوسرے
حساب کے نکالنے یا دوسری شکل کے ثابت کرنے کی قوت حاصل ہو جاتی ہے،
اور اسی قسم کی روزانہ مشق سے علم، آخر ملکہ ہوجاتا ہے + اگر ہم خود کوشش نہ کرین،
تو اوستاد یا کتاب ہمارے کسی کام کے ہین +

اچھے اچھے اوستادون نے اِس امر، یعنی اپنی تعلیم آپ کرنے پر، خوب
غور کیا ہے اور اسی لئے ہمیشہ اونکی کوشش یہی رہی کہ لڑکے اپنے بل چلین ؛
لنگڑون کیطرح اونہین عصا کی ضرورت نہ ہے - سہارا ڈہونڈھنے کی عادت
چھوٹ جائے - علم کے دریا مین بے سہارے تیرنا سیکھین + اِس قسم کے
اوستاد پڑھاتے بہت کم تھے، وہ لڑکون کو صرف علم حاصل کرنے کا طریقہ
بتلاتے تھے، اونہین کام کا آدمی بناتے تھے - یہہ، لڑکون کو وہ چیز سکھلاتے
تھے جسپر عمل کرنا کتابون کے پڑھنے سے کہین زیادہ مفید ہے +

ڈاکٹر آرنالڈ† صاحب کی بھی یہی کیفیت تھی - یہہ، صرف لڑکون کو اپنے بل چلنا سکھلاتے تھے - یہہ لڑکون کو بتلا دیتے تھے کہ انسان کسطرح اپنی کوششون سے، اپنی اون اندرونی قوتون کو جو اوسمین ودیعت رکھی گئی ہین پھر زندہ کرسکتا ہے + وہ صرف لڑکون کی رہنمائی کرتے - اونہین دلاسا دیتے - بلند حوصلہ بناتے - اور بےشک اچھے اوستادون کا صرف اتنا ہی کام ہونا چاہئے + ان کا قول تھا کہ لوگ لڑکون کو اکسفورڈ کالج مین بھیجکر آرام طلب بنا دیتے ہین اس سے تو بہتر تھا کہ اونھین وان ڈیمنس لینڈ کے جزیرہ مین بھیج دیتے، جہان اونہین اپنی کوششون سے روٹی پیدا کرنی پڑتی + یہہ اپنے ایک محنتی اور جفاکش شاگرد کی شان مین کہتے ہین کہ - یہہ لڑکا اس قابل ہے کہ مین - اسکے سامنے ٹوپی اوتارے کھڑا رہون + جتنی مثالین اس کتاب مین لکھی گئین اوس سے صاف ظاہر ہے کہ بڑے بڑے ذہین بھی محنتی ہوتے ہین + انداز سے محنت کرنی، انسان کے جسم کو نافع اور مرغوب بھی ہے + جسطرح، پڑھنے لکھنے سے دل کی تعلیم ہوتی ہے، اوسی طرح، محنت سے جسم کی تعلیم ہوتی ہے - ہر شخص کے بیکار اور معطل وقتون کے لئے، اوسکے مناسب کوئی نہ کوئی کام

---

† ڈاکٹر آرنالڈ - انگلستان کا مشہور عالم اور بہت ہی محنتی آدمی گذرا ہے + سنہ ۱۷۹۵ء مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۸۴۲ء مین مرگیا +

یاشغل دنیامین ضرور موجود ہے اور ہر کام کرنے والون کے لئے ضرور فرصت کا کوئی وقت بھی ہے + محنت، یعنی کسی نہ کسی کام مین مشغول رہنا، انسان کی فطرت ہے اور عام انسان کو اسکی طرف ایک ایسا طبعی رجحان ہے، جسکو کوئی روک نہین سکتا + قوم کے وہ لوگ بھی، جنہین بہت فرصت رہتی ہے، بعض اوقات کام کرنے پر مجبور ہو جاتے ہین - اور یہہ اونکی مجبوری ایسی ہوتی ہے کہ اوس سے چارہ نہین، بعض لومڑیون کا شکار کرتے پھرتے ہین، بعض تو پہاڑیون پر چڑیون کے شکار مین مشغول اور بعض کوہستان کی فضا دیکھنے مین مصروف رہتے ہین + بے شک وہ کشتی پر سوار ہونے اور اوس سے کھینے - دوڑنے، اوچکنے پھاندنے - محنت یا ورزش کی تعلیم جو اسکولون مین ہوا کرتی ہے بہت ہی ضروری چیز ہے + ڈیوک اوف ولنگٹن جس نے ‡ نپولین بونا پارٹ سے جری اور بہادر شہنشاہ کو (جسنے سارے جہان مین ایک ہل چل ڈال دی تھی) شکست دی تھی، ایک مرتبہ کسی کالج مین لڑکون کو کھیلتے دیکھکر کہنے لگا کہ نپولین سے واٹرلو کی لڑائی مین نے یہین جیتی تھی - کیا معنے کہ یہہ ڈیوک جب لڑکا تھا تو کالج مین اور لڑکون کی طرح یہہ بھی کھیلا کرتا تھا،

† ڈیوک ولنگٹن - دیکھو صفحہ ۹۵ +

‡ نپولین بونا پارٹ - دیکھو صفحہ ۳۲ +

اسی کھیل-کود پھاند محنت اور ورزش نے اونہین ایسی چستی اور چالاکی، ہمت اور جرات، جفاکشی اور استقلال، زور اور قوت بخشی، جسکا نتیجہ واٹرلو کی لڑائی نپولین کے مقابلہ مین ظاہر ہوا + جرامی ٹیلر کہتے ہین کہ خبردار خبردار کاہلی سے کوسون بھاگو! اپنے خالی وقتون کو مفید کامون سے معمور رکھو، کیونکہ جب تمہارے اعضا بیکار پڑے رہینگے اور تمہارا جسم آرام طلب ہو جائیگا اور تمہاری لطیف روح پاکیزہ فکرون اور نیک ارادون سے معطل رہیگی اور تمہارا دماغ عمدہ خیالات سے خالی رہیگا، تو ضرور ہوائے نفسانی اور حرص - خُبثِ طینتی اوس خلا مین گھر کریگی + جسمانی ریاضت اور جسمانی کام سب کامون سے زیادہ مفید ہے + اور بے شک شیطان کے وسوسون اور اوسکے فریب اور حیلون سے بچنے کا عمدہ وسیلہ ہے + بیکار شخص تندرست بھی ہو، تو اوسکا جسم بیشک سبک اور ہلکا ہوگا - اوسکے اعضا کبھی ٹھونس اور بُریا وزنی نہین ہونگے، اوسکے جسمانی اجزا کا باہمی اتصال ایک ایسی گرہ کا سا ہوگا جو ابھی تک خوب مضبوط باندھی نہین گئی +

علمی ترقی جسمانی صحت ہی پر بہت کچھ منحصر ہے - ھاڈسن نے اپنے ایک دوست کو ہندوستان سے لکھا تھا کہ اگر مین اپنی کوششون مین کامیاب ہو جاؤن تو اوسکا باعث یہی ہوگا کہ میری قوت ہاضمہ بہت درست ہے + کسی کام کو دلی رغبت سے دیر تک کرتا رہنا، صرف اسی ایک تندرستی اور صحت پر منحصر ہے اور اسی لئے تندرستی کا خیال رکھنا بہت ہی ضروری ہے +

اِسکول کے اکثر طلبار، جو بے دل - شاکی - ناخوش - سست - نراوہمی اور خیالی منصوبہ باندھنے والے نظر آتے ہین، اوسکی صرف یہی وجہہ ہے کہ اونکی صحت اور تندرستی کی طرف پورا خیال نہین رکھا گیا اور نہ خود اونہون نے اپنا جسمانی فرض پورا پورا ادا کیا + ڈاکٹر چیننگ † نے لکھا ہے "افسوس ہے کہ آج کل بہتیرے لڑکے ناامیدی کے اِسکول مین تعلیم پا رہے ہین - اِس خاص مُہلک عارضے (یعنی سبز باغ کی سیر اور خیالی منصوبہ باندھنے) کی مجرب دوا - اور اِسکے دفع ہونیکی مُوثر تدبیر، اِسکے سوا اور کوئی نہین ہے کہ محنت کرین - جسمانی ریاضت کی روزانہ مشق کبھی نہ چھوڑین" +

انگلستان بلکہ سارے یورپ کا نامی فیلسوف سَر اِسحاق نیوٹن ‡ جسنے کئی ایسے مسئلے نکالے ہین، جن سے علوم کی کیفیت ہی بدل گئی - اسکول مین کچھ ایسا ذہین لڑکا نہین معلوم ہوتا تھا، ہان ہتوڑے اور بسولے کے کامون مین، آرہ چلانے مین - لوہارون کے کَل کامون مین بہت مشّاق تھا - لڑکپن مین اپنے کمرے مین بیٹھا چھوٹی چھوٹی گاڑیان - عمدہ اور مفید کلین بنایا کرتا

† ڈاکٹر چیننگ - ملک امریکا کا نامی موحد عیسائی تھا اسکے وعظون کا جہان مین شہرہ ہے، ۱۷۸۰ء مین پیدا ہوا ۱۸۴۲ء مین مرگیا +

‡ سر اسحاق نیوٹن دیکھو صفحہ ۵۲ -

اور جب جوان ہوا تو اپنے ہاتھون سے دوستون کو میز بنا کر دیتا + کل بڑی بڑی کلون
(جیسے ریل گاڑی وغیرہ) کے موجد (اسمی ٹن † ، واٹ ‡ ، اِسٹیفن سن ||)
آرہ کشی مین نہایت مشاق تھے - بے شک اگر یہہ چھٹ پن ہی سے جسمانی محنت
کے عادی نہ ہوتے ، تو جوانی مین اتنا کچھہ نہ کر سکتے + اِلی ہیو برٹ § لکھتا ہے
کہ اگر مین جسمانی محنت چھوڑ دون ، تو مجھ سے اچھی طرح پڑھنا ہو ہی نہین سکتا ؛
چنانچہ یہہ ایک دفعہ جسمانی محنت نکرنیسے جو اوکتایا تو لڑکون کا پڑھانا اور اپنا
پڑھنا سب کو تج دے چند روز تک صرف نجاری ہی کرتا رہا + لازم ہے کہ لڑکون کو
ابتدا مین دستکاری سیکھلائی جائے اور اونکو ایسے ایسے کامون مین لگایا جائے ،
جس سے اونکی جسمانی صحت روز افزون ہو - پہلے اونکو علم جرِ ثقیل کی چھوٹی
چھوٹی باتین عملی طور پر بتلائی جائین ، پھر اونکو اوسمین مشاق بنایا جائے تاکہ جب
وہ بڑے ہو جائین اور دنیا مین کچھہ کرنا چاہین ، تو اونکو محنت کی عادت پڑی ہے

---

† اِسمی ٹن - انگلستان کا مشہور انجنیر تھا اسنے کئی کلین اور بہت سی عمارتین بنائی ہین +
سنہ ۱۷۲۴ع مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۷۹۲ع مین مرگیا +

‡ واٹ - دیکھو صفحہ ۶۲ +

|| اِسٹیفن سن - دیکھو صفحہ ۶۲ +

§ اِلی ہیو برٹ - ملک امریکا کا عالم تھا اسنے کئی زبانون کو حاصل کیا - سنہ ۱۸۱۱ع مین مرگیا +

اور اوسوقت کسی کام سے اونکا جی اوکتا نہ جائے + کیا بُرا دستور ہے کہ غربا اور مزدوری سے پیٹ بھرنے والے، صرف محنت ہی کیا کرتے ہین اور روحانی ترقیون کیطرف مطلق متوجہ نہین ہوتے - اُمرا اور پڑھے لکھے، جسمانی محنت کو نفرت کی نظر سے دیکھتے ہین اور نرے کتاب کے کیڑے ہی بن جاتے ہین! اسلئے اِن دونون فرقون مین دونون صفتون کا اکٹھا کر دینا بہت ہی ضرور ہے ہر ایک دونون صفتون سے مالامال ہو ہر ایک فرقہ اپنے نکمی اور نقصان کو پورا اور کامل کرے + ایک محقق کی تحقیق ہے کہ دنیا مین جتنے بڑے بڑے لوگ گذرے ہین، وہ صرف اسی وجہ سے بڑے نہین ہوئے تھے کہ روحانی صفتون مین ہی وہ کامل اور عام آدمیون سے ممتاز تھے، بلکہ وہ اس وجہ سے بڑے آدمی تھے اور بڑے آدمی کہلائے کہ جسطرح وہ روحانی صفتون مین کامل اور سب سے ممتاز تھے، اوسی طرح جسمانی قوتون مین بھی اوپر اور عوام سے بڑھکر تھے + قانون دانون، وکیلون - سلطنت کا انتظام کرنیوالون کا عام لوگون سے زیادہ قوی ہونا، ایک بہت ہی ضروری امر ہے، کیونکہ اونکو دن دن بھر بند جگھون اور تنگ مکانون مین رہنا، بکنا اور سخت محنت کرنی پڑتی ہے - چنانچہ مین دیکھتا ہون کہ نامی قانون دان اور مدبّران سلطنت، عام آدمیون کے اعتبار سے قوی الجسم تھے - † برُوھم،

† برُدھم - دیکھو صفحہ ۱۷

لِنڈھرسٹ‡ کیمبل|| پیل§ پامرِاسٹن‡‡ یہہ سب کے سب قوی الجسم تھے+ والٹر اِسکاٹ کچھہ ایسا ذہین نہ تھا - یہہ اپنے اِسکول کی جماعت مین گدہا کہلاتا تھا، لیکن محنت اور جسمانی ریاضت مین اُستاد تھا؛ چنانچہ جب اوسنے اپنی عجائب وغرائب تصانیف سے لوگون کو حیرت مین ڈالنا شروع کیا، تو اوسوقت بھی جسمانی محنت کی خواہش اِسکے دِل سے دور نہین ہوئی اور برابر شکار کھیلا کیا+ پروفسر وِلسن E جیسا نامی شاعر اور فصیح البیان تھا ویسا ہی قوی اور محنت اور ریاضت مین بے مثل اور یکتا بھی تھا+

---

‡ لِنڈھرسٹ - انگلستان کا جج - پارلیمنٹ کا ممبر تھا - ملک امریکا مین ۱۷۷۲ء مین پیدا ہوا اور ۱۸۶۳ء مین مرگیا+

|| کیمبل - پارلیمنٹ کا مشہور ممبر اور کئی کتابون کا مصنف تھا - ملک اِسکاٹلینڈ مین ۱۷۷۹ء مین پیدا ہوا اور ۱۸۶۱ء مین مرگیا+

§ پیل - دیکھو صفحہ ۱۷+

‡‡ پامرِاسٹن - پارلیمنٹ کا ممبر تھا - اِسنے کئی کتابین تصنیف کی ہین ۱۷۸۴ء مین پیدا ہوا اور ۱۸۶۵ء مین مرگیا+

E وِلسن - اسکاٹلینڈ کا مشہور مصنف اور شاعر - نہایت قوی الجسم آدمی تھا - اِسنے بہت سی کتابین تصنیف کی ہین ۱۷۸۵ء مین پیدا ہوا اور ۱۸۵۴ء مین مرگیا+

اسحاق برو† کشتی لڑنے اور انیٹ ٹرو فولکر گھونسا چلانے مین لاجواب تھے -
آڈم کلارک‖ پتھرون کے اوٹھانے اور پھینکنے مین مشہور تھا - اور شاید
یہی وجہہ تھی کہ آئندہ اِسنے پتھرون سے مشکل اور وزنی خیالات کو دنیا مین پھیلایا
روحانی صفات کی ترقی بھی بغایت ضروری ہے + محنت ایک ایسا قوی
اور زور آور رجن ہے جو سب پر فتح یاب ہوتا ہے - علی الخصوص علم کی سلطنت پر
تو پورا پورا اسی کا دخل و قبضہ ہے + چٹرٹن کہا کرتا کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو
بہت ہی لانبے لانبے ہاتھہ دیکر پیدا کیا ہے، یہہ جس چیز پر چاہے اپنا قبضہ
کرسکتا ہے + دلیری اور محنت کی ضرورت ہر جگہہ اور ہر کام مین ہے - اگر انسان
اپنی تعلیم کرنے پر خود متوجہ ہو اور وقت کو بیکار اور ضائع ہونے اور موقع کو ہاتھہ سے
جانے نہ دے، تو وہ کیا ہے جو یہہ نہین کرسکتا اور وہ کون سا علم و ہنر ہے جو
نہین سیکھہ سکتا اور وہ کون سی فضیلت یا کون سا فائدہ ہے جو نہین حاصل کرسکتا ہے+

† اسحاق برو - انگلستان کا پادری اور نامی مہندس تھا - شہر لندن مین سنہ ۱۶۳۰ع مین
پیدا ہوا اور سنہ ۱۶۷۷ع مین مرگیا +

‖ آدم کلارک اِل اِل ڈی - انگلستان کا مشہور پادری اور علوم مشرقی کا بڑا ماہر، ایک بڑا
محنتی شخص ہے - اِسنے بہت سی کتابین تصنیف کی ہین سنہ ۱۷۶۲ع مین پیدا ہوا

فرگیوسن † بھیڑ ہانی چرا سنے چراتے علم ہیئت آپ سے آپ سیکھ گیا ‡ اِسٹون باغبان کے یہان نوکر بھی تھا اور علم حساب بھی سیکھتا تھا ؎ ڈرو نے علم حکمت سیکھنا اور جوتا بنانا، دونو کام ایک ساتھ کیا ∃ مِلر نے جیالوجی زمین کھودتے کھودتے سیکھا +

|| رینالڈ لکھتا ہے کہ اگر تمہین ذہن ہے تو محنت سے اوسپر اور جِلا ہوگی تمہارا ذہن دونا بلکہ کہین زیادہ ہو جاویگا - اور اگر تم کُند ذہن ہو تو محنت ضرور تمہاری کمی کو پورا کردیگی - اچھی طرح پوری محنت کرنے سے سب کچھ حاصل ہوتا ہے اور اوسکے بغیر کچھ بھی نہین +

---

† فرگیوسن - ملک اسکاٹلینڈ کا نامی فلاسفر اور ریاضی دان بہت ہی غریب آدمی تھا لیکن محنت اور کوشش سے بڑی ترقی حاصل کی ۱۷۱۰ء مین پیدا ہوا اور ۱۷۷۶ء مین مرگیا +

‡ اِسٹون - ملک اسکاٹلینڈ کے باغبان کا لڑکا تھا محض اپنی کوشش اور سعی سے کئی علوم پر حاوی ہوا - سترہوین صدی کے اختتام مین پیدا ہوا اور ۱۷۶۸ء مین مرگیا -

؎ ڈرو - دیکھو صفحہ ۶۶ +

∃ مِلر - دیکھو صفحہ ۲۷

|| رینالڈ - انگلستان کا نامی مصور جسکی تصویرین یادگار زمانہ ہین ۱۷۲۳ء مین پیدا ہوا اور ۱۷۹۲ء مین مرگیا +

تروس† لکھتا ہے کہ مین ایسے بہت لوگون سے ملا ہون جو بڑے ذہین مشہور تھے، لیکن دریافت سے معلوم ہوا کہ اصل مین وہ بڑے محنتی تھے۔ بے شک بے محنت کی ذہانت محض ہیچ اور پوچ ہے + انسان اوسی کام مین اپنی اوقات عزیز اور محنت کو صرف کر سکتا ہے، جسکی اوسکے دلمین پوری عظمت اور وقعت ہو + محض معمولی ارادون اور جھوٹی خواہشون سے، کسی چیز مین پوری محنت نہین ہو سکتی + آسانی محنت ہی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ کوئی آسان کام ایسا نہین ہے، جو پہلے کسی زمانہ مین مشکل نرہا ہو۔ اہی چلنے پھرنے کو دیکھو کہ بچپن مین ہمکو کیسا کچھہ مشکل معلوم ہوتا تھا۔ کتنی بار ہمنے ٹھوکرین کھائین۔ اپنے کو گرتے دیکھا اور اب ہم ہی ہین کہ چلنے پھرنے کو کیسا آسان کام سمجھتے ہین + وہ فصیح البیان جنکی طلاقت لسانی دیکھہ کر لوگ دنگ ہو جاتے ہین۔ جو اپنے خیالات کے زور سے لوگون کے دلون کو ہلا دیتے ہین۔ جنکی زبانون مین دریا کی سی روانی معلوم ہوتی ہے۔ جنکے بولنے مین پھول جھڑتے ہین۔ جنکی باتین دُرِ آبدار کیطرح چمکتی نظر آتی ہین۔ جو اپنے بے مثال خیالات کو گوہر فشان جملون مین بے تکلف کیسی آسانی کے ساتھہ ادا کرتے ہین، کیا انہین یہہ کمال ایکبارگی حاصل ہو گیا؟ ہرگز نہین۔ انہون نے برسون اسمین کوششین کی ہین اور

---

† ڈاکٹر روس۔ انگلستان کا مشہور ریاضی دان تھا جسنے ایک بہت بڑی دوربین بنائی ہے + ۱۸۰۰ء مین پیدا ہوا اور ۱۸۶۷ء مین مرگیا +

سیکڑون دفعہ پریشان ہوئے ہین - بیسیون مرتبہ غلطیان کی ہین - مدتون اُلجھے رہے ہین تب آکراب انتے سُلجھے ہین +

ہرکام کو پورا اور درست ہی کرچھوڑنا، یہہ دو چیزین تعلیم کے لئے بہت ضروری ہین - فرانسِس ہارنر† نے اپنی ترقی کے لئے جتنے اصول و قواعد مقرر کئے تھے، اون مین سے اِس بات کو انہون نے بہت مدنظر رکہا تھا کہ کسی ایک چیز مین پوری طرح سے برابر محنت کرتا رہنا اور اوسکا پورا مالک بن جانا چاہئے + یہہ بہت سی کتابین نہین پڑہتے، صرف چند ہی کتابون کا مطالعہ کرتے لیکن نہ سرسری نظر سے بلکہ اونہین چند مفید کتابون مین ایسا ڈوب جاتے اور اونکی ہر ایک باریکیون مین ایسا تیر جاتے، جیسے خوشی روح مین اور محبت عاشقون کے رگ و پے مین - کثرت معلومات اور بہت سی کتابین چاٹ جانے پر کبھی نہ جانا چاہئے، صرف اوسی قدر پر توجہ کرنی چاہئے جسکو پوری طرح سے عمل مین لاسکین + اسی واسطے عمل کرنے کے لئے تھوڑا مگر کامل اور صحیح علم ہمیشہ اوس سے کہین زیادہ مفید ہوتا ہے، جو محض بالائی اور سرسری ہو +

‡ لاویلا کی راے ہے کہ جو شخص ایک وقت مین صرف ایک ہی کام کرتا ہے،

---

† فرانسس ہارنر - دیکھو صفحہ ۱۰۲

‡ لاویلا - ملک ہسپانیہ کا رہنے والا - ایک عیسائی فرقہ کا موجد - نامی واعظ تہا سنہ ۱۴۹۱ع مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۵۵۶ع مین مرگیا +

وہ اوس شخص سے کہین بہتر ہے جو ایک وقت مین کئی کامون کا خون کر دے + ایک ہی وقت مین چند کامون کی طرف متوجہ ہونے سے انسان کی قوت بٹ جاتی ہے اور وہ اون مین سے کسی کام مین بھی اپنی پوری قوت صرف نہین کر سکتا - آخرش وہ اون سب مین ناکامیاب رہتا ہے اور اوسکی آیندہ کی ساری ترقیان رک جاتی ہین - تلون، بے استقلالی اور گھبراہٹ اوسکا خمیر بن جاتا ہے اور پھر ہر کام کو وہ ادھورا چھوڑنے لگتا ہے + لارڈ لیوہرڈ نے بکسٹن کو لکھا تھا کہ بھائی میری کامیابی کی اصل وجہ صرف یہی ہے کہ مین نے ابتدا ہی مین قانون مین پوری لیاقت حاصل کرنے کا مصمم قصد کر لیا تھا - جو کچھ مین پڑھتا اوسے صرف پڑھ ہی نہین لیتا، بلکہ اوسے اپنا کر لیتا تھا - جب تک مین ایک کام کو پورا نہ کر لیتا تبتک دوسرے کام کے گرد بھی نہ پھٹکتا تھا - میرے ساتھی روزانہ اتنا پڑھتے تھے جتنا مین ہفتہ بھر مین پڑھتا تھا - لیکن بارہ مہینے کے بعد جتنا مین نے پڑھا تھا وہ ویسا ہی تروتازہ اور یاد تھا اور وہ بیچارے ساتھی اپنے پڑھے ہوئے مین سے بہت کچھ بھول چکے تھے +

انسان بہت سا پڑھ جانے سے کچھ عقلمند نہین ہو جاتا، بلکہ اگر کسی تدبیر سے وہ عقلمند ہو سکتا ہے تو وہ یہی ہے کہ صرف اپنے خیالات کو مجتمع رکھے اور اپنے دل کی تعلیم کرے + ابرنتھی

+ ابرنتھی - ایک نامی ڈاکٹر تھا، اسنے علم طب مین کئی نئے اصول ایجاد کئے + اسکاٹلینڈ مین ۱۷۶۴ء مین پیدا ہوا اور ۱۸۳۱ء مین مرگیا +

لکھتا ہے کہ انسان کا دِل ٹھیک بھیگے ہوئے کپڑے کا سا ہے۔ جتنا پانی اوسمین فاضل ہے وہ اوس سے ٹپک پڑتا ہے اور جسقدر اوسمین جذب ہوسکتا ہے اوسقدر باقی رہ جاتا ہے۔

عمدہ تحصیل وہ ہے، جسکی بنا کسی مقصد اور کسی غرض پر ہو + کسی خاص علم کو کامل توجہ کے ساتھ پڑھنے سے، وہ علم اس قابل ہو جاتا ہے کہ اوسے جب چاہین عمل مین لاوین + اسی لئے کتابون کے پاس صرف چھاونی دئے رہنے سے کچھ فائدہ نہین ہوتا۔ علم اور عقلمندی کو ایسی ہونا چاہئے کہ وہ ہمہ دم ہمارے ساتھ رہین + اگر ہمارے گھر مین لاکھون روپیہ جمع ہون، مگر سفر مین، ہماری جیب مین ایک جھنجھی بھی نہو، تو وہ سب روپیہ اوسوقت کس کام کے ہین + اسلئے ضرور اور لازم ہے کہ عقلمندی اور علم اور ہنر کا سکّہ ہر وقت ہمارے دِل کی جیب مین موجود رہے، کہ جہان ضرورت پڑے ہم بے تکلف اوسے صرف مین لاسکین، اور اوس سکّہ سے نفع اوٹھا سکین +

اپنی آپ تعلیم کرنیکے لئے مستعدی اور قوتِ فیصلہ کی بہت ضرورت ہے + میری دانست مین اِن صفتون کی ترقی کے لئے بچون کو اپنے اوپر اعتماد کرنے کی تعلیم اور بچپن ہی مین حتی الامکان اونہین پوری آزادی دے دینی بہت ہی لازمی اور ضروری امر ہے + جن بچون کے والدین اونکے ہر کامون مین دخل اور سہارا دیا کرتے ہین۔ اونکے ہر کامون مین ہدایت کیا کرتے ہین + اونہین

ہروقت بتایا سکھلایا کرتے ہین، وہ بچے کبھی اپنی مدد نہین کر سکتے اور اس عمدہ اور ضروری صفت مین کبھی ترقی نہین پا سکتے - اُنکے والدین اپاہجون کے عصا ہین، جنکے سہارے یہ اپاہج لڑکے چل رہے ہین - افسوس! "گر ہمین مکتب است و این مُلّا * کارِ طفلان تمام خواہد شد * یہ کم بخت کوتاہ اندیش والدین اتنا نہین سمجھتے کہ آخر دنیا مین انہین ضرور ایک نہ ایک دن اپنے بل چلنا ہی پڑیگا، پھر اگر انہین ابھی سے اسکی عادت نہ ہی اور سہارا ڈھونڈھنے کی خو پڑی رہی، تو اوسوقت اون ننھے سے بچون پر، جسوقت یہ بوڑھے والدین قبر مین سوتے ہونگے، کیسی مصیبت کا آسمان ٹوٹ پڑیگا * ایسی آسان سی بات، اِن کم عقلون کی سمجھ مین نہین آتی کہ اپنے اوپر بھروسا اور اعتماد کرنا انسان کی ترقی مین کس قدر ہارج ہے!

ساتوان باب

نمونه اور مثال

از نیک و بدت جو هست بخشے مارا — وز سور و غمت ملال و عیشے مارا
زنهار تو بد مکن که هم بد گردیم — پستی منگر که پست بجید گردیم
براوج نیکوئی شو دلیل عزت — وز بهر عروج ما مثال همت

عمل بهت بڑا معلم ہے اگرچہ خود نطق سے محروم ہے + لفظون سے عمل کا درجہ کہین زیادہ ہے + نصیحت سے صرف رہنمائی ہوتی ہے، مگر اصل یہہ ہے کہ انسان، نصیحت کے عملی برتاؤ ہی کو دیکھکر فائدہ پاتا ہے + نصیحت کے عمدہ ہونے مین کچھہ کلام نہین، لیکن جب تک یہہ عمل کی کسوٹی پر کسی نہ جائے بالکل بے اثر ہے + یہہ مشہور مقولہ کہ "اُنظُر اِلیٰ ما قال و لا تَنظُر اِلیٰ مَن قال" (باتون پر خیال رکھو کہنے والون پر نہ جاؤ) صرف کہاوت ہی کہاوت ہے۔ اِس جہان مین ٹھیک اِسکے برخلاف عملدرآمد ہے۔

گویا سب زبان حال سے یہہ کہہ رہے ہین کہ، جو تم کروگے وہی ہم کرینگے اور صرف بات بنانے کو ہم جھوٹی کہانی سے زیادہ بے وقعت سمجھین گے، +

ہم جسقدر آنکھہ سے سیکھتے ہین اوسقدر کان سے نہین سیکھتے + جو کچھہ ہم اپنی آنکھون سے دیکھتے ہین، اوسکا اثر اوس سے کہین زیادہ ہوتا ہے جسکو ہم صرف کانون سے سُن لیتے یا کتابون مین پڑھہ لیتے ہین + خصوصاً بچپن مین تو جو کچھہ انسان سیکھتا ہے زیادہ تر آنکھون ہی سے سیکھتا ہے + بچے جو کچھہ دیکھتے ہین بے سمجھے بوجھے اوسکی نقل کرنے لگتے ہین اور رفتہ رفتہ اپنے ساتھیون کے سے ہو جاتے ہین + بچون کی مثال ٹھیک اون کیڑون کی ہے جو، جس رنگ کے درختون پر رہتے ہین اوسی رنگ وروپ کے ہو جاتے ہین، + اسی لئے بچپن مین تعلیم کا عمدہ ہونا نہایت ضروری ہے + اِسکول مین کیسی ہے عمدہ تعلیم کیون نہ ہوتی ہو، لیکن اِنسان جو کچھہ گھر مین سیکھتا ہے اوسکا اثر اوس سے کہین قوی ہوتا ہے اور اکثر ایسی بیرونی تعلیمون پر غالب آجاتا ہے + اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ قوم کی قوم، اپنے گھوارون ہی مین سنورتی یا بگڑتی ہے +

چھوٹے چھوٹے کامون کا بھی بڑا اثر ہوتا ہے + بعض اوقات صرف اشارون کا اثر نقش کالحجر ہو جاتا ہے اور بڑے بڑے نتائج کا باعث ہوتا ہے + وِلیسٹ لکھتا ہے۔ "مین نے لڑکپن مین ایک بار خوب محنت کر کے

ایک تصویر کھینچی - یہہ تصویر میری نظرون مین بہت پیاری اور بھلی معلوم ہوئی - مین دوڑا ہوا" اوسے اپنی مان کے پاس لے گیا - میری مان اوسے دیکھکر مسکرانے لگین اور خوش ہو کر میرا بوسہ لے لیا ! اوس بوسے کا یہہ اثر ہوا کہ مین آخرش بڑا مصور ہو گیا" + فی الحقیقت اگر مائین پڑھی لکھی، ہوشیار ہون اور موقع محل پر اسی طور سے بچون کا حوصلہ بڑہایا کرین اور بے موقع لاڈ و پیار سے لڑکون کو ضائع نہ کرین، تو ملک کی بڑی ترقی ہو + بچپن کی ایسی ہی چھوٹی چھوٹی باتین، جوانی مین بہت بڑے بڑے نتیجے پیدا کرتی ہین اور جوانی مین خوش یا مغموم رہنا ایسی ہی ادنی سی باتون پر بہت کچھہ منحصر رہتا ہے + اِس جہان کے وہ اشخاص، جنکی ذات سے بنی انسان کو بہت فائدہ پہونچا ہے اور جنکی بھلائی اور نیکی کا اثر ابھی تک اِس دنیا مین موجود ہے وہ عموماً نیک اور تعلیم یافتہ ماؤن ہی کی گود مین پلے تھے + یہہ مذکورہ تاریخی واقعہ غور کے قابل ہے اور عورتون کے تعلیم یافتہ ہونے کو کسقدر ضروری اور فرض ثابت کرتا ہے

‡ لینگ ڈیل لکھتا ہے "جتنی ہدایتین اور نصیحتین، کہ میری

٭ ۱۳۹ بنجامن وِسٹ - ملک امریکا کا مشہور مصور تھا - لندن آکر اوسنے بہت شہرت حاصل کی اور جارج بادشاہ انگلستان کے الطاف خاص کا مورد ہوا ۱۷۳۸ء مین پیدا ہوا اور ۱۸۲۰ء مین مر گیا +

‡ لینگ ڈیل - انگلستان کا ایک بہادر آدمی تھا - کئی لڑائیون مین شریک رہا - لارڈ کا خطاب بھی حاصل کیا اور ۱۶۶۱ء مین مر گیا +

والدہ نے مجکو کین ہین، اگر سارے جہان کی نصیحتون اور ہدایتون سے اونکا موازنہ کیا جائے، تو عالم کی نصیحتین اونکے پاسنگ کو بھی نہ پہونچین -" اگر والدین کی دلی آرزو اور خواہش یہہ ہے کہ اونکی اولاد نیک چلن اور صالح ہو، تو اس امر کے لئے اونکو صرف اپنے حسن اخلاق اور نیک چلنی پر لحاظ رکھنا کافی ہے +

انسان کا کوئی کام اور کوئی خیال ایسا نہین ہے جو بے انتہا نتیجے پیدا نکرتا ہو۔ بھلے اور برے، دونون کام ہمیشہ زندہ اور اپنے ثمرے پیدا کرتے رہتے ہین ! ہان یہہ ممکن ہے کہ وہ ہمین دکھلائی ندین + ذلیل سے ذلیل اور ناپرسان سے ناپرسان بھی اسکا دعوی نہین کرسکتا کہ میرے قول اور فعل کا کسی پر کچھ اثر نہین ہوتا + اس ساری کائنات مین کوئی بھی کسی سے جدا نہین - سب کے سب ایک زنجیر مین جکڑے ہوئے ہین + ایک دوسرے کا محتاج ہے + ہر شخص اپنی برائیون اور نیکیون سے دنیا کی برائیون اور نیکیون کی تعداد بڑہا یا گھٹا رہا ہے + جسطرح اگلون کے اقوال اور افعال کا اثر ہم پر ہے، اوسی طرح ہمارے اعمال کا اثر آیندہ زمانہ مین، آنے والی قوم پر ہوگا + انسان ایک ایسا پھل ہے جو سیکڑون صدیون کی سعی اور کوششون سے بڑھتے بڑھتے اس حالت تک پہونچا ہے + ہزارون برس کی قومین، گویا ایک دوسرے کے کاندھون پر ہاتھہ رکھے کھڑی ہین اور موجودہ قومین بھی قول وفعل کے مقناطیسی سلسلہ کو آیندہ کی قومون مین جاری رکھین گی + کسی انسان کا کام فنا نہین ہوتا ! ہان یہہ ممکن ہے کہ

اوسکا جسم خاک ہوکر ہوا مین اوڑ جائے، اوسکا پتا تک نہ ملے، لیکن بھلے اور برے کام ہمیشہ اپنا اثر پیدا کرتے رہین گے +

زندہ ہست نامِ فرخ نوشیروان بعدل - گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند-

اگر انسان اِس بلیغ مضمون کو خوب سوچے، تو معلوم ہو کہ اوسپر کتنی بڑی جوابدہی ہے + ایسے ہی غور و فکر کے بعد، انسان اپنے نیک کامون سے خوش اور برے کامون کے ہولناک نتیجون کو سمجھ کر، خوف زدہ ہو سکتا ہے +

مِسٹر بَیبج † لکھتا ہے — "اِس جہان کے ایک ایک ذرّہ مین، انسان کی بھلائی اور برائی کا اثر موجود رہتا ہے اور ہمیشہ رہے گا + ہَوَا، ایک کتب خانہ ہے جسمین ہر انسان کے الفاظ لکھے رکھے ہین + وہ کُل وعدے جو پورے نہ ہوئے وہ کُل سخت الفاظ جو مُنہ سے نکالے گئے — وہ کل گالیان جو دی گئین، سب اوس مین موجود ہین ‡ صرف ہوا ہی نہین، بلکہ زمین - سمندر اور سب چیزین انسان کے افعال اور خیالات کی مورّخ ہین + علوم جدیدہ نے اب اِن

---

† مسٹر بیبج - ایک مشہور ریاضی دان ہے اِسنے کئی چیزین ایجاد کی ہین اور ۱۷۹۲ء مین پیدا ہوا تھا -

‡ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ - انسان جتنی باتین اپنے موہنہ سے نکالتا ہے اون سب کے لئے ایک ہوشیار محافظ ہے -

باتون کو نہایت صاف طور سے ثابت کر دیا ہے کہ کوئی حرکت زائل نہین ہوتی +
علم جرّ ثقیل سے ثابت ہے کہ ہر قاتل کے سیکڑون گواہ ہین - قتل کے وقت،
اوسکے جسم سے جو حرکت صادر ہوئی - جسطرح اوسکا ہاتھہ ہلا، وہ سب قایم ہے +
غرض جو کلام ہم کرتے ہین - جو لفظ ہم بولتے ہین - جس حرکت کو ہم دیکھتے ہین -
جس بات کو ہم سنتے ہین سب مین اثر ہے + اور وہ اثر برابر پھیلتا جاتا ہے
اور وہ صرف ہم پر ہی اثر نہین پیدا کرتا، بلکہ ساری قوم کو اپنے رنگ مین رنگتا ہے،
ہان یہہ ممکن ہے کہ ہم اوسکی رنگسازی کی ترکیب سے واقف نہون: اسلئے بہت
ضرور ہے کہ ہمیشہ لوگون کو عمدہ نمونہ دیکھلاؤ - ہمیشہ ایسے خیالون کو دل مین جگہہ دو جو
فائدہ مند ہون - ہمیشہ ایسے لفظ بولو جو بکار آمد ہون، ہمیشہ ایسے کام کرو جسکو
دیکھکر لوگ نصیحت پکڑین +

انسان کتنا ہی غریب اور لوگون کی نظرون مین کتنا ہی ذلیل کیون نہو، لیکن
اِسطرح کی تعلیم سے ہمیشہ اپنی قوم کو فائدہ پہونچا سکتا ہے + روشنی ٹیلہ پر یا پہاڑ مین ہو،
اوسکی شعاع ضرور پھیلتی ہی ہے ؎ "گرمیِ مہر بہ ویرانہ و آبادی یکیست" + نیک چلن
انسان، خواہ ستارہ ہند ہو کر سارے جہان مین مشہور رہو، خواہ ایک جھونپڑے مین
پڑا رہے اور ہل جوتا کرے، اوسکی نیک چلنی کا اثر بنی نوع انسان پر ضرور ہوتا ہی ہے +
؎ "شاخِ گل ہر جا کہ می روید گل است + خُمِ مُل ہر جا کہ می جوشد مُل است +" زندگی
عمدہ طور سے نیک کامون مین بسر کرنا، اپنے وارثون بلکہ سارے جہان کے واسطے

ایک بیش بہا میراث چھوڑ جاتا ہے؛ کیونکہ ایسی زندگی، نیک چلنی پر ایک نہایت بلیغ لکچر اور بدچلنی کی ایک سخت ہجو اور مذمّت ہے + وہ کیسے خوش نصیب لڑکے ہین، جو انگلستان کے نامی شاعر پوپ کی طرح کہہ سکین۔ "میرے والدین نے کوئی ایسا کام نہین کیا جسکو یاد کرکے مجھے شرم آئے اور الحمد للّٰہ کہ مین نے بھی کوئی ایسا کام نہین کیا جسکو سُنکر اونکی آنکھون مین آنسو بھر آئے" +

† چس ہالم صاحبہ اپنے کامیابی کی وجہ اسطرح بیان کرتی ہین۔ "جب مین نے کسی نیک کام کو کرنا چاہا، تو فوراً اوسمین مشغول ہوگئی۔ باتین ہی نہ بناتی رہی" + واقعی اگر میم صاحبہ اون کامون کے بارے مین صرف تقریرین ہی کرتی پھرتین، تو وہ کام صرف زبانی ہی رہتا، لیکن چونکہ انھون نے زبانی جمع خرچ کے بدلے اون کامون کو کرنا بھی شروع کر دیا، اِسلئے اونکے مُعاون بھی کھڑے ہوگئے اور وہ کام بھی بخوبی انجام کو پہونچ گیا + اگر غور سے دیکھا جائے، تو یہہ بات بہت صحیح معلوم ہوگی کہ خوش تقریر اور عالی خیال آدمی اوسقدر مفید خلائق نہین ہے، جتنا کہ عمدہ کام کرنے والا +

---

† چس ہالم صاحبہ - انگلستان کی مشہور انسان دوست عورت تھی - اس نے ہزارہا عورتون کو کام کا آدمی بنایا - کئی نیک کام کئے - جزیرہ اوسٹریلیہ مین رفاہ عام کا کارخانہ جاری کیا - ۱۸۰۸ء مین پیدا ہوئی تھی +

اگر ٹومس رَایٹ † صرف یہہ کہتا ہی پھرتا کہ سرکاری مجرم، سزا پانے کے بعد بھی کام کے آدمی نہین ہوتے اور سرکار اونکی تہذیب اور اصلاح کی کوئی کوشش نہین کرتی، تو کیا نتیجہ پیدا ہوتا + یہہ تو ایک ادنی او و کا ندار تھا - اِسکی باتون کی پروا کسکو تھی! مگر اِس نے بجاے گلہ اور شکوہ کرنے کے، خود کمرِ ہمت چُست باندھی اور جو قیدی رہا ہوا اوسکو کام کا آدمی بنانے کے فکر مین لگا اور سیکڑون کو راہ راست پر لایا - اِسکی کوششون سے سیکڑون مجرم ایسے نیک کردار اور لایق ہو گئے کہ پھر قیدخانہ جانے کی اونہین نوبت نہ آئی +

اگر جان پَونڈ یہہ لکچر ہی دیتا پھرتا کہ غریبون کے لئے اِسکول جاری کرنا چاہئے، تو ادنی موچی کی ہدایت پر کون چلتا؟ کیا وہ اِسکول کبھی جاری ہوتا؟ لیکن جب اوس نے وہ اسکول خود جاری کر دیا، تو اوس سے کتنے غریب لڑکون کو فائدہ پہونچا! ڈاکٹر گُتھری اوس اِسکول اور اوسکے بانی کے بارے مین لکھتا ہے :-

"جان پَونڈ پُورٹس مَوتھ کے موچی کو غُربا کی حالت پر رحم آیا، کوئی امیر یا امیرزادہ تو اِسطرف متوجہ نہ ہوا، لیکن اِس موچی بیچارے نے اپنی کوشش و سعی سے غربا کے لئے ایک اسکول جاری کر دیا + یہہ نیک آدمی ہمیشہ لڑکون کے فراہم کرنے کی فکر مین رہتا اور اونہین بھُنے آلو کا لالچ دیکر بلا لاتا اور پڑھواتا - بیشک یہہ

---

† ٹومس رایٹ - دیکھو صفحہ ۱۱۲

شخص فخرِ انگلستان تھا + جتنی عمارتین ناموروں کی یادگار کے لئے دنیا مین بنائی جاتی ہین، اون سب سے بلند عمارت اِس موچی کے لئے بنانا لازم ہے + مجھے یقین ہے کہ جسدن عزت حقداروں کو ملیگی اور ہر مستحق اپنی داد پائیگا، اوسدن اون مشہور آدمیون کی غول مین سے، جنکی تعریف مین شاعرون اور مورِخون نے قصیدون پر قصیدے لکھے ہین اور تواریخ کے صفحے سیاہ کر ڈالے ہین، اِس غریب بیچارے کو صف چیرتے ہوئے اوس پیارے حاکم کے پاس لیجائینگے جو فرماتا ہے کہ جسنے میری ایک ادنی مخلوق پر بھی احسان کیا، تو گویا اوس نے مجھپر احسان کیا، اور اوسوقت وہ منصف شہنشاہ خاص اپنے پاک ہاتھون سے، عزت اور فخر کا تاج اوسکے سر پر رکھیگا +"

نصیحت جسقدر نیک مادّہ طیار کرتی ہے، بُری صحبت اوسکو فوراً برباد کر دیتی ہے + صحبت کا بڑا اثر ہے - لڑکپن مین لڑکون کو بُرے آدمیون کی صحبت سے بچانا، بہت ہی ضرور ہے + ایک صاحب کا قول ہے کہ تنہائی بُری صحبت سے کہین افضل ہے + بہتر تو یہہ ہے کہ آدمی ایسون کی صحبت اختیار کرے، جو اوس سے اچھے ہون - اور اگر یہہ نہو تو اوسکے برابر تو ضرور ہون + "ہم نشینِ تو از تو بہ باید + تا ترا عقل و دین بیفزاید" + اگر کسی کا چال و چلن دریافت کیا چاہو، تو اوسکی صحبت کے آدمیون کے چال و چلن پر قیاس کر لو + جو جیسا ہوتا ہے، اوسکے جلیس بھی ویسے ہی ملتے + "کند ہم جنس با ہمجنس پرواز +

کبوتر با کبوتر باز با باز،، مسٹر پیٹر لیسلی‡ ایک بڑا نامی مصوّر تھا یہہ لکھتا ہے۔ ،، مین حتی المقدور بُری تصویرون پر نظر نہین ڈالتا، کیونکہ بُری تصویرون کے دیکھنے سے، میرا قلم بے ساختہ ویسی ہی تصویرین کھینچنی سیکھہ لیتا ہے۔ اسیطرح انسان بُرون کی صحبت مین بُرائی اخذ کر لیتا ہے اور اوسے خبر تک نہین ہوتی‡ اچھے آدمی اپنا اثر فوراً پہونچاتے ہین۔ سیر کرنے والے جب پھولون کے چمن مین ہوکر گذرتے ہین، تو اونکے کپڑون کے ساتھہ پھولون کی باس لپٹی چلی جاتی ہے۔ اسیطرح انسان جب نیکون کی صحبت سے آتا ہے، تو کچھہ نہ کچھہ اونکا اثر لیتا ہی آتا ہے + بہتیرے ایسے ہوتے ہین کہ اونکی صحبت مین ہی پہونچنا دوسری دنیا مین پہونچ جاناہے۔ اوسکے خیالات عالی اور حوصلے بلند ہوجاتے ہین + دلیرون کو دیکھہ کر بزدلون مین بہادری آجاتی ہے۔ جوانمردون کی حکایتین سُنکر خون مین جوش پیدا ہوجاتا ہے + دِل مین عجیب طرح کی اُونگین ہوتی ہین ‡ زِسکا، بوہیمیہ والون کو جوش دلانے کے لئے، یہہ وصیت

---

‡ سر پیٹر لِسلی۔ ایک نامی مصور تھا۔ جسنے جمیس بادشاہ کے لئے بہت سی تصویرین بنائی تھین۔ سنہ ۱۶۱۷ء مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۶۸۰ء مین مرگیا +

‡ زِسکا۔ ملک بوہیمیہ کا نامی شریف آدمی تھا۔ یہہ بہت سی لڑائیان لڑا۔ بڑا ہی دلیر تھا سنہ ۱۳۶۰ء مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۴۲۴ء مین مرگیا +

کر گیا کہ میرے چمڑے کا طبل بناکر جنگ مین بجایا جائے + اوسکو یقین تھا کہ اوس طبل کی آواز ہی مردہ دلون کو زندہ بنادیگی + سکندر بیگ † اپرس کا پادشاہ جب مرگیا، تو اوسکی فوج نے اوسکی ہڈیون کا تعویز اس غرض سے بنایا کہ اونکی ہمتون مین ترقی اور دلون مین جوش پیدا ہو +

سوانح عمری پڑھنے کا بہت بڑا فائدا یہہ ہے کہ آدمی کو عمدہ مثالین ملتی ہین + متقدمین جسطرح اپنے کامون کی بدولت زندہ ہین + اوسیطرح وہ اپنے تذکرون کے باعث بھی زندہ ہین + سوانح عمری پڑھنے سے گویا ہم اون سے ملاقاتین کرتے ہین - مصافحہ کرتے ہین اور وہ ہمین نصیحت اور ہدایت کی باتین سناتے ہین - اور ہم سے کہتے ہین کہ تم بھی ہم سے ہوجاؤ اور ہماری راہ پر چلو + سوانح عمری کے ذریعہ سے اگلے زمانہ کے بڑے بڑے آدمی، گویا پھر ہم لوگون مین پیدا ہو جاتے ہین، وہ گویا ہمارے جسمون مین حلول کرتے ہین اور پھر اس دنیا مین آکر عجیب و غریب کام کرتے ہین + ایسی کتابین جن مین بڑون کے سچے حالات لکھے ہون، ایک بہت بڑا ہدایت نامہ ہے + ایسی کتابون کے پڑھنے سے، انسان عالی خیال اور بلند حوصلہ ہو جاتا ہے - نیک کام کرتے ہین

† سکندر بیگ - البانیا کا شاہزادہ تھا - یہہ بڑا دلیر شخص گذرا ہے - اِسنے سلطان روم سے لڑکر البانیا کو آزاد بنایا - ۱۴۰۴ع مین پیدا ہوا، ۱۴۶۷ع مین مرگیا +

اوسکی ہمت بڑھ جاتی ہے + یہہ ممکن ہی نہین کہ کوئی آرنالڈ اور بکسٹن کی سوانح عمری پڑہے اور اوسکو یہہ نہ معلوم ہو کہ ہمارے دل و دماغ تازہ ہو گئے۔ بکسٹن اور آرنالڈ کے عمدہ اور اچھے ارادے ہمارے دلون مین مستحکم ہو گئے + ایسی کتابین، انسان کو اس قابل بنا دیتی ہین کہ وہ اپنے اوپر بہت زیادہ بھروسا کرنے لگتا ہے + کیونکہ وہ اِس بات کو صاف دیکھہ لیتا ہے کہ انسان سے کیا کیا ممکن ہے + اِس قسم کی کتابین، امیدون کی معاون اور دلون مین جوش پیدا کرنے والی ہین + سوانح عمری پڑھتے پڑھتے، کہین نہ کہین ایک ایسا نمونہ مل ہی جاتا ہے، جو اوسکے حسب حال ہوتا ہے اور اِس سے اوسکو بہت بڑا نفع پہونچتا ہے، اوسکے دل مین بے اختیار یہہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ مین بھی اوسکا سا ہو جاتا۔ چنانچہ اسی طرح بہت سے ہو بھی گئے + سمیوئل رومیلی پہلے کچھہ نامی مصنف نہ تھا لیکن جب اوس نے چینسلر ڈی گوسو† فرانسیسی کے حالات پڑھے، تو وہ کوئی اَور ہی آدمی ہو گیا، چنانچہ وہ خود لکھتا ہے :- ''میرا دل قوی ہو گیا۔ ہمت جوش مارنے لگی۔ عزت اور ترقی کی نئی نئی راہین نظر آنے لگین اور میری خواہشین بہت مضبوط ہو گئین +''

---

† چینسلر ڈی گوسو۔ ایک جوہری کا لڑکا تھا۔ علم قانون دانی مین اسنے بڑی لیاقت پیدا کی۔ بیرسٹر بھی ہوا۔ پارلیمنٹ کا ممبر بھی مقرر ہوا، اسنے اپنی بی بی کے مرنے کے افسوس مین خودکشی کی +

فرینکلن ‡ امریکا کا نامی حکیم اور علم برق کا مُوجد جو بہت ہی غریب آدمی تھا اور پھر محض اپنی کوشش وسعی سے اس درجہ پر پہونچا کہ شہنشاہ فرانس نے اونکی دعوت کی اور اوسکے مرنے پر سارا امریکا اوسکے غم مین دو مہینے تک سیاہ پوش رہا - یہہ لکھتا ہے - کہ موتہ صاحب کی کتاب (جسمین اونکی سوانح عمری تھی) پڑھکر مجھے ترقی کرنیکا حوصلہ پیدا ہوا + سیمُوال ڈہرو لکھتا ہے کہ مین نے فرینکلن صاحب کے حالات کو پڑھکر چاہا کہ اپنے کو اوسکا سا بناؤن +

کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ لوگون نے کسی کی سوانح عمری کو تفریحاً پڑھنا شروع کیا اور اوسکا ایسا قوی اثر ہوا کہ وہ دفعتاً بدل گئے ‡ پُولوٹارک کی زندگی کے حالات کو پڑھکر الفری کم ایک نامی منشی ہوگیا، یعنی اوسکے دل مین یکایک انشاپردازی کی ایسی خواہش پیدا ہوئی کہ وہ بہت جلد اس فن مین یکتائے روزگار

‡ فرینکلن - ملک امریکا کا نامی حکیم - ایک بہت ہی غریب آدمی تھا - اِسنے محنت اور کوشش سے بڑی ترقی حاصل کی - عہدہاے جلیلہ پر ممتاز ہوا، شہر بوسٹن مین ۱۷۰۶ء مین پیدا ہوا اور ۱۷۹۰ء مین مرگیا +

‡ پُولوٹارک - ملک یونان کا نامی آدمی - سوانح عمری لکھنے والا - حکیم اور سیاح تھا - سن عیسوی کے ۴۸ برس قبل پیدا ہوا تھا - اور بہت بُوڑھا ہوکر مرا +

۵ الفری - ملک اطالیہ کا شاعر تھا - اُسکی تحریرین بہت مؤثر ہین ۱۷۴۹ء مین پیدا ہوا اور ۱۸۰۳ء مین مرگیا +

ہو گیا + † مارٹن لوتھر، جس نے گویا سارے یوروپ کو پوپ کے ظلم و تعدی سے نجات دی صرف ‡ جان ہس کی سوانح عمری پڑھکر اپنے اس پاک کام پر مستعد ہوا تھا +

ہر حالت مین بشاش رہنا، ایک نہایت عمدہ خصلت ہے + اِس خصلت کے آدمی کی صحبت سے، انسان ایسا جلد متاثر ہوتا ہے جیسے کسی متعدی مرض سے + بشاش آدمی کے چہرے، بشرے سے ایسی چمک دمک ظاہر ہوتی ہے کہ جس آدمی تک وہ پہونچتی ہے اوسکی اُمیدین مضبوط اور تکلیفین اور مصیبتین دور ہو جاتی ہین، اوسکو کام اور محنت کرنے کی جرأت ہو جاتی ہے + کوئی کام ہو، تب ہی پورا ہوگا، جب دل سے کیا جائیگا اور کرنے والا اوس کام کو خوشی اور بشاشت کے ساتھ کریگا + ⁂ ہیوم اکثر کہا کرتا کہ مین مغموم بادشاہ پر بشاش

---

† مارٹن لوتھر - ملک جرمنی کا رہنے والا - عیسائیون مین پروٹسٹنٹ مذہب کا پھیلانے والا - یورپ کو پوپ کے ظلم سے نجات دینے والا اور انجیل کو اپنی زبان مادری مین ترجمہ کرنیوالا تھا - ۱۴۸۳ء مین پیدا ہوا اور ۱۵۴۶ء مین مر گیا +

‡ جان ہس - ملک بوہیمیہ کا رہنے والا اور عیسائیون مین ایک نئے فرقے کا موجد تھا - اِسکے مذہبی عقاید عوام کے مخالف تھے اِسلئے یہہ قتل کیا گیا - ۱۳۷۳ء مین پیدا ہوا اور ۱۴۱۵ء مین مر گیا +

⁂ ہیوم - دیکھو صفحہ ۷۲

مزدور کو ترجیح دیتا ہون + انگلستان کے غلامون کے دوست اور خیر خواہ گرانویل شارپ† صاحب، دن بھر تو نہایت سخت کام کیا کرتے اور شام کو اپنے چند احباب کے ساتھ گاتے اور ڈہولک بجایا کرتے +

ڈاکٹر ارنالڈ بھی ایک بڑا خوش مزاج اور محنتی شخص گذرا ہے - اِسنے اپنے کو نوجوانون کی تعلیم مین ہمہ تن مصروف کر دیا تہا۔ اسکے کُل طَلَبہ بشاش رہتے - اور ایک ایک کام ہر ایک کے سپرد تہا اور ہر ایک کو اس سے از حد محبت تھی - یہہ ادنی سے ادنیٰ کام کو بھی خوب جی لگا کر کرتا - یہہ اِس بات پر پورا یقین رکھتا تھا کہ انسان کام ہی کرنے کے لئے پیدا ہوا ہے اور اسی لئے انسان کو طرح طرح کی جسمانی اور روحانی قوتین عطا ہوئی ہین - کام ہی سے اوسکی فطرت کی ترقی ہوگی - اور کام ہی کے ذریعہ سے وہ اُلوہیت کے درجہ سے نزدیک ہوتا جائیگا اور مُقرّبِ خدا کہلائے گا + اوسکے شاگردون مین سے ھَوڈسَن نے بڑا نام کیا + ھَوڈسَن نے ہندوستان سے اپنے ایک دوست کو یہہ خط لکھا تھا -: "ہندوستان مین رہکر بھی مین اپنے رگ و پے مین اوستاد کی تعلیم کا اثر پاتا ہون اور الحمد للہ کہ میرے کُل ماتحت بھی اوس اثر سے فیض یاب ہو رہے ہین "+

محنتی آپنے ہمسایون پر کتنا اثر پہونچا سکتا ہے، اِسکو سرجان سَن کلِی یَر

---

† شارپ - دیکھو صفحہ ۳۸

کی سوانح عمری بہت عمدہ طور سے ثابت کرتی ہے + اِسکا سا محنتی شخص سارے یورپ مین نہین ہوا - یہہ اِسکاٹلینڈ کے شمالی حصہ مین پیدا ہوا تھا + یہہ ملک ایسا غیر آباد تھا کہ شاید ہی کوئی دوسرا حصہ اِسکاٹلینڈ کا ویسا ہو + جب یہہ سولہہ برس کا تھا، تب اِسکے والد نے قضا کی - یہہ بہت بڑے زمیندار تھے، اُنکے مرنے پر کل انتظام سرجان کے سپرد ہوا - القصہ مختصر، اٹھارہ برس کے سن مین یہہ اپنے وطن کی تہذیب اور اصلاح پر کمربستہ ہوا + وہان کی فلاحت نہایت ہی بری حالت مین تھی - کسی کھیت کے گرد آل✝ نہ تھی - جہان پانی تھا وہان سے اوسکو نکال پھیکنے کی ترکیب کسی کو معلوم نہ تھی - کسان ایسے غریب تھے، کہ ہل جوتنے کے لئے گھوڑا تک اونکے پاس نہ تھا + عموماً سب کھیت بیچاری عورتین درست کیا کرتی تھین - جب کسی کسان کا گھوڑا مرجاتا، تو وہ شادی کرلیتا اور کبھی نقصان نہ اوٹھاتا، کیونکہ گھوڑے اور عورت دونون سے کھیت کی درستی کا کام برابر ہی نکلتا تھا + سارے شہر مین نہ تو کہین پُل تھا اور نہ کہین سڑک + شہر مین داخل ہونیکے لئے، صرف ایک راہ پہاڑ پر ہوکر تھی اور وہ بھی ایسی دشوار گذار کہ، جہان جان پر کھیل کر چلنا پڑتا تھا + سرجان نے بن چلیٹ نام ایک ٹیلے پر ہوکر راستہ بنانا چاہا، اوس بستی کے رہنے والے اِسکے اِس قصد پر

✝ کھیتون کے اردگرد تھوڑی بلند، مٹی ڈالکر اوسکی حدبندی کیجاتی ہے +

خوب ہنسے اور کہنے لگے کہ اس نے تو ایسے کام کا ارادہ کیا ہے جسکا ہونا سلاطین
وقت سے بھی غیر ممکن ہے + لیکن اسنے بارہ ہزار مزدورون کو اِس کام مین
لگا دیا اور خود بھی اونکے کام مین شریک ہو گیا، سب مزدورون کی نگرانی کرتا،
او نکا دل بڑہاتا، بالاخر ایک ہی دن مین چھہ میل تک سڑک طیار ہو گیئ۔ دیکھنے
والے عالم تحیر مین تھے، جادو کا کارخانہ معلوم ہوتا تھا + یہہ کام بہت عمدہ ہوا،
اور اِسکا اثر سارے شہر کے آدمیون پر ہوا + اِسکے بعد یہہ سڑکون، پلون،
پن چکیون کی تعمیر مین مصروف ہوا اور غیر آباد زمینون کو آباد کرنے لگا +

اِس نے کھیتون کے درست کرنیکا بہت ہی عمدہ طریقہ جاری کیا اور
رعایا پر بہت رعایت کی تاکہ اونکی ہمت بڑہے + غرض تھوڑے ہی عرصہ مین
کِے تِھنس جو ایک نہایت گمنام شہر تھا، اِسکی کوششون سے فلاحت اور
ہر قسم کی ترقیون مین دوسرے شہرون کے لئے نمونہ ہو گیا + کِے تِھنس مین
ڈاک پہلے ہفتہ وار آیا کرتی تھی اِس نے کہا کہ جب تک یہان کی ڈاک روزانہ نہ جائیگی
تب تک مجھے چین نہ آئیگا + اِسکے اس قصد پر سب قہقہے مارتے تھے اور گویا یہہ مثل
ہو گیئ تھی کہ جب لوگ کسی کام کو غیر ممکن سمجھتے، تو آپسمین طعنہ سے کہتے کہ ہان
بے شک یہہ کام اوس دن ہوگا، جسدن کِے تِھنس کی ڈاک روزانہ جاری
ہو جائیگی + لیکن خدا کے فضل سے اِسکے کُل ارادے پورے ہوئے اور
روزانہ کی ڈاک جاری ہو ہی گیئ +

اوس زمانہ مین انگلستان کی اُون کی تجارت بہت خراب تھی۔ اس نے اپنی توجہ اسکی طرف مائل کی اور ایک سوسایٹی قائم کی اور اپنے روپیہ سے بھی آٹھ سو بہترین غیر ملکون سے منگوائین، آخر چند ہی برس مین اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ غیر ملکون کی تین لاکھ بھیڑین سارے اسکاٹلینڈ مین پھیل گئین، اس سے چراگاہون کی مالگذاری بھی بڑھہ گئی۔ اور اسکاٹلینڈ کے زمینداری کا رنگ بھی بدل گیا +

سرجان تیس برس تک پارلیمنٹ کا ممبر رہا اور رفاہ عام کے بہت سے کام کئے اور برابر ایسے ہی کامون کا مُمِد و معاون رہا ایک مرتبہ پٹ صاحب وزیر اعظم انگلستان نے خود ان سے کہا کہ اگر کسی امر مین آپ مجھہ سے مدد چاہتے ہون، تو مین بخوشی مدد کرنیکو مستعد ہون۔ اگر کوئی دوسرا ہوتا تو اسکو اپنی ذاتی ترقی کا عمدہ موقع سمجھتا لیکن انہون نے یہی جواب دیا کہ مجھے اپنے لئے کچھہ ضرورت نہین ہے ہان اگر فلاحت کا ایک قومی سررشتہ قایم کیا جائے، تو مجھہ پر بڑا احسان ہو + آرتھر ینگ صاحب جو اوسوقت وہان موجود تھے، طنز سے کہنے لگے کہ ایسا سررشتہ اس دنیا مین تو نہین ہونیکا، ہان چاند مین البتہ ہوسکتا ہے + لیکن سرجان اپنے ارادے پر برابر قایم رہا

+ یوروپ کے عالمون کے نزدیک، چاند، سورج بلکہ ہر ستارہ اس دنیا کی طرح ایک جُدا دنیا ہے، بعض کی راے ہے کہ وہ اسی طرح آباد بھی ہے +

اور پارلیمنٹ کے بہت سے ممبرون کو اپنی طرف کر لیا اور واقعی وہ سررشتہ قایم ہی کر چھوڑا اور خود اوس سررشتہ کا افسر اعلےٰ مقرر ہوا + اِس سررشتہ کا کیا اثر ہوا اِسکے بیان کی ضرورت نہین: سارے قلمرو برطانیہ کی کیفیت ہی بدل گیی، لاکھون بگہہ زمین جو محض ویران اور غیر آباد تھی، آباد ہو گیی + اِس نے اون کارخانون کی بھی، جو مچھلیون کے شکار کے لئے تھے، بڑی مدد کی، چنانچہ تھہسو اور وِک شہر مین جو ایک بھاری کارخانہ جاری ہوا تھا، وہ انہین کی کوششون کا نتیجہ تھا + وِک کے کارخانہ نے اِسقدر رونق پکڑی کہ سارے جہان مین اپنا ثانی نہین رکھتا تھا + یہہ جس کام مین مصروف ہوتا، اوسمین ہمہ تن مصروف ہو جاتا اور سُست اور کاہلون کو محنتی اور کام کا آدمی بنا دیتا تھا، جن کے دلون کی امیدین اور خواہشین مُردہ ہو گیئن تھین، اونکو دلاسا دیتا اور اون کے ساتھ مل کر خود کام کرتا تھا + جب فرانس والون نے انگلستان پر حملہ کرنا چاہا، تو اِس نے وزیر اعظم سے کہا کہ مین خود فوج طیار کر کے سرکار کی مدد کرونگا، چنانچہ اِس نے اپنی سعی و کوشش سے ہزار سپاہیون کی ایک فوج طیار کی + یہہ فوج ایسی عمدہ تھی کہ سارے انگلستان مین اپنا مثل نرکھتی تھی + یہہ جسوقت شہر ابرڈین مین اپنی فوج کو قواعد سکھلاتا تھا، اوسوقت مندرجہ ذیل خدمتین بھی اسی سے متعلق تھین: اسکاٹلینڈ کے بنک کی ڈایرکٹری، اون

کی سوسایٹی کی صدارت، ملک شہر کی افسری، مچھلیون کی کمیٹی کی ڈایرکٹری، صیغۂ مالگذاری کی کمشنری، پارلیمنٹ کی ممبری، صیغۂ فلاحت کی صدارت + حیرت کی بات تو یہہ ہے کہ جن دنون یہہ اسقدر کارخانون کی نگرانی اور انتظام مین مصروف تھا، اوس زمانہ مین اسکو کتابون کی تصنیف کی بھی مہلت ملتی تھی، اور کتابین بھی کیسی؟ جن سے انسان فخر اور عزت حاصل کر سکے + جب امریکا کے ایلچی نے مسٹر کوک † سے دریافت کیا کہ علم فلاحت مین کون سی کتاب عمدہ ہے؟ تو اونہون نے یہی کہا کہ اسکا جواب سرجان بخوبی دے سکتے ہین، کیونکہ اوسوقت سارے انگلستان مین اس علم مین یہہ اپنا ثانی نہ رکھتے تھے + پھر جب اوس شخص نے مسٹر ویلنس ٹارہٹ سے سوال کیا کہ انگریزون کے تمدن کے اصول اور سرکاری خزانہ کے بارے مین کون سی عمدہ کتاب ہے؟ تو اونہون نے بھی یہی جواب دیا کہ سرجان کی کتاب، جسکا نام "تواریخ خزانۂ سرکاری" ہے بے مثل کتاب ہے + انہون نے ایک اتنا بڑا کام کیا، جسے سنکر ہر شخص کو تعجب اور حیرت ہوتی ہے، یعنی اکیس ۲۱ جلدون مین سارے اسکاٹلینڈ کے حالات جنمین ہر امیر و غریب کا حال مندرج ہے طیار کیا + اس سے پہلے ایسی عمدہ کتاب کسی ملک اور کسی زمانہ مین لکھی نہ گئی تھی + آٹھہ برس مین اس کتاب کے بارے مین جتنے خطوط انکے پاس آئے

† کوک - انگلستان کا مشہور سیاح تھا ۱۷۲۸ع مین پیدا ہوا اور ۱۷۷۹ع مین مرگیا +

اور جو انہون نے نہ بھیجے، اونکی تعداد بیس ہزار سے زیادہ تھی + یہہ سارا کام، وہ
محض دوسرون کے نفع کے لئے کرتے تھے۔ کسی قسم کی ذاتی منفعت مدنظر نہ تھی +
اِسکاٹلینڈ کے حالات کی اشاعت سے ملک کو بہت فائیدہ پہونچا۔ ظلم وتعدی کی
بہت سی رسمین اوٹھ گئین + بہت سے اسکول کے ماسٹرون اور پادریون کی
تنخواہین بڑہ گئین + اِس کام کے بعد اِنہون نے چاہا کہ اُنگلستان کے لئے بھی ایک
ایسی ہی کتاب طیار کی جائے، لیکن اِنگلستان کے لارڈ پادری نے مزاحمت کی +
جسوقت ۱۷۹۳ء مین جنگ کی وجہہ سے بہت سے کوٹھی والون کا دیوالہ
نکل گیا اور جن شہرون مین تجارت کے کارخانے تھے، اونکی حالت بہت ردی
ہوگئی، تو اون دِنون انہون نے ایسی مستعدی ظاہر کی جو کہ ہمیشہ زمانہ کو یاد رہیگی +
تجارت کے کارخانون کے بند ہو جانے سے شہر مَنِچِسٹر اور گِلاسگو
کے سب بڑے بڑے کارخانے بِٹنے کو تھے۔ غُربا نہایت پریشان تھے
اوسوقت سر جان نے پارلیمنٹ مین یہہ بات پیش کی کہ پچاس لاکھ روپیہ
اون تاجرون کو جو ضمانت دین، تقاوی کے طور پر قرض دئے جائین + پارلیمنٹ
نے یہہ بات منظور کرلی اور اِسکی کاروائی کے لئے حسب درخواست سر جان
کارکُن بھی مقرر ہوگئے + پارلیمنٹ مین یہہ بات رات کے وقت منظور کی گئی
تھی۔ اوسکی صبح کو سر جان نے یہہ خیال کیا کہ سرکاری کامون مین دیر ہوتی ہی ہے
ضرور اِس کام مین بھی وقفہ ہوگا یا یہہ سوچ کر خود مہاجنون کے یہان گئے اور

اپنی ضمانت پر سات لاکھہ روپیہ قرض لئے اور جن تاجرون کو اسکی شدید ضرورت تھی اونکے پاس فوراً بھیجدئے + اسکے بعد جب انگلستان کے وزیر اعظم نے سر جان سے ملاقات کی، تو کہنے لگا کہ مجھے نہایت افسوس ہے کہ وہ روپے جلد فراہم نہین ہو سکتے + انہون نے جواب دیا کہ روپیہ تو کل روانہ ہو چکے - یہہ جواب سنکر وزیر اعظم کے چھکے چھوٹ گئے + سر جان خود لکھتے ہین کہ یہہ جواب سنکر پِٹ صاحب ایسے متحیر ہوئے جیسے کسی نے اون پر گولی چلائی ہو + یہہ شخص مرتے مرتے دم تک عمدہ اور نیک ہی کامون مین مصروف رہا اور اپنے ہم وطنون کے لئے ایک عمدہ نمونہ بن گیا + اسے اپنے عزیز و اقارب کی تعلیم کی طرف سے بھی غفلت نہ تھی - یہہ لکھتا ہے کہ اسّی برس کے سن مین میرے سات لڑکے جوان ہو گئے اور الحمد للہ کہ اون مین کوئی بھی ایسا نہین ہے جس نے قرض لیا ہو یا کوئی ایسا ناشایستہ فعل کیا ہو جسکے لئے مجھے افسوس کرنا پڑے + خدا ہمارے ملک مین بھی ایسے ہی آدمیون کو پیدا کرے !!

آٹھوان باب

نیک چلنی

یاد داری کہ وقتِ زادنِ تو	ہمہ خندان بُدند و تو گریان
پس چنان زی کہ وقتِ مُردنِ تو	ہمہ گریان بُوند و تو خندان

"وہ شے، جو ملک کی حالت کو اعلے بناتی ہے۔ جس سے ملک کو تقویت اور فخر حاصل ہوتا ہے۔ جو ملک کی طاقت کو پھیلاتی ہے۔ جو قومی نیکی کے اثر کو قوی بناتی ہے۔ جس سے ملک معزز اور حکمرانی کے قابل ہوتا ہے۔ جسکی وجہ سے لاکھون سرنگون ہوتے ہین۔ جو غیر قومون کے غرور کو توڑ ڈالتی ہے۔ جو غیر قومون کو محکوم بنانے کا آلہ ہے۔ جو بڑائی اور بزرگی کا چشمہ ہے۔ جو سچا تاج و تخت ہے۔ وہ شے فی الحقیقت ایک قسم کی شرافت ہے مگر نہ وضعداری یا حسب و نسب کی، بلکہ نیک چلنی کی" + ٹائمس

نیک چلنی ہی زندگی کا فخر و تاج ہے - انسان کی مقبوضہ چیزون مین یہہ سب سے اعلے رتبہ رکھتی ہے - یہہ انسان کے دلون پر حکمرانی کرتی ہے - اسلئے یہہ ایک ایسی جایداد ہے کہ جس نے اس پر قبضہ کرلیا گویا اوسنے ایک قسم کی حکومت حاصل کرلی - اس سے ہر حالتون کو بزرگی اور سوسایٹی کے ہر درجون کو سربلندی ہے - اسکا زور و اختیار دولت سے بڑھکر ہے - جو باتین دولت سے حاصل ہوتی ہین وہ سب اس سے فراہم ہوجاتی ہین - صرف اتنا فرق ہے کہ دولت کیطرح اسپر کوئی حسد نہین کرتا - اسمین وہ طاقت و زور ہے، جو ہمیشہ اپنا اثر پیدا کرتا رہتا ہے - اسلئے کہ یہہ دل کی سچی عزت، کھرا پن اور استقلال کا نتیجہ ہے - اور یہہ ایسی صفتین ہین کہ انسان عموماً انکی تعظیم و توقیر کرتا ہے اور ان پر اعتماد رکھتا ہے +

نیک چلنی، فطرت کی ایک پاکیزہ صورت کا نام ہے، یا یون کہو کہ کل اخلاقی صفات کا بعنوان شایستہ ایک شخص مین مجتمع ہونا، بس اسی کا نام نیک چلنی ہے +

نیک چلن آدمی، سوسایٹی کے صرف کانشنس (نور ایمان) ہی نہین بلکہ ہر شایستہ ملک کے لئے تحریک دینے والے قوٰی بھی ہین - کیونکہ حقیقت مین قوائے اخلاقی ہی دنیا پر حکمرانی کرتے ہین + † نپولین کا

† نپولین — دیکھو صفحہ ۳۲

قول ہے کہ جنگ مین بھی قوائے بہیمیہ پر، قوائے ملکیہ کا زور و اختیار ویسا ہی رہتا ہے، جسطرح دس کا زور ایک پر +

قوت، محنت اور قومی تہذیب بھی اسی ذاتی چال وچلن پر منحصر ہے اور کُل عدالتین اسی پر مبنی ہین - قانون و سررشتے بھی اسیکی شاخین ہین + نیچر کے ترازو مین، ہر شخص، ہر فرقہ، ہر قوم اوتنا ہی پاتی ہے جتنا پانے کی وہ مستحق ہے - جسطرح نتیجہ سبب پر دلالت کرتا ہے، اوسی طرح قومی حالت اوسکے چال وچلن پر دلالت کرتی ہے +

گو انسان علمی لیاقت پوری نرکھتا ہو اور دولت مین بھی کم ہو، لیکن چال وچلن اوسکا اگر عمدہ اور شایستہ ہے تو اوسکی قدر و منزلت ہمیشہ بڑھتی رہیگی، وہ پارلیمنٹ مین ہو یا بنک گھر مین، دوکان مین ہو یا بازار مین +

✝ کیننگ نے ۱۸۰۱ء مین اپنے ایک دوست کو کیا خوب خط لکھا تھا، جسکے یہہ چند جملے مین نقل کرتا ہون - "مین نیک چلنی کی راہ سے، ایک وسیع اور اعلے درجہ کی قوت اور اختیار تک پہونچونگا اور مین

✝ کیننگ - ہندوستان کا نامی اور مشہور گورنر جنرل تھا - ایام بغاوت مین یہہ ہندوستان ہی مین تھا - ۱۸۱۲ء مین پیدا ہوا تھا اور ۱۸۶۱ء مین مرگیا +

ہرگز کسی دوسری راہ پر نہ چلونگا - ہر چند میری چال اس راہ مین بہت تیز نہین ہے لیکن مجھے کامل یقین ہے کہ جس منزل کو مین اپنی آنکھون سے دیکھہ رہا ہون اوسکی سیدھی اور اصلی راہ یہی ہے "+ ذہن والون کی ہم صرف تعریف ہی کرسکتے ہین اور یہین تک بس ہے + لیکن بھروسا اور اعتماد کرنے کے لئے کچھہ اور چیز بھی درکار ہے + لارڈ رسل ✝ لکھتا ہے - کہ انگلستان کے متخاصمین کا ہمیشہ سے یہہ دستور ہے کہ ذہین سے صرف راے لیتے ہین اور نیک چلن کی راے پر چلتے ہین + نیک چلنی کے اس قوی اثر کو فرانسس ہارنر ‡ کی سوانح عمری بہت خوبی سے ثابت کرتی ہے - یہی وہ شخص ہے جسکی نسبت سڈنی اسمتھ ؏ لکھتا ہے کہ وہ دس احکام جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئے تھے، اوسکی پُرنور پیشانی پر منقش تھے - اڑتیس ۳۸ برس کے سن مین یہہ مرگیا اور اسی اڑتیس برس مین اسی نیک چلنی کی وجہہ سے سب پر اوسکا اختیار اپنے کُنبے کے آدمیون سے بڑھکر تھا - سب اوسکے مداح تھے - سب کو اوس سے محبت تھی، سب کو اوسپر اعتماد تھا - اور اوسکے مرنے پر،

✝ رسل - دیکھو صفحہ ۱۶

‡ فرانسس ہارنر - دیکھو صفحہ ۱۰۲

؏ سڈنی اسمتھ - دیکھو صفحہ ۵۱

سواے اون چند آدمیون کے جو بالکل تنگ ظرف اور محض کمینہ تھے، ہر شخص کو اوسکا غم تھا + پارلیمنٹ نے کبھی کسی ممبر کی وفات پر اسقدر تاسف ظاہر نہین کیا تھا جسقدر اس ممبر کی موت پر +

مین ہر نوجوان سے پوچھتا ہون کہ یہہ عزت اوسنے کیونکر حاصل کی تھی! کیا کسی رتبہ اور درجہ سے ? ــ نہین + وہ تو ایک اوسنے تاجر کا لڑکا تھا + کیا دولت سے ? نہین + وہ اور اوسکے رشتہ دار کوئی خرچ ضروری سے ایک حبہ بھی فاضل نہین رکھتے تھے + کیا کسی اوفس یا نوکری کے ذریعہ سے ? نہین + اپنی تمام زندگی مین اوسنے ایک نوکری کی تھی اور وہ بھی چند دنون کے لئے ـ اور بہت ہی کم رُتبہ اور کم درجہ کی + کیا ذہانت سے ? وہ ذہین بھی نہ تھا + کیا فصاحت و بلاغت سے ? وہ ایسا فصیح و بلیغ بھی نہ تھا، ہان البتہ صاف گو اور حق گو تھا + پھر کس وجہہ سے وہ ایسا سربلند ہوا ? ـ صرف تمیز، محنت، عمدہ اصول پر مُتعمّل ہونے اور اچھا دل رکھنے سے + کیا اِن صفات کے حاصل کرنے سے، کوئی بھلا چنگا نوجوان مایوس ہو سکتا ہے ? ہرگز نہین + بلیشک، صرف اسی نیک چلنی کی قوت نے اوسے معزز و ممتاز بنایا تھا اور یہہ اوسکے صفات خلقی اور وہبی نہ تھے بلکہ کسبی تھے + اوس سے بڑھکر ذہین اور لائق ممبر ھاؤس اوف کومنس مین تھے، لیکن کوئی اوس سے اِن صفاتِ حسنہ مین بڑھکر

نہ تھا + بیشک ھار نہ صرف اس بات کے ثابت کرنے کے لئے پیدا ہوا تھا کہ متوسط لیاقت بھی، نیک چلنی کی بدولت، کیا کر سکتی ہے +

† فرینک لن لکھتا ہے کہ مین نے جو ترقی حاصل کی تھی، وہ لیاقت سے نہین کی، بلکہ صرف کھراپن اور سچائی سے - ہر چند مین بولنے مین رُکتا تھا اور خاطر خواہ نہین بول سکتا تھا، لیکن پھر بھی میرے ہم وطنون کے دلون مین میری اتنی جگہہ تھی کہ میری بات چل ہی جاتی تھی اور میرا مقصد پورا ہی ہو جاتا تھا +

جسطرح علم ایک قسم کی طاقت اور زور ہے اوسیطرح نیک چلنی بھی ایک خاص قوت ہے + دماغ بغیر دل کے، ذہانت بغیر نیک چلنی کے، چالاکی بغیر نیکی کے بیشک ایک طرح کی قوتین ہین، لیکن صرف نقصان پہونچانیوالی + ایسے آدمیون کی باتون سے، ہم صرف خوش ہو سکتے ہین لیکن اونکی تعریف کرنی اوسی قدر مشکل ہے جسقدر جیب کترنے والون اور اوٹھائی گیرون کی + سچائی اور کھراپن، جوانا نہ چلن کی اصل ہے، جسمین یہہ صفتین پائی جاتی ہین اور وہ مستقل مزاج بھی ہے، تو وہ ایک ایسا پُر زور اور قوی شخص ہے، کہ کوئی اوسے روک ہی نہین سکتا + ایسا آدمی بھلائیونکے کرنے، بُرائیونسے رُکنے، مصیبت اور تکلیف کے اوٹھانے پر قادر ہوتا ہے + جب اسٹیفن کو

---

† فرینک لن - دیکھو صفحہ ۱۵۰

اوسکے قاتلون نے گھیر لیا اور پوچھا کہ بتا تیرا وہ قلعہ کہان ہے؟ تو اوس نے اپنے دل پر ہاتھہ رکھکر کہا کہ یہان ہے + ایسے موقع مین کھرے آدمیون کے صفات حقیقت مین چمک اوٹھتے ہین اور جب اوسکی کُل صفتین اوسے بیکار نظر آتی ہین تو آخر کو اوسکا سہارا اپنی سچائی اور دلیری پر ہوتا ہے +

† لارڈ اِرسکاین کا یہہ قول اِس قابل ہے کہ اِسکو ہر شخص اپنے لوحِ دل پر نقش کرلے - وہ کہتا ہے :- "جوانی مین میرا یہہ دستور تھا کہ جب کسی کام کو شروع کرنا چاہتا، تو پہلے کونشنس (نور ایمان) سے پوچھ لیتا، پھر اوسکے کہنے کے مطابق فوراً اوسمین ہاتھہ لگا دیتا اور نتیجہ کو خدا پر چھوڑتا اِن اصول پر (جو شفیق اور مہربان والدین کے تعلیم کردہ تھے) مین بڑھاپے تک معمل رہا اور ہرگز مجھے اِنکے ذریعہ سے کبھی کسی طرح کا افسوس نہوا، بلکہ مین دیکھتا ہون کہ یہی میری ترقی اور دولت کے حصول کے باعث ہوئے اور اب مین اپنے لڑکون کو بھی انپر معمل رہنے کی ہدایت کرتا ہون" +

زندگی کے مقاصد مین سے سب سے اعلےٰ مقصد یہہ ہونا چاہئے کہ چال و چلن اچھا ہو + اِس کے لئے مناسب کوشش کرنے سے حوصلے

† لارڈ اِرسکاین - ملک اسکاٹلینڈ کا ایک مشہور عالم اور ممبر پارلیمنٹ تھا - یہہ بہت سے عہدہ ہاے جلیلہ پر ممتاز رہا - شہر اڈنبرا مین ۱۷۵۰ء مین پیدا ہوا ۱۸۲۳ء مین مرگیا +

بلند ہونگے اور مردانہ خیالات پیدا ہونگے + اصول کی بات ہے کہ مقصد کو ہمیشہ اعلےٰ ہونا چاہئے ، گو اوسکا انجام پوری طرح دشوار ہو + مسٹر ڈزریلی کہتے ہین " وہ جوان جو اوپر نہین دیکھتا اوسے پستی کے سوا کچھہ دیکھائی دے ہی نہین سکتا ! وہ جانور جو اوپر اوڑنا نہین چاہتا ، وہ زمین پر رینگنے کے سوا اوڑنا سمجھہ ہی نہین سکتا ! اور وہ جوان مرد جو آسمان پر تیر چلانا چاہتا ہے اگر آسمان تک نہین پہونچا سکا تو عالیشان درخت کے سرے تک تو ضرور پہونچائیگا + اسیطرح وہ اشخاص جنکے مقاصد اعلےٰ ہوتے ہین ، اگر وہ پوری طرح کامیاب نہین ہوتے تب بھی اپنی حالت سے تو بلاشبہہ کچھہ ترقی کر سکتے ہین +

ہر کام اور ہر لفظ مین صدق و راستی ، نیک چلنی کی بنیاد ہے +

† ڈیوک اوف ولنگٹن نے سر رابرٹ کے بارے مین ہاوس اوف لارڈس مین جو کچھہ کہا وہ قابلِ یادگار ہے + وہ کہتے ہین کہ ۔ مین اور وہ برابر کونسل مین رہے اور آپسمین دوستی بھی رہی لیکن مین نے اونکو ہمیشہ راستباز اور عادل اور قوم کا ترقی خواہ پایا + مجھے کبھی ایسا موقع نملا کہ اونکو کسی جگہہ راستی سے ڈگتے دیکھتا ۔ اور کبھی اونکی زبان سے ایسا لفظ

† ڈیوک اوف ولنگٹن ۔ دیکھو صفحہ ۹۵

نہ نکلا جو حق ہو + اونکا اقبال اور اونکی ساری ترقیان اسی وجہہ سے تھین +

جھوٹ اور سچ کا اطلاق جسطرح اقوال پر ہوتا ہے اوسیطرح افعال پر بھی ہو سکتا ہے + آدمی کو لازم ہے کہ جیسا وہ اپنے کو ظاہر کرتا ہے، حقیقتاً وہ ویسا ہو بھی جائے + انسان کو خود اپنی عزت اور غیرونکی عزت کا خیال، اس بات پر بخوبی قایم رکھہ سکتا ہے + انسان چالاکی سے دہوکھا پا بھی سکتا ہے، لیکن راستی سے کبھی نہین + ایسے آدمی جنکے افعال و اقوال مین کچھہ تعلق یا تطابق نہین ہوتا، کبھی عزت نہین پا سکتے، یہان تک کہ اگر وہ سچ بھی بولین تو جھوٹ ہی سمجھا جائیگا۔

نیک چلن انسان کو لازم ہے کہ آفتاب کیطرح ظاہر و باطن، گھر باہر، ہر جگہہ یکسان چمکتا رہے + ایک دانشمند لڑکے سے جب لوگون نے استفسار کیا کہ تو نے وہ شفتالو کیون نہین چرائے، وہان تو کوئی بھی دیکھنے والا نہ تھا، تو اوسنے کیا خوب جواب دیا کہ مین خود بہت بڑا دیکھنے والا جو موجود تھا، مین ہرگز نہین پسند کرتا کہ آپ اپنی نظرون مین ذلیل ہون + اس حکایت مین ضمناً اوس قوت کا بیان بھی ہو گیا جسے کونشنس (نور ایمان) کہتے ہین یہہ قوت جب تک زور آور نہین ہوتی اور چال و چلن پر ہر لحظہ اپنا اثر نہین ڈالتی رہتی ہے، تب تک انسان کا چال و چلن محفوظ نہین رہ سکتا، اکثر راستی سے قدم پھسل جاتا ہے اور لالچ مین پڑکر بلا مین گرفتار ہوتا ہے اور آخر کار

اپنی نظرون مین آپ ذلیل و رسوا ہوجاتا ہے، یا گو لوگون نے اوسے ندیکھا، اگرچہ دنیا کے سامنے وہ معزز ہی رہا، مجرم ثابت نہو سکا ہو، لیکن پھر بھی وہ شخص، وہ نہین رہتا جو پہلے تھا، کوئی اور ہی ہوجاتا ہے + اوسکے دلکو قرار نہین رہتا، بلکہ کونشنس کی لگاتار چوٹ سے وہ ایسا مجروح اور خبط ہوجاتا ہے کہ اپنی خبر آپ نہین لے سکتا - بیشک نامعلوم مجرم کے لئے یہہ سزا خوب ہی مناسب ہے +

نیک چلنی کو ثابت و برقرار رکھنے والی بس یہی نیک عادتین ہین + انسان مین عادتون سے بڑھکر کوئی مادّہ تیز اور قوی نہین ہے، بلکہ خوب دیکھنے سے وہ، عادتون ہی کی ایک گٹھڑی معلوم ہوتا ہے +

می ٹلیس ٹلیسیو ‡ عادت کا اِسقدر قایل تھا کہ اوسکے نزدیک انسان عادت ہی عادت تھا، حتے کہ نیکی و بدی کو بھی وہ عادت ہی سمجھتا تھا + بٹلر ‡ کہتا ہے کہ انسان کو لازم ہے کہ اپنی تعلیم آپ کرے اور لالچ سے

---

‡ می ٹیس ٹیسیو - ملک اطالیہ کا مشہور شاعر اور کئی ڈراما کا مصنف تھا - شہر روم مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۷۸۲ع مین مرگیا +

‡ بٹلر - انگلستان کا مشہور پادری تھا - اِسکی چند تصانیف نہایت قدر کے قابل ہین + سنہ ۱۶۹۲ع مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۷۵۲ع مین مرگیا +

ہمیشہ بچتا رہے + اگر وہ نیکی کو اپنی عادت بنا لے تو نیکی کرنی اوسپر ویسا ہی آسان ہو جائیگی جیسا پہلے بدی کرنی + جسطرح برابر ایک قسم کا کام کرنے سے جسم اوسکے عادی ہو جاتے ہین اوسی طرح روحانی قوتین بھی نیکیون کی مشق سے صفاتِ حمیدہ کی خوگر ہو جاتی ہین + یہان تک کہ سچائی، انصاف اور سخاوت یہہ سب بھی بالاخر عادتین ہو جاتی ہین اور انکا عادی برائیون سے خود متنفر ہونے لگتا ہے، جسطرح تقوی کے عادی کو شراب خواری سے خود بخود نفرت ہو جاتی ہے اور دور بین اور مآل اندیش کو عیاشی و فضول خرچی سے خود ہی عداوت ہو جاتی ہے - اِسلئے بُری عادتون سے بچنے کے لئے صرف اچھی عادتون کا حاصل کرنا ہی کافی ہے - لیکن پھر بھی انسان کو اپنی غلطیون پر کامل نظر رکھنی ضرور ہے، ورنہ جہان ایک غلطی ہوئی پھر دوسری غلطیون پر جرأت ہو جاتی ہے + ایک صاحب کا قول ہے کہ عادتین موتی کے مالے کیطرح ہین، جہان لڑی کھلی اور سب بکھر گئے +

عادتین جب راسخ ہو جاتی ہین تو بے قصد خود بخود ظہور مین آنے لگتی ہین - اور اونکی ترقی اور قوت کا تب ہی امتیاز ہوتا ہے، جب اونکے خلاف مین کوشش کیجاتی ہے +

اپنی تعلیم آپ کرنی، اپنے کو محنتی بنانا، صادق القول ہونا، یہہ سب خیالات اور عقاید ہی نہین بلکہ عادتین ہین + بے شک ہم کو اللہ نے

آزادی ہے، لیکن وہ آزادی رفتہ رفتہ انہین عادتون کے ہاتھ کسی قدر بِک جاتی ہے اور جس زنجیر مین ہم اپنے کو باندھتے ہین اوسمین بندہ جاتے ہین اور پھر قسمت کی طرح اوس سے چھُٹکارا محال ہوتا ہے +

لڑکون کو لڑکپن ہی مین نیک چلنی کا عادی بنانا اسقدر مفید ہے کہ اوسکا بیان مشکل ہے، کیونکہ لڑکپن مین جو عادت پڑی سو پڑی، پھر وہ اونکے دم کے ساتھ ہے۔ اونکی راسخ عادتون کا چھوڑانا ویسا ہی ہے، جیسے روغن سے چکنائی، یا روشنائی سے سیاہی + ایک چھوٹے سے درخت پر اگر دو حرف کھود ڈالو، تو وہ فوراً اوس درخت کی بقا تک اوسکے ساتھ ہین جیون جیون وہ درخت بڑھتا، پھیلتا جائیگا وہ دونون حرف بھی بڑھتے اور پھیلتے جائینگے + لارڈ کولنگ اُوڈ نے ایک نوجوان سے کہا کہ بیس پچیس برس کے سن کے قبل تم ایسا چلن سیکھ لو جو زندگی بھر تمہارے کام آوے، کیونکہ پھر سیکھی ہوئی چیز کا بھولا دینا دشوار ہے + ایک یونانی گانے والے کا کیا خوب اور واجب قاعدہ تھا کہ جو دوسرے اوستادون سے گانا سیکھ کر اوسکے پاس شاگرد بننے کو جاتے، اون سے وہ دونی فیس لیتا تھا،

لارڈ کولنگ اُوڈ ۔ انگلستان کا نامی اور دلیر جرنیل تھا + ۱۷۵۰ء مین پیدا ہوا اور ۱۸۱۰ء مین مرگیا +

کیونکہ اوسکو اونکی تعلیم مین دونی محنت پڑتی تھی - ایک اونکو سیکھانا، دوسرے اونکے پہلے سیکھے ہوئے کو بھولانا + حقیقت مین بری عادتون کی بیخ کنی، دانت اوکھیڑنے سے بھی زیادہ مشکل اور تکلیف دہ ہے + ہمیشہ انسان کو اس بات پر لحاظ رکھنا چاہیے کہ جہان تک ہو اچھی عادتین حاصل ہون اور بری عادتین پاس نہ پھٹکنے پائین +

عادتون کو کہان تک دخل ہے، اسکی انتہا کچھ سمجھ مین نہین آتی یہان تک کہ خوشی اور راحت بھی ایک طرح کی عادت ہی معلوم ہوتی ہے + بعض شخصون کی یہہ عادت ہوتی ہے کہ ہمیشہ ہر چیزون کی چمکیلی ہی طرف کو دیکھتے ہی + جانسن نے اسی لئے لکھا ہے - کہ صرف اچھی ہی طرف نگاہ رکھنی ہزار روپیہ کے وظیفہ سے بہتر ہے + ہم مین ایسی قوت موجود ہے کہ اونہین باتون کا خیال کرین جن سے روح کو مسرت حاصل ہو اور اون چیزون کے خیال سے دل کو روکین جن سے نہ ترقی ملتی ہے نہ خوشی، بلکہ انسان بے فائدہ بھی اونسے مغموم اور افسردہ بن جاتا ہے + نوجوان کا بشاش رہنا، دوسری طرح کی لیاقتون بلکہ تحصیل علم سے بھی کہین بڑھکر ہے +

جسطرح مکان کے چھوٹے چھوٹے سوراخون سے بھی ہم دن کو دیکھ سکتے ہین، اوسی طرح چھوٹی چھوٹی باتون سے بھی انسان کا چال و چلن معلوم ہو جا سکتا ہے + ہم نیک چلن ہین یا نہین - اسکی دریافت کی بہت ہی صحیح ترکیب

یہہ ہے کہ ہم غور کرین کہ ہم دوسرون کے ساتہہ کس طرح پیش آتے ہین +
اعلیٰ، ادنےٰ اور برابر والون سے بعنوان شایستہ ملنا، بہ سلوک
پیش آنا - اِنسان کے دِل کو بالطبع خوش کرتا ہے - یہہ ممکن ہے کہ انسان مفلس ہو
اور دولت مندون کی سی خیرات نہ کر سکتا ہو - لیکن اگر وہ چاہے تو یہہ اخلاق
بہت آسانی سے حاصل کر سکتا ہے + عمدہ اخلاق کا پرتو سوسائیٹی پر ویسا ہی
پڑنا چاہیئے، جیسا شمع کا بزم پر، جو اِسکے سامنے آتا ہے وہ آپ سے آپ
منور ہو جاتا ہے - ویسا ہی اِسکو بھی ہر دِلون مین اسطرح سے راہ کرنی چاہیئے،
کہ کس کو خبر بھی نہو +

اِنسان ادنی باتون سے دلون کو خوش کر سکتا ہے + ایک لیڈی
صاحبہ لکھتی ہین کہ مین نے ایک بار ایک غریب لڑکی کو شفقت کی نگاہ سے
دیکھا تھا، + اِسکا اثر اوس لڑکی پر ایسا ہوا کہ خوشی مارے اوسکے آنکھون مین
آنسو ڈبڈبا آئے + کیا کسی کو ایسے اخلاق کا روزانہ موقع نہین ملتا ؟
لیکن افسوس ہے ہم ایسے موقع کو خود کھو بیٹھتے ہین اور یہہ نہین دیکھتے کہ
اخلاق مین کچھہ خرچ بھی نہین ہوتا اور اِس سے ہر چیز خریدی جاسکتی ہے !-
بیشک ے اخلاق سب سے رکھنا تسخیر ہے تو یہہ ہے + سب سے سستی
اور بے بہا چیز اگر ہے تو یہی مہربانی ہے + بڑے سے بڑے کام کو بھی اگر
انسان نے بہ جبر یا احسان رکھہ کر کیا تو کیا وہ قابل شکر ہو سکتا ہے ؟ ہرگز

نہین + افسوس کی بات ہے کہ دنیا مین ایسے آدمی بھی ہین جنہین اپنی ترش روئی پر ناز ہے + ایسے آدمی اگرچہ فطرتی نیک بھی ہون، لیکن، لوگون کو اون سے نباہنا مشکل پڑجاتا ہے + ایسے آدمی کو (جو ہمیشہ دل شکن باتین کرنے کے عادی ہین اور اِسکی کچھہ پرواہ ہی نہین کرتے) کوئی شخص دل سے نہین چاہ سکتا + اولیا کا تو ذکر نہین، اون سے ہو تو ہو، یہہ اونکی کرامت ہے، لیکن عامۂ خلائق سے تو نہین ہوسکتا + بعض خدا کے بندے ایسے بھی ہین جو بہت زیادہ اخلاق رکھتے ہین اور موقع بے موقع اپنے فورِ نوازش کے اظہار سے لوگون کو سرفراز کیا کرتے ہین ؛ لیکن یہہ بھی حد سے گذرنا ہے "خیر الامور اوسطہا" (اعتدال سب سے عمدہ ہے) +

بہتیرے پورے محنتی اور دیانت دار تھے، لیکن پھر بھی ترقی نکرسکے - اگر اِسکی وجہہ دریافت کیجائے، تو عموماً یہی معلوم ہوگا کہ وہ بدمزاج تھے +

دوسرونکے خیالات اور رائیون کی قدر کرنی - یہہ بھی عمدہ اخلاق مین سے ہے + بعض جہان دوسرونکی رائے اپنی رائے سے الگ پاتے ہین، فوراً ناراض ہوجاتے ہین اور نا ملائم الفاظ اونکی زبان سے نکلنے لگتے ہین ؛ حالانکہ اختلافِ رائے، انسان کے مختلف الطبائع ہونے کا لازمی نتیجہ ہے + پھر مجرّد اختلاف رائے سے رنجیدہ ہونیکی کوئی وجہہ نہین معلوم ہوتی + صاحب اخلاق اور نیک دِل کچھہ اعلےٰ درجہ کی ہی آدمیون مین

نہین ہوتے، بلکہ بہتیرے ہی غریب آدمی بھی اس صفت سے موصوف ہوسکتا ہے + چارلس ولیم اور گرینٹ باشندگان شہر ان ورنس واقع اسکاٹلینڈ کا قصہ - یاد رکھنے کے قابل ہے + یہہ باپ اور بیٹا دونون مفلس کاشتکار تھے + تھوڑی سی زمین جو انکے پاس تھی، دریا کی طغیانی سے سب غارت ہوگئی اور انکا سارا مال ومتاع بھی اوسی دریا مین تباہ ہوگیا + بہتیرے ہی پریشان حال نوکری کی تلاش مین نکلے + لنکا شہر کے قریب پہونچکر، ایک پہاڑ کی چوٹی پر چڑہ گئے اور چارون طرف کی فضا دیکھنے لگے پھر دلمین سوچے کہ کدہر چلین ؟ - آخر راے یہہ ٹھہری کہ ایک لکڑی پھینکو، جدہر وہ گرے اوسی طرف چلو + غرض جس جانب وہ لکڑی گری، اوسی طرف دونون چلے - وہان سے کچھہ دور رام بوتھن نام ایک دیہات تھا، وہان پہونچے اور ایک چھاپہ خانہ مین نوکر ہوگئے + اس کام کو انہون نے ایسی دیانت اور محنت سے کیا کہ مطبع کا مالک دل وجان سے راضی اور انکا مداح ہوگیا + پھر یہہ برابر ترقی کرتے رہے + آخر بہت مالدار ہوگئے + ان دونون نے اپنے روپے سے سیکڑون اسکول اور گرجے تعمیر کرائے اور ہر طرح سے انسان کی بھی خواہی پر آمادہ رہے + انہون نے اوس پہاڑ پر جہان وہ لکڑی گری تھی ایک عالیشان عمارت اپنی یادگار بنوائی + ایک تاجر نے، جو اپنی کم ظرفی سے انکی ترقیون کو

دیکھہ نہین سکتا تھا، حسد سے اِنکی مذمت مین ایک رسالہ چھپوایا - جب وہ رسالہ
گرنیٹ کی نظرون سے گذرا تو اونہون نے اوسکو دیکھکر اتنا ہی کہا کہ
لکھنے والا آخر ایک دن پچتائیگا + جب یہہ خبر اوس تاجر نے سُنی تو بولا کہ ہان
گرنیٹ کو اپنی امارت کا غرور ہے، وہ سمجھتے ہین کہ مین اونکا ایک دِن
قرضدار ہونگا اور تب وہ مجھسے اِسکا بدلا لینگے، لیکن مین ہرگز اونہین ایسا موقع
ہی ندونگا + اتفاق ایسا ہوا کہ اوس تاجر کا دیوالہ نکل گیا اور پھر کارخانہ چلانیکے
لئے اوسکو ایک سارٹیفکٹ لینے کی ضرورت پڑی + حُسن اتفاق سے اوس وقت
گرنیٹ کے سوا کوئی اعلےٰ درجہ کا تاجر وہان نہ تھا، جسکی سارٹیفکٹ کارآمد
ہوتی، لیکن اوسے گرنیٹ کے یہان جانے مین تو شرم آتی تھی، با آخرش
جب اوسکے رستہ دارون نے اوسے مجبور کیا، تب اوسنے گرنیٹ کے
یہان جاکر اپنا سمارا قصّہ بیان کیا اور سارٹیفکٹ مانگی - گرنیٹ نے
پوچھا ،، کیون بھائی تم نے ہی وہ رسالہ چھپوایا تھا؟ ،، اِس سوال کے
سُنتے ہی اوسکے چہرے کا رنگ فق ہوگیا اور سمجھا کہ اب یہہ میرے کل کاغذ
جو اسکے سامنے رکھے ہین، آگ مین ڈال دے جائینگے + لیکن گرنیٹ
نے کہا ،، میرا یہہ دستور ہے کہ دیانتدار تاجر کی سارٹیفکٹ پر ضرور
دستخط کرتا ہون اور چونکہ تم دیانتدار ہو اِسلیئے تمہاری سارٹیفکٹ پر بھی
ضرور دستخط کرونگا - لاؤ سارٹیفکٹ لاؤ - بے مجھے سخت افسوس ہے کہ میری

پیشین گوئی تمہارے حق مین راست آئی !! بھائی - میرے اوس کہنے کا یہہ مطلب
نہ تھا کہ مین تمہارے روزِ بد کا خواہان تھا، بلکہ اوس سے میری یہہ مراد تھی کہ
ایک دن تم ضرور جان لوگے کہ مین کیسا ہون اور اوسوقت تمکو اپنے اوس
فعل پر ندامت ہوگی" اِن باتون کو سُنکر تاجر آنکھون مین آنسو بھر لایا + گِرابینٹ
نے پوچھا "آج کل کارخانہ کا کیا حال ہے ؟" تاجر نے کہا "قرض خواہونکو
سب چُکا کر اب میرے پاس خرچ ضروری کے لئے بھی کچھہ نہین ہے، سارٹیفکٹ
مِلنے سے پھر کارخانہ شروع کرونگا +" گِرابینٹ نے کہا "اے ہے تب تو
آج کل تمہارے متعلقین پر بڑی تکلیف ہوگی! میری طرف سے اونہین
یہہ سو رُوپے دینا اور کہنا کہ اسے قبول کرین، آیندہ اللہ مددگار ہے" +
جب یہہ تاجر وہان سے چلا، تو اوسکی یہہ کیفیت تھی کہ بچّونکی طرح سے
روتا جاتا تھا -

جَنٹل مَین (شریف) وہ ہے، جسکی طبیعت عالی ہے - جَنٹل مَین
وہ ہے جو مصیبت اور افلاس مین بھی جَنٹل مین ہی رہے ؎ گر بہ پستی برسی
پست نگردی مردی + جَنٹل مَین وہ ہے جو کھرا اور نیک ہے اور ہمیشہ
سچ بولتا ہے، اوسکو ہمیشہ اپنی عزت کا خیال رہتا ہے، اپنے کونشنس
(نورِ ایمان) کی ہدایتون پر چلتا ہے، جیسی وہ اپنی قدر کرتا ہے ویسی ہی
دوسرون کی عزت کا بھی اوسے خیال ہے + جمیع انسان اوسکی نظرون مین

قابل تعظیم و تکریم معلوم ہوتے ہین - اوس سے کوئی کمینہ کام ہو نہین سکتا سچائی اوسکا قانون ہے - جب وہ کہتا ہے - ہان تو وہی ھان اوسکا قانون ہے اور جب وہ کہتا ہے نہین تو وہی نہین اوسکا قانون ہے - وہ اِسکے خلاف نہین کرسکتا - ایسے آدمی کو کوئی رشوت بھی نہین دے سکتا + ڈیوک اوف وِلنگٹن جب اسائی کی لڑائی مین فتح یاب ہوا تو ایک دِن ریاست حیدرآباد کا وزیر اعظم اوسکے پاس آکر کہنے لگا - کہ جو صلح نظام اور مرہٹون مین ہوئی ہے ، اوسمین کون کون ملک نظام کو دینے کے لئے تجویز کیئے گئے ہین ؟ اگر آپ مہربانی فرماکر اِن امور سے مجھے مطلع فرمائین تو دس لاکھ روپیہ آپ کی نذر ہین + ڈیوک اِس بات کو سُنکر کئی منٹ تک اوس وزیر کی طرف دیکھتا رہا اور بولا " اگر کوئی پوشیدہ بات تم سے کہی جائے ، تو شاید تم اوسکی رازداری کرسکتے ہو ؟" وزیر نے کہا " بیشک " + تب اِسنے کہا " میرا بھی یہی حال ہے " اور یہہ کہکر فوراً وزیر کو رخصت کردیا + اگر وِلنگٹن چاہتے تو بذریعہ رشوت کے ہندوستان سے کروڑون روپیہ پیدا کرلیتے ، لیکن یہہ اونہین کا دِل تھا کہ ایک غریب کیطرح ولایت واپس گئے +

ڈیوک اوف وِلنگٹن - دیکھو صفحہ ۹۵

مارکوئی ولزلی[1] کو میسور کی فتح کے بعد ایسٹ انڈیا کے ڈائرکٹرون نے دس لاکھ روپیہ انعام دینا چاہا + اونہون نے نامنظور کیا اور لکھا "مجھے یہہ ہرگز منظور نہین ہے کہ مین ہی انعام پاؤن اور میری فوج کے سپاہی مُنہ دیکھتے رہ جائین" + سر چارلس نیپیر[2] کو فتوحات سِندہ مین وہان کے نوابون سے تین لاکھ روپیہ رشوت ملتے تھے، لیکن اونہون نے ایک ٹکا بھی نہ لیا + بیشک وہ مفلس جسکا دِل غنی ہے، اوس غنی سے کہین بڑھکر ہے جس کا دِل مفلس ہے + بقول سینٹ پال[3] کے " ایک کے پاس کچھ نہین لیکن سب کچھ ہے اور دوسرے کے پاس سب کچھ ہے مگر کچھ نہین" + ایک کو امیدین ہین اور خوف نہین اور دوسرے کو صرف خوف ہے اور امیدین مطلق نہین + جس شخص کی سب چیزین تو گم ہو جائین لیکن دلیری، بشاشت، اُمید، نیکی، ذاتی وقار

---

[1] مارکوئی وِلزلی - ہندوستان کا مشہور گورنر جنرل تھا + شہر ڈبلن مین ۱۷۶۰ء مین پیدا ہوا اور لندن مین ۱۸۴۲ء مین مرگیا +

[2] سر چارلس نیپیر - انگلستان کا مشہور جرنیل تھا + آیرلنڈ مین ۱۷۸۲ء مین پیدا ہوا اور ۱۸۶۰ء مین مرگیا +

[3] سینٹ پال - حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے نامی حواری

ویسی ہی باقی رہے، تو اگرچہ اوسکے پاس کچھ نہین لیکن سب کچھ ہے اور حقیقت مین وہ ایک بڑا مالدار ہے + سچی دلیری اور رحم دلی ساتھ ساتھ رہتی ہے + دلیر ہمیشہ معاف کرنے کو طیار رہتا ہے- یہہ سخی ہوتا ہے- یہہ کبھی بے رحم اور ظالم نہین ہو سکتا +

شریف کا امتحان بیسیون طرح ہو سکتا ہے- ایک طریقہ یہہ ہے کہ تم دیکھہ لو کہ وہ اپنے اختیارات کو اپنے محکومون پر کسطرح صرف کرتا ہے- عورتون اور بچون کا اوسکو کیسا خیال ہے- اگر وہ افسر ہے تو اپنے ماتحتون سے کیسا برتاؤ رکھتا ہے- اگر وہ تاجر ہے تو اپنے مینیجرون اور خادمون کے ساتھہ کیسا سلوک کرتا ہے- اگر وہ ماسٹر ہے تو اپنے شاگردون سے کسطرح پیش آتا ہے + اِن حالتون مین اگر اِنسان- عقل، عفو، رحم کے ساتھ کام کرے تو بیشک شریف ہے + اور جو بیکسون اور کمزورون کو ستاتا ہے، وہ نامرد ہے ہرگز جوانمرد اور دلیر نہین + دیو کی سی طاقت رکھنی بیشک بہت عمدہ ہے، لیکن دیو کی طرح اوس طاقت کا استعمال کرنا، ظلم ہے + فی الحقیقت شرافت کے جانچنے کے لئے، نرم دلی ایک بہت عمدہ اور صحیح کسوٹی ہے + شریف اپنی ذاتی تکلیف گوارا کر سکتا ہے، لیکن دوسرونکی تکلیف نہین دیکھہ سکتا، اونکو ستانا تو کہان ! + وہ کبھی اپنی قوت و دولت، علم و چلن پر غرور اور فخر نہین کرتا + ﷲ والٹر اسکاٹ

نے لارڈ لوتھین کی صرف اتنی ہی تعریف کی ہے کہ لارڈ صاحب اِس لیاقت کے آدمی ہین کہ انسان اونکا احسانمند ہو سکتا ہے - یعنی وہ کسی پر اپنا احسان نہین جتاتے + غور کرو تو یہہ بہت بڑی تعریف ہے +

† فولر نے شریف کی بہت اچھی تعریف کی ہے - وہ کہتا ہے - ''جو بدکاریون سے پاک - کاروبار مین منصف - بات کا پکّا - ماتحتون پر مہربان - مُستقل محنتی - بڑے کامون مین ہمیشہ دلیری سے مستعد ہو وہ ہی شریف ہے '' + خدا کرے ہمارے مُلک کے معزز شُرفا بھی اِن تعریفون کے مصداق بنین - !!

† فولر - دیکھو صفحہ ۱۱۳

تمام شد



Allama Iqbal Library
46662

J. & K. UNIVERSITY L
Acc No. 46662
Date 16. 7. 63

اشتہار

(۱) مصنف کے بغیر اجازت کوئی چھاپنے کا قصد نہ فرمادین +

(۲) جس کتاب پر مصنف کا قلمی دستخط نہ دیکھین اوسکو چوری کا مال سمجھین +

مندرجہ ذیل کتابین فروخت کے لئے موجود ہین

	قیمت	معہ محصول
نقش طاؤس - بہت ہی دلچسپ قصہ مثل انگریزی ناول کے	۵ر	۵ر
سراج المکتب عقاید اسلامی کا ابتدائی رسالہ بول چال مین	ار	۲ر
قمر الاسلام جسمین نماز راستی اور محبت کا بیان ہے	ار	۲ر
تحفۃ الصبیان (لڑکون کے لئے نہایت مفید کتاب		ار

العبد